الرقیۃ والتمائم شرعاً

دم اور تعویذ کا شرعی حکم

تالیف:

فخر المشائخ ابو المکرم ڈاکٹر سید محمد اشرف الاشرفی الجیلانی دامت برکاتہم العالیہ

اشرف پبلیکیشنز

الرقیۃ والتمائم شرعاً

دم اور تعویذ کا شرعی حکم

از قلم:

فخر المشائخ ابو المکرم ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی مدظلہ العالی

سجادہ نشین درگاہ عالیہ اشرفیہ، اشرف آباد، فردوس کالونی، کراچی

ناشر

اشرف پبلیکیشنز، درگاہ عالیہ اشرفیہ

نام کتاب : دم اور تعویذ کا شرعی حکم

مرتب : فخر المشائخ ابو المکرم ڈاکٹر سید **محمد اشرف** الاشرفی الجیلانی مدظلہ العالی

صفحات : ۱۳۶

تعداد : ۱۰۰۰

اشاعتِ اوّل : ۱۸ر جمادی الاول ۱۴۴۵ھ بمطابق ۳ر دسمبر ۲۰۲۳ء

قیمت : ۳۲۰ روپے

ڈیزائننگ/کمپوزنگ : ابراہیم اشرفی/محمد اجواد عطاری

ناشر : **اشرف پبلیکیشنز، کراچی**

ملنے کا پتہ : درگاہ عالیہ اشرفیہ، اشرف آباد، فردوس کالونی، کراچی

www.ashrafia.net

فہرست

حضرت فخر المشائخ کا مختصر تعارف

از: علامہ محمد عرفان اشرفی
(رکن شعبہ نشر و اشاعت درگاہ عالیہ اشرفیہ)

حضور فخر المشائخ ابو المکرم ڈاکٹر سید محمد اشرف الاشرفی الجیلانی ایک عظیم روحانی پیشوا، پی۔ایچ۔ڈی ڈاکٹر اور پاکستان میں سلسلہ اشرفیہ کی سب سے بڑی علمی اور روحانی شخصیت ہیں۔ دنیا بھر سے مسلمان اپنی علمی پیاس بجھانے اور اپنے روحانی مسائل کے حل کے لئے حضور فخر المشائخ سے رابطہ کرتے ہیں اور اپنے دلوں کو نور الٰہی سے روشن و منور کرتے ہیں اور بلاشبہ لاکھوں مسلمانوں کے دلوں کا چین آپ ہی کی ذات والاصفات ہے۔

خاندانی پس منظر:

حضور فخر المشائخ دامت برکاتہم العالیہ کے خاندانی پس منظر کو دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے خاندان کی سات سو سالہ علمی تاریخ ہے اور گزشتہ سات صدیوں سے اس عظیم خاندان کے ذریعے لاکھوں بندگان خدا راہ سلوک کی منازل طے کر چکے ہیں۔ اور بے شمار غیر مسلموں اور بے دینوں کو اللہ رب ذوالجلال نے اسی خاندان کے ذریعے راہ ہدایت نصیب فرمائی ہے۔ آپ خانوادہ اشرفیہ کے ایک چشم و چراغ ہیں۔ یہ خانوادہ تارک السلطنت، محبوب یزدانی، حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ آٹھویں صدی ہجری کے جلیل القدر بزرگ تھے، ان کے نام سے موسوم ہے۔ حضرت مخدوم سمنانی رحمۃ اللہ علیہ علم و

فضل تقوی و پرہیز گاری اور طہارت و پاکیزگی کے پیکر ہونے کے ساتھ آٹھویں صدی کے مجدد بھی تھے۔ آپ مجاہدات و مشاہدات کرتے ہوئے مقام غوثیت پر رونق افراوز ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ آپ کے فرزند معنوی شیخ الاسلام حضرت عبد الرزاق نور العین اشرفی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے چلتا ہے جو کہ حضرت غوث اعظم سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی نسبی اولاد ہیں۔ اس خانوادہ کو برصغیر پاک وہند میں **سادات اشرفیہ** کے نام سے جانا جاتا ہے۔

ولادت:

حضرت فخر المشائخ دامت برکاتہم العالیہ کی ولادت **۱۶ جنوری ۱۹۶۵ء بمطابق ۱۲ رمضان المبارک ۱۳۸۴ھ** کو کراچی میں ہوئی۔

والد محترم:

آپ کے والد ماجد حضور اشرف المشائخ ابو محمد شاہ سید احمد اشرف اشرفی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ ہیں جو ایک صوفی بزرگ، عالم باعمل اور روحانیت سے بھرپور شخصیت تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا شمار ملک پاکستان کے بڑے اولیاء کرام میں ہوتا ہے۔ آپ ۱۹۴۸ء میں ہندوستان سے ہجرت کر کے پاکستان تشریف لائے، پہلے کچھ عرصے لاہور میں قیام فرما ہوئے اور پھر وہاں سے کراچی تشریف لائے۔ اور تادم حیات یہیں سکونت اختیار فرمائی۔ آپ درگاہ عالیہ اشرفیہ اشرف آباد فردوس کالونی کراچی کے پہلے سجادہ نشین تھے اور آپ کا مزار مبارک بھی درگاہ عالیہ اشرفیہ ہی میں آپ کے والد حضور قطب ربّانی ابو مخدوم شاہ سید محمد طاہر اشرف الاشرفی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے پہلو میں واقع ہے۔

تعلیم و تربیت:

حضرت فخر المشائخ دامت برکاتھم العالیہ کی عمر چار سال چار ماہ چار دن ہوئی تو والد گرامی حضرت اشرف المشائخ رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی تسمیہ خوانی کی اور اپنے والد گرامی قطب ربانی حضرت ابو مخدوم شاہ سید محمد طاہر اشرف الاشرفی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک کے پاس خود بسم اللہ پڑھائی۔ اس طرح آپ کی تعلیم کا آغاز حضرت اشرف المشائخ رحمۃ اللہ علیہ نے کیا آپ کی تعلیم و تربیت پر خصوصی توجہ فرمائی۔ سب سے پہلے حفظ قرآن کی جانب توجہ دلائی، آپ نے حافظ عبد الباسط رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حفظ قرآن شروع کیا۔ ابھی ایک پارہ ہی مکمل ہوا تھا کہ ان کا وصال ہو گیا۔ ان کے وصال کے بعد آپ نے ان کے صاحبزادے حافظ عبد الہادی الباسط کے پاس حفظ قرآن کی تکمیل فرمائی۔

- میٹرک کرنے کے بعد درس نظامی کی تعلیم اہلسنت کی عظیم دینی درسگاہ دار العلوم نعیمیہ، کراچی سے حاصل کی اور سن ۱۹۸۸ء عیسوی میں آپ نے دورہ حدیث شریف مکمل کیا اور شہادۃ العالمیہ کی سند حاصل کی۔
- آپ نے فاضل عربی کے امتحانات بھی امتیازی نمبروں سے پاس کئے۔
- آپ نے ۱۹۸۹ء میں جامعہ اسلامیہ گلزار حبیب میں حضرت علامہ مفتی رفیق حسنی مدظلہ العالی سے دورہ میراث کیا اور اس میں نمایاں کامیابی حاصل کر کے سند حاصل کی اور کراچی کی سطح پر دوسری پوزیشن حاصل کی۔
- ۱۹۹۲ء میں آپ نے ادیب اردو اور ادیب عالم کا امتحان بھی دیا اور امتیازی

نمبروں سے پاس کیا۔

- آپ نے اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد سے خطیب کا کورس کیا اور سند حاصل کی۔
- پھر کئی سال انتھک محنت کر کے آپ نے جامعہ کراچی سے **"بانی سلسلہ اشرفیہ حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کی علمی دینی وروحانی خدمات کا تحقیقی جائزہ"** کے عنوان پر ایک تحقیقی مقالہ لکھ کر ڈاکٹریٹ کیا اور سن ۲۰۰۴ء میں پی۔ ایچ۔ ڈی کی سند حاصل کی۔ حضرت مخدوم سمنانی قدس سرہ کی شخصیت پر یونیورسٹی کی سطح پر پاکستان میں یہ پہلا تحقیقی کام ہوا۔ اور یہ حضرت فخر المشائخ کا طرہ امتیاز ہے آپ سے پہلے بانی سلسلہ اشرفیہ **حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ** کی حیات مبارکہ پر پوری دنیا میں اتنا مدلل کام کبھی نہیں ہوا کہ جسے عالمی سطح پر پزیرائی حاصل ہوئی ہو۔

آپ کے اساتذہ کرام:

وقت کے جید علماء سے آپ کو اکتساب فیض کا شرف ملا جن میں

- حضرت مولانا محمد منظور علی خان رامپوری رحمۃ اللہ علیہ،
- حضرت مولانا عبد الجبار نیازی رحمۃ اللہ علیہ،
- حضرت مولانا ولی اللہ صاحب،
- حضرت مولانا ابو النور سید منور علی شاہ جیلانی مدظلہ العالی،

- حضرت قاری رحیم الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ،
- حضرت مولانا اعجاز نعیمی رحمۃ اللہ علیہ،
- مفتی اعظم پاکستان مفتی منیب الرحمن صاحب مد ظلہ العالی،
- حضرت مولانا جمیل احمد نعیمی رحمۃ اللہ علیہ،
- حضرت مولانا مفتی محمد اطہر نعیمی مد ظلہ العالی،
- حضرت مولانا مفتی سید شجاعت علی قادری رحمۃ اللہ علیہ
- مفسر قرآن، شارح مسلم و بخاری، حضرت علامہ غلام رسول سعیدی رحمۃ اللہ علیہ

جیسے جید علماء کے اسمائے گرامی شامل ہیں۔

جلسہ دستارِ فضیلت:

آپ کے جلسہ دستارِ فضیلت کے موقع پر دار العلوم نعیمیہ میں کچھوچھہ شریف سے آفتاب اشرفیت، حضرت علامہ ابو المسعود شاہ سید محمد مختار اشرف الاشرفی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین خانقاہ حسنیہ سرکار کلاں، کچھوچھہ شریف تشریف لائے اور آپ نے نہ صرف اس جلسے کی صدارت فرمائی بلکہ اس کے اختتام پر اپنے دست مبارک سے حضور فخر المشائخ مد ظلہ العالی کے سر پر دستار فضیلت بھی باندھی۔

اسناد:

آپ دامت برکاتھم العالیہ نے جن مشائخ سے اسناد حدیث حاصل کیں ان میں

- حضرت علامہ غلام رسول سعیدی رحمۃ اللہ علیہ۔

- حضرت مفتی شجاعت علی قادری رحمۃ اللہ علیہ۔
- شیخ الحدیث حضرت علامہ عبدالحکیم شرف قادری رحمۃ اللہ علیہ۔
- سن ۱۹۹۷ عیسوین میں شیخِ اعظم حضرت علامہ ابو المحمود سید اظہار اشرف اشرفی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو طحاوی شریف کی سند عطا فرمائی۔
- اور سن ۲۰۱۵ء میں مکہ معظمہ کے ایک جید عالم دین حضرت شیخ محمد بن عبد اللہ عیدروس رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو "**حدیث مصافحہ**" اور **حدیث ملتزم** کی اسناد عطا کی۔

اس کے علاوہ بھی کئی اسناد حدیث آپ کو مشائخ کبار سے حاصل ہوئیں جو آپ اپنے خلفاء و علماء میں تقسیم فرماتے ہیں۔

خلافت و اجازات:

آپ دامت برکاتہم العالیہ کو تمام سلاسل طریقت یعنی سلسلہ قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ اور نقشبندیہ کی خلافتوں کے ساتھ ساتھ کئی طرقوں سے سلسلہ اشرفیہ کی بھی اجازت و خلافت حاصل ہے۔ یہ اعزاز آپ کو سن ۱۹۸۶ء میں اس وقت حاصل ہوا جب شیخ اعظم حضرت علامہ ابو المحمود سید اظہار اشرف اشرفی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ عرس قطب ربانی کے موقع پر ہندوستان سے پاکستان تشریف لائے تو آپ نے اپنے دستِ مبارک سے حضرت فخر المشائخ کو تاجِ اشرفی پہنایا اور حضرت اشرف المشائخ رحمۃ اللہ علیہ نے خرقہ شریف پہنا کر خلافت اشرفیہ سے نوازا۔ اس کے علاوہ تمام خاندانی اوراد و وظائف و تعویزات کی اجازت بھی آپ کو اپنے والد محترم سے ہی

حاصل ہوئیں۔

ولی عہدی وسجادہ نشینی:

سن ۲۰۰۲ میں آپ کے والد گرامی حضرت اشرف المشائخ ابو محمد شاہ سید احمد اشرف اشرفی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے وصال سے تین سال قبل علماء ومشائخ کی موجودگی میں آپ کو ولی عہد وجانشین مقرر فرمایا۔ اور ۱۴ دسمبر سن ۲۰۰۵ء کو والد بزرگوار نے وصال فرمایا، ان کے وصال کے بعد حضرت فخر المشائخ مسند سجادگی پر رونق افراز ہوئے۔ اور دین اسلام کی تبلیغ میں پہلے سے زیادہ مصروف ہوگئے۔ خانوادۂ اشرفیہ کی جانب سے آپ کو "فخر المشائخ" کا لقب عطا گیا۔

حضرت فخر المشائخ کی اولاد امجاد

حضرت فخر المشائخ دامت برکاتھم العالیہ کو اللہ تعالی نے تین صاحبزادوں سے نوازا . آپ کے فرزند اکبر حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ حافظ سید مکرم اشرف جیلانی ،فرزند دوئم صاحبزادہ حافظ سید ذوالقرنین اشرف جیلانی ،اور تیسرے فرزند صاحبزادہ سید شایان اشرف جیلانی دامت برکاتھم العالیہ ہیں ۔ان کے علاوہ آپ کی تین صاحبزادیاں بھی ہیں۔ حضرت فخر المشائخ کی عظیم تربیت کا نتیجہ ہے کہ آپ کے تمام شہزادگان عالم دین ہیں۔ اور آپ کی تمام شہزادیاں عالمہ ہیں اور اپنے حلقہ احباب میں دین متین کی خدمت مصروف عمل ہیں۔

حضرت فخر المشائخ کی تصنیفی خدمات:

قرطاس و قلم سے آپ کا رشتہ بڑا مضبوط ہے کہ آپ بہترین قلم نگار

اور متعدد کتب کے مصنف کی حیثیت سے بھی پہچانے جاتے ہیں۔ آپ کے تحریر کردہ مضامین مختلف اخبارات میں شائع ہوتے رہے ہیں ۔آپ گزشتہ چالیس برس سے درگاہِ عالیہ اشرفیہ سے شائع ہونے والے ماہنامہ ' **الاشرف**' کے ایڈیٹر بھی ہیں اور ماہنامہ "**الاشرف**" کے اداریے قارئین میں عموما اور علماء و مشائخ میں خصوصا بہت پسند کیے جاتے ہیں اور اس کے علاوہ آپ کی کم و بیش ۱۵ کتابیں زیور طباعت سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آچکی ہیں۔ جن میں

۱۔ حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کا علمی مقام

۲۔ حضرت اشرف المشائخ قدس سرہ اہل علم کی نظر میں

۳۔ خلق مصطفیٰ ﷺ

۴۔ میلاد مصطفیٰ ﷺ

۵۔ پیکر استقامت

۶۔ زوجہ اشرف المشائخ خانوادہ اشرفیہ کی نظر میں

۷۔ سفر نامہ ترکی

۸۔ سفر نامہ مورشس

۹۔ شیطان کے مکر و فریب سے بچنے کے طریقے

۱۰۔ واقعات و حقائق فی حیات اشرف المشائخ قدس سرہ

۱۲۔ دم اور تعویذ کا شرعی حکم

۱۳۔ ذکر کی فضیلت

۱۴۔ ضرورتِ شیخ وغیرہ شامل ہیں اور آپ کی کئی کتابیں عنقریب منظر عام پر

آنے والی ہیں۔

تبلیغی اسفار:

تبلیغ اسلام کے سلسلے میں آپ نے اندرونِ ملک بے شمار سفر کئے ہیں اور تاحال جاری ہیں اور بیرونی ممالک تبلیغ و سیاحت کی خاطر آپ نے متحدہ عرب امارات ، سعودی عرب، ہندوستان، مسقط، ہالینڈ ،انگلینڈ ، بیلجیئم، فرانس، جرمنی، امریکہ، ساؤتھ افریقہ، ترکی اور مورشس وغیرہ کے کئی دورے فرما چکے ہیں۔ ان اسفار میں آپ نے بہت سے غیر مسلموں کو حلقہ بگوش اسلام کیا، بہت سے ملکوں میں دینی مراکز قائم کئے ،لاکھوں لوگوں کی ظاہری و باطنی پریشانیوں کو دور کیا اور کروڑوں دلوں کو نور الہی سے روشن و منور کیا۔

آپ دامت برکاتھم العالیہ ،بیک وقت عالم دین بھی ہیں اور پیر و مرشد بھی، آپ ایک خطیب بھی ہیں اور کئی کتابوں کے مصنف بھی ، آپ بحیثیت پی ایچ ڈی ڈاکٹر مختلف یونیورسٹیز لیکچرز بھی دیتے ہیں، آپ لوگوں کے مسائل کے حل کے لئے بلا معاوضہ تعوزات بھی دیتے ہیں اور و مفید مشورے بھی، آپ بہت سے دینی مدارس اور خصوصا جامعہ طاہر اشرف کی سرپرستی بھی فرما رہے ہے۔ اگر آپ کی فلاحی خدمات کو دیکھا جائے تو آپ سمنانی ویلفئیر ٹرسٹ کے چئیر مین کی حیثیت سے ملک و قوم کی عظیم خدمت انجام دے رہے ہیں۔ یہ تمام کام کرنے کے ساتھ ساتھ اپنی اولاد کی بہترین تربیت کرنا اور ان میں زمانہ کے مسائل و پریشانی سے نمٹنے کی اصلاحیت بیدار کرنا اور دین کی ترویج و اشاعت کے لیے اپنی اولاد کو وقف

کرنا یہ ایک ولی کامل کی ہی نشانی ہے جو بلاشبہ حضور فخر المشائخ دامت برکاتھم العالیہ میں موجود ہیں۔

آپ اپنی تمام تر مصروفیات کے باوجود مخلوق خدا کی خدمت کی خاطر ہر شام درگاہ شریف میں رونق افروز ہوتے ہیں جہاں مصیبت و پریشانی کے مارے لوگ اپنے مسائل کو دور کرنے کے لئے آپ سے روحانی علاج کروانے حاضر ہوتے ہیں۔ ہر اتوار بعد نماز عصر درگاہ عالیہ اشرفیہ میں مریدین و معتقدین کی روحانی تربیتی نشست سے خطاب کرتے ہیں۔ جس میں تصوف و طریقت کے متعلق گفتگو ہوتی ہے۔ یہ نشست انٹرنیٹ کے ذریعے پوری دنیا میں دیکھی اور سنی جاتی ہے۔ یہ تمام نشستیں اور اس کے علاوہ حضور فخر المشائخ کے دیگر بیانات اور لیکچرز ہماری ویب سائٹ WWW.ASHRAFIA.NET پر اور درگاہ شریف کے آفیشل یوٹیوب چینل Dargah Aliya Ashrafia پر بھی موجود ہیں۔

اللہ تعالیٰ حضور فخر المشائخ کا سایہ دراز فرمائے اور تمام مریدین و معتقدین کو آپ کے مشن کا سپاہی بنائے۔ آمین

نگاہ اولین

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم

أما بعد فأعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انسان دو چیزوں کا مرکب ہے، ایک جسم اور دوسری روح۔ جسم کو بھی غذا کی ضرورت ہے اور روح کو بھی اسی لیے خالق کائنات نے ان دونوں کی غذاؤں کا اہتمام فرمایا ہے۔ جسم کا تعلق کیونکہ زمین سے ہے اس لیے جسمانی غذائیں زمین میں پیدا کیں اور روح کا تعلق آسمان سے ہے اس لیے روحانی غذاؤں کا تعلق بھی آسمان سے ہے۔ جسمانی غذائیں سبزیاں، فروٹ اور دیگر اشیاء ہیں اور روحانی غذائیں تلاوت قرآن، ذکر الٰہی، ذکر رسول ﷺ اور ذکر اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم ہیں۔ جب غذا ملتی ہے تو جسم اور روح تندرست و توانا رہتے ہیں اور جب غذاء نہیں ملتی تو ظاہر ہے کہ ان کے اندر کمزوری پیدا ہو جاتی ہے۔ جس طرح جسم اور روح تندرست و توانا ہوتے ہیں اسی طرح بیمار بھی ہوتے ہیں۔ خالق کائنات نے جس طرح ان دونوں کو صحت مند رکھنے کے لیے غذائیں پیدا فرمائیں اسی طرح ان کی بیماریوں کو دور کرنے کے لیے علاج اور دوائیں بھی پیدا فرمائیں، جسم کی تکلیف اور بیماری دور کرنے کے لیے جسمانی علاج اور روح کی بے چینی، بے قراری اور بیماری دور کرنے کے لیے روحانی علاج پیدا فرمائے۔ حضور جان کونین ﷺ کی ذات مبارکہ ہر چیز کا مرکز اور منبع ہے۔ شریعت و طریقت، حقیقت و معرفت، علم و

حکمت ہر علم کی ابتدا حضور ﷺ کی ذات والاصفات سے ہوئی ہے۔ آپ ﷺ نے جس طرح زندگی گزارنے کے اصول بتائے جسم وروح کو صحت مند رکھنے کے طریقے سمجھائے وہیں جسمانی وروحانی علاج بھی بتائے، آپ ﷺ نے نہ صرف جسمانی وروحانی بیماریوں کی نشاندہی فرمائی بلکہ ان کے علاج اور دوائیں بتائیں، یہ ایسے اصول اور طریقے ہیں جن پر عمل کر کے انسان جسمانی وروحانی طور پر صحت وتندرستی حاصل کر سکتا ہے۔

یہ دونوں علاج حضور اکرم ﷺ کے ظاہری زمانہ مبارکہ سے چلے آرہے ہیں اور ان دونوں کی بنیاد قرآن مجید فرقان حمید اور احادیث مبارکہ ہیں لیکن حیرت کی بات یہ ہے کہ دوا کے استعمال پر کسی کو اعتراض نہیں، سائنس ترقی کر کے نئی نئی ایجادات کرے تو کوئی اعتراض نہیں، کوئی ان کے استعمال کو توکل کے خلاف نہیں کہتا، کوئی اسے شرک نہیں کہتا، کوئی اسے بدعت نہیں کہتا لیکن جہاں روحانی علاج کا معاملہ آتا ہے دم، تعویذ وغیرہ کا معاملہ آتا ہے تو فوراً شرک وبدعت کے فتوے لگنے شروع ہو جاتے ہیں۔ کبھی انہیں زمانۂ جاہلیت کی پیداوار کہا جاتا ہے، کبھی ان کے استعمال کو توکل کے خلاف کہا جاتا ہے، کبھی یہ کہا جاتا ہے کہ جان عالم ﷺ نے دم کروانے اور تعویذات کے استعمال سے منع کیا ہے، کبھی یہ کہا جاتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین اور تبع تابعین رحمۃ اللہ علیہم میں سے کسی نے روحانی علاج نہیں کیا، غرض یہ کہ اس قسم کی بے بنیاد باتیں اور بغیر تحقیق کے الزامات و اعتراضات کر کے عوام کو گمراہ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے اور یہ بتایا جاتا ہے کہ بزرگان دین اور اولیائے کاملین رحمۃ اللہ علیہم جو روحانی علاج کرتے تھے یا عصر حاضر میں

جو صوفیائے کرام پیران عظام روحانی علاج کرتے ہیں یعنی دم اور تعویذات سے علاج کرتے ہیں۔ یہ قرآن وحدیث کے خلاف ہے اور کہیں ان کا ثبوت نہیں۔

لہذا ہم نے سوچا کہ اس موضوع پر حوالہ جات سے مزین ایک کتاب تحریر کی جائے، جس میں دم اور تعویذ کے متعلق قرآن کریم و مستند احادیث ، آثار صحابہ رضی اللہ عنہم، آئمہ اربعہ اور دیگر سلف صالحین کے اعمال و اقوال کی روشنی میں اس کی شرعی حیثیت بیان کی جائے اور ساتھ ہی ان حضرات کے اکابرین کی رائے بھی شامل کی جائے جو دم اور تعویذات کو شرک ، بدعت اور حرام کہتے ہیں تاکہ وہ بھی سمجھ لیں کہ ان کے اکابر نے بھی ان تمام چیزوں کو جائز قرار دیا ہے۔ اگر کوئی شخص اطمینان قلب سے اس کتاب کو پڑھے گا تو یقیناً اس کے شکوک و شبہات دور ہو جائیں گے اور وہ کھلے دل کے ساتھ ان تمام دلائل کو تسلیم کرلے گا۔

یاد رکھیے! کہ روحانی علاج نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ثابت ہے اور یہ سلسلہ بزرگان دین اولیائے کاملین رحمۃ اللہ علیہم تک چلا آرہا ہے اور ظاہر ہے کہ بزرگان دین رحمۃ اللہ علیہم کوئی ایسا عمل نہیں کرتے جو قرآن وسنت کے خلاف ہو۔

اللہ تبارک و تعالیٰ ہم سب کو قرآن مجید فرقان حمید اور احادیث مبارکہ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

خاکپائے مخدوم سمنانی

ابو المکرم ڈاکٹر سید محمد سید اشرف جیلانی

تاریخ: ۱۶ جمادی الاولیٰ ۱۴۴۵ھ مطابق یکم دسمبر ۲۰۲۳ء

قرآن مجید میں شفاء ہے

الحمد اللہ ہم تمام مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ قرآن مجید فرقان حمید میں شفاء ہے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کے کلام میں شفاء نہیں ہوگی تو پھر کہاں ہوگی۔ قرآن کریم میں بھی ہمیں متعدد آیات ایسی ملتی ہیں جن میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے کلام مقدس کو شفاء فرمایا ہے، ان آیات کو پیش کرنے کا مقصد یہ ہے کہ انسان سمجھ لے کہ جب قرآن مکمل شفاء ہے تو دم کرتے وقت یہی قرآنی آیات پڑھی جاتی ہیں اور تعویذات میں بھی یہی آیات لکھی جاتی ہیں اسی لئے ان میں بھی شفاء ہوتی ہے۔ اب ان آیات ربانی کو ملاحظہ فرمائیں۔

ارشاد ربانی ہے کہ:

﴿وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا﴾[1]

ترجمہ: اور ہم قرآن میں اتارتے ہیں وہ چیز جو ایمان والوں کے لئے شفاء اور رحمت ہے۔ اور اس سے ظالموں کو نقصان ہی بڑھتا ہے۔

اس آیت مبارکہ کی تفسیر و تشریح میں مفسرین کرام کے اقوال درج ذیل ہیں:

پہلا قول:

علامہ ماوردی شافعی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۴۵۰ھ) نے اس آیت ﴿وَنُنَزِّلُ مِنَ

ا۔ سورہ بنی اسرائیل، آیت نمبر: ۸۲

الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ﴾ کی تفسیر میں لکھا:

"وننزل من القرآن ما هو شفاء و رحمة للمؤمنين لا يحتمل ثلاثة أوجه: أحدها: شفاء من الضلال لما فيه من الهدى، الثاني: شفاء من السقم لما فيه من البركة، الثالث: شفاء من الفرائض و الأحكام لما فيه من البيان" (۱)

ترجمہ: قرآن شفا ہے اس میں تین احتمالات ہے:

(۱) قرآن گمراہی سے شفا ہے کیونکہ اس میں ہدایت ہے۔

(۲) قرآن جسمانی بیماریوں سے شفا ہے کیونکہ اس میں برکت ہے۔

(۳) قرآن فرائض اور احکام سے شفا ہے کیونکہ اس میں ان کا بیان ہے۔

دوسرا قول:

علامہ فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۶۰۶ھ) اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

"وأما كونه شفاء من الأمراض الجسمانية فلان التبرك بقراءته يدفع كثيرا من الأمراض، ولما اعترف الجمهور من الفلاسفة و أصحاب الطلسمات بأن لقراءة الرقى المجهولة و العزائم التي لا يفهم منها شئ آثارا عظيمة في تحصيل المنافع و دفع المفاسد، فلان تكون قراءة هذا القرآن العظيم المشتمل على ذكر الله وكبريائه وتعظيم الملائكة المقربين وتحقير المردة والشياطين

ا۔ النکت والعیون، ج ۳، ص ۲۶۸

سببا لحصول النفع في الدين والدنيا كان أولى ويتأكد ما ذكرنا بما روي أن النبي ﷺ قال: من لم يستشف بالقرآن فلا شفاه الله تعالى ''[1]

ترجمہ: قرآن مجید کا امراض جسمانیہ سے شفا ہونا اس لیے ہے کہ قرآن کی قرأت کی برکت سے امراض دور ہوتے ہیں۔ جب کہ اکثر فلاسفہ اور اصحاب طلسمات نے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ مجہول دم اور منتر جن کا کوئی مفہوم سمجھ نہیں آتا منافع کی تحصیل اور مفاسد کو دور کرنے میں عظیم تاثیر رکھتے ہیں تو قرآن عظیم کا پڑھنا جو ذکر اللہ، اللہ کی کبریائی، ملائکہ کی تعظیم اور سرکشوں اور شیاطین کی تحقیر پر مشتمل ہے دین و دنیا کے نفع کے حصول کا بدرجہ اولیٰ سبب ہو گا، اس بات کی تائید نبی پاک ﷺ کے اس فرمان سے بھی ہوتی ہے، فرمایا: جو قرآن سے شفا حاصل نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسے شفا نہیں دیتا۔

تیسرا قول:

علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۶۶۸ھ) اسی آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ:

''اختلف العلماء في كونه شفاء على قولين: أحدهما: أنه شفاء للقلوب بزوال الجهل عنها وإزالة الريب، ولكشف غطاء القلب من مرض الجهل لفهم المعجزات والأمور الدالة على الله تعالىٰ. و الثاني: شفاء من الأمراض الظاهرة بالرقى والتعوذ ونحوه۔۔۔ إلخ''[2]

۱۔ تفسیر کبیر، سورۃ الاسراء تحت الآیۃ ۸۲، ج ۲۱، ص ۳۵

۲۔ تفسیر قرطبی، سورۃ الاسراء، ج ۵، ص ۲۴۷

ترجمہ: علماء کرام نے اس کے شفاء ہونے میں دو مختلف قول بیان کئے ہیں: ان میں سے ایک یہ ہے کہ یہ قرآن دلوں کے لئے ان سے جہالت دور کرنے، شک اور ریب کا ازالہ کرنے، اور معجزات اور وہ امور جو اللہ تعالیٰ کی ذات پر دلالت کرتے ہیں انہیں سمجھنے کے لئے جہالت کے مرض سے دلوں کے پردے کھولنے کے اعتبار سے باعث شفاء ہے۔ اور دوسرا قول یہ ہے کہ یہ ظاہری بیماریوں کے لئے دم اور تعویذ کے باعث شفاء ہے۔

چوتھا قول:

علامہ بیضاوی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۶۸۵ھ) اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

''والمعنى أن منه ما يشفي من المرض كالفاتحة وآيات الشفاء''[۱]

ترجمہ: مطلب یہ کہ قرآن مجید میں وہ ہے جو مرض کے لیے شفا ہے جیسا فاتحہ اور آیات شفا۔

پانچواں قول:

علامہ علاؤ الدین خازن رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۷۴۱ھ) فرماتے ہیں کہ:

''وهو شفاء من الأمراض الظاهرة والباطنة. وأما كونه شفاء من الأمراض الجسمانية فلأن التبرك بقراءته يدفع كثيرا من الأمراض، يدل عليه ما روى عن النبي ﷺ في فاتحة الكتاب (وما يدريك أنها رقية) ''(انتهى)[۲]

ترجمہ: قرآن مجید امراض ظاہرہ اور باطنہ کے لئے شفاء ہے۔ اور اس کا

۱۔ تفسیر بیضاوی، سورۃ الاسراء تحت الآیۃ ۸۲، ج۳، ص ۲۶۵

۲۔ تفسیر الخازن سورۃ بنی اسرائیل، ج ۴، ص ۱۳۱

امراض جسمانیہ کے لئے شفاء ہونا وہ اس لئے کہ قرآن مجید کی تلاوت کی برکت بہت سے امراض کو دور کرتی ہے۔ اس پر دلیل وہ حدیث مبارکہ ہے جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی گئی ہے۔ کہ سورہ فاتحہ رقیہ ہے۔ یعنی دم ہے۔

چھٹا قول:

علامہ نظام الدین الحسن بن محمد نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۸۵۰ھ) اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

"الشفاء من الأمراض الروحانية كالعقائد الفاسدة والأخلاق الذميمة الأمراض الجسمانية أيضا لما في قراءته من التيمن والبركة وحصول الشفاء للمرض كما قال ﷺ من لم يستشف بالقرآن فلا شفاه الله "(۱)

ترجمہ: قرآن امراض روحانیہ سے شفا ہے جیسا کہ برے عقائد اور برے اخلاق سے شفا دیتا ہے اور امراض جسمانیہ سے بھی شفا ہے کیونکہ اس کی قرأت میں برکت اور بیماریوں سے شفا ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص قرآن مجید سے شفا حاصل نہ کرے تو اسے اللہ تعالی شفا نہیں دیتا۔

ساتواں قول:

علامہ شیخ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۱۳۷ھ) "تفسیر روح البیان" میں فرماتے

۱۔ تفسیر غرائب القرآن، ج۴، ص ۳۷۹

ہیں کہ:

''واعلم أن القرآن شفأء للمرض الجسمانی''[1]

ترجمہ: جان لے کہ تحقیق قرآن مجید جسمانی مرض کے لئے بھی شفاء ہے۔

آٹھواں قول:

قاضی شوکانی (متوفی ۱۲۵۰ھ) نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا کہ:

''واختلف أهل العلمِ في معنى كونه شفاء على القولين الأول: أنه شفاء للقلوب بزوال الجهل عنها وذهاب الريب وكشف الغطاء عن الأمور الدالة على الله سبحانه. القول الثاني أنه شفاء من الأمراض الظاهرة بالرقى و التعوذ و نحو ذلك، و لا مانع من حمل الشفاء على المعنيين من باب عموم المجاز، أو من باب حمل المشترك على معنييه''[2]

ترجمہ: قرآن پاک کے شفا ہونے کے معنی میں علماء کا اختلاف ہے، اس بارے میں دو قول ہیں:

(۱) یہ دلوں کو شفا دیتا ہے اس طرح کہ اس سے جہالت، شک اور اللہ تعالیٰ پر دلالت کرنے والے امور سے پردے ختم ہو جاتے ہیں۔

(۲) قرآن مجید دم اور تعویذ وغیرہ کے ذریعہ ظاہری امراض کے لیے شفا ہے۔ شفا کو ان دونوں معنوں پر محمول کرنے میں کوئی مانع نہیں ہے عموم مجاز کے طور پر یا مشترک کو دو معنوں پر محمول کرتے ہوئے۔

۱۔ تفسیر روح البیان سورۃ الاسراء الجزء الخامس عشر، جلد ۵، ص ۱۹۴

۲۔ تفسیر فتح القدیر للشوکانی، سورۃ الاسراء تحت الآیۃ ۸۲، ص ۸۳۹

نواں قول:

زاد المعاد میں ابن قیم جوزی (متوفی ۷۵۱ھ) نے لکھا:

"فالقرآن هو الشفاء التام من جميع الأدواء القلبية والبدنية، وأدواء الدنيا والآخرة، وما كل أحد يؤهل ولا يوفق للاستشفاء به، وإذا أحسن العليل التداوي به، ووضعه على دائه بصدق وإيمان، وقبول تام، واعتقاد جازم، واستيفاء شروطه، لم يقاومه الداء أبدا، وكيف تقاوم الأدواء كلام رب الأرض و السماء الذي لو نزل على الجبال لصدعها، أو على الأرض لقطعها، فما من مرض من أمراض القلوب و الأبدان إلا و في القرآن سبيل الدلالة على دوائه وسببه"(۱)

ترجمہ: قرآن پاک تمام امراض قلبیہ اور بدنیہ، امراض دنیاوآخرت کے لیے کامل شفا ہے، ہر کوئی قرآن پاک سے شفا حاصل کرنے کا اہل نہیں، جب بیمار نے اچھے طریقے سے قرآن سے علاج کیا اور صدق، ایمان، اعتقاد جازم اور حصول شفا کی شرائط کا لحاظ کرتے ہوئے اسے بیماری پر استعمال کیا تو بیماری اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی، اور بیماری کیسے زمین و آسمان کے رب کے کلام کا مقابلہ کر سکتی ہے، وہ کلام کہ اگر اسے پہاڑوں پر نازل کیا جاتا تو پھٹ جاتے اور اگر زمین پر نازل کیا جاتا تو اسے کاٹ دیتا، پس امراض قلبیہ اور امراض جسمانیہ میں کوئی ایسا مرض نہیں ہے جس کا سبب اور اس کی دوا کی قرآن میں دلالت

۱۔ زاد المعاد لابن قیم، فصل حرف ق، ج ۳، ص ۱۶۳

نہ ہو۔

زاد المعاد ہی میں ہے:

"من المعلوم ان بعض الكلام له خواص ومنافع مجربة، فما الظن بكلام رب العالمين، الذي فضله على كل كلام كفضل الله على خلقه الذي هو الشفاء التام، والعصمة النافعة، والنور الهادي والرحمة العامة الذي لو أنزل على جبل؛ لتصدع من عظمته وجلالته قال تعالى: وننزل من القرآن ما هو شفاء ورحمة للمؤمنين ومن هاهنا لبيان الجنس لا للتبعيض فما الظن بفاتحة الكتاب التي لم ينزل في القرآن ولا في التوراة، ولا في الإنجيل، ولا في الزبور مثلها"[1]

ترجمہ: یہ بات معلوم ہے کہ بعض کلاموں کے خواص اور منافع مجربہ ہیں تو تمہارا اللہ تعالیٰ کے کلام کے بارے میں کیا گمان ہے جس کو تمام کلاموں پر ایسی فضیلت حاصل ہے جیسی فضیلت اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوق پر ہے، وہ قرآن جو شفائے تام ہے، نافع پناہ گاہ ہے، نور ہدایت ہے رحمت عامہ ہے، اگر وہ کسی پہاڑ پر نازل کیا جاتا تو وہ پہاڑ اس کی عظمت اور جلالت سے پھٹ جاتا، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ﴿ وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ﴾ اور من یہاں بیان جنس کے لیے ہے نہ کہ تبعیض کے لیے، (جب قرآن مکمل شفا ہے تو) سورہ فاتحہ کے بارے میں تیرا کیا خیال ہے کہ جس کی مثل خود قرآن میں نازل نہ ہوئی، اور نہ ہی تورات، انجیل اور زبور میں نازل نہ ہوئی۔

ا۔ زاد المعاد لابن قیم ملخصاً، فصل القرآن، ج ۳، ص ۱۶۲

اس سلسلے میں ہم دو حدیثیں پیش کر رہے ہیں جن میں قرآن کو شفاء کہا گیا:

پہلی حدیث:

حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

قال رسول الله ﷺ خیر الدواء القرآن۔ (۱)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ قرآن بہترین دوا ہے۔

دوسری حدیث:

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

علیکم بالشفاءین: العسل والقرآن (۲)

ترجمہ: تم دو شفائیں اپنے اوپر لازم کرلو شہد اور قرآن۔

مذکورہ آیت مبارکہ اور احادیث سے ثابت ہوا کہ قرآن مجید میں مومنین کے لئے شفاء اور رحمت ہے۔ اور جب یہی کلام الہی کوئی شخص خود پر یا کسی دوسرے بیمار پر پڑھ کر دم کیا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے کرم سے شفاء ملتی ہے اور یہی کلام الہی تعویذ میں بھی آیات کی صورت میں یا اعداد کی صورت میں لکھا جاتا ہے تو اللہ تعالی اس تعویذ میں بھی شفاء پیدا کر دیتا ہے۔

۱۔ابن ماجہ ،باب الاستشفاء بالقرآن، ج ۲، ص ۱۱۶۹ ، رقم الحدیث ۳۵۰۱

۲۔ابن ماجہ، باب العسل، ج ۲، ص ۱۱۴۲ ، رقم الحدیث ۳۴۵۲

احادیث کی روشنی میں دم کرنے کا جواز

بعض حضرات دم کرنے کو ناجائز کہتے ہیں خواہ اپنے اوپر کیا جائے یا دوسرے پر یہاں ہم احادیث پیش کر رہے ہیں جن سے ثابت ہو گا کہ اپنے اوپر یا کسی دوسرے کے اوپر دم کرنا جائز ہے۔

پہلی حدیث:

أن عائشة رضي الله عنها، أخبرته: أن رسول الله ﷺ كان إذا اشتكى نفث على نفسه بالمعوذات، ومسح عنه بيده، فلما اشتكى وجعه الذي توفي فيه، طفقت أنفث على نفسه بالمعوذات التي كان ينفث، وأمسح بيد النبي ﷺ عنه (۱)

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوتے تو اپنے اوپر ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ پڑھ کر دم فرماتے اور اپنا ہاتھ اپنے جسم پر پھیرتے پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس مرض میں مبتلا ہوئے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو میں ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾

۱۔ صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب مرض النبی صلی اللہ علیہ وسلم ووفاتہ، رقم الحدیث ۴۴۳۹، ص ۹۲۳۔ صحیح مسلم، کتاب السلام، باب المریض بالمعوذات والنفث، رقم الحدیث ۲۱۹۲، ص ۱۷۲۳۔ سنن ابن ماجہ، کتاب الطب، باب النفث فی الرقیۃ، رقم الحدیث ۱۳۲۲، ص ۳۶۴، ج ۲۔ سنن الکبریٰ للنسائی، کتاب الطب، باب قراءۃ المریض علی نفسہ، رقم الحدیث ۷۷۰۱، ص ۳۶۵، ج ۹۔ مؤطا امام مالک، کتاب العین، باب التعوذ والرقیۃ فی المرض، رقم الحدیث ۱۰، ص ۷۸۴۔

پڑھ کر آپ ﷺ پر دم کیا کرتی جن کو پڑھ کر آپ ﷺ دم فرماتے تھے اور سید عالم ﷺ کا ہاتھ آپ کے جسم پر پھیرتی تھی۔

اس حدیث شریف میں دم کرنے اور کرانے دونوں کا ثبوت ہے کیونکہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: "جان عالم ﷺ جب بیمار ہوتے تو سورۂ فلق اور سورۂ ناس پڑھ کر اپنے جسم مبارک پر دم کرتے"۔ اس سے پتا چلا کہ بیماری کی صورت میں قرآن کریم کی سورتیں پڑھ کر اپنے اوپر دم کرنا نہ صرف جائز بلکہ حضور ﷺ کی سنت ہے اور آپ ﷺ کے عمل سے ثابت ہے پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آگے فرماتی ہیں کہ: "پھر جب آپ ﷺ اس مرض میں مبتلا ہوئے، جس میں آپ ﷺ کا وصال ہوا تو میں سورۂ فلق اور سورۂ ناس پڑھ کر آپ ﷺ پر دم کرتی"۔ اس سے پتا چلا کہ کوئی اور شخص قرآن کریم کی سورتیں پڑھ کر مریض پر دم کرے تو بھی جائز ہے اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے عمل سے ثابت ہے۔

دوسری حدیث:

عن أبي سعيدٍ رضي الله عنه، قال: انطلق نفرٌ من أصحاب النبي ﷺ في سفرةٍ سافروها، حتى نزلوا على حي من أحياء العرب، فاستضافوهم فأبوا أن يضيفوهم، فلدغ سيد ذلك الحي، فسعوا له بكل شيءٍ لا ينفعه شيءٌ، فقال بعضهم: لو أتيتم هؤلاء الرهط الذين نزلوا، لعله أن يكون عند بعضهم شيءٌ، فأتوهم، فقالوا: يا أيها الرهط إن سيدنا لدغ، وسعينا له بكل شيءٍ لا ينفعه، فهل عند أحدٍ منكم من

شيءٍ؟ فقال بعضهم: نعم، والله إني لأرقي، ولكن والله لقد استضفناكم فلم تضيفونا، فما أنا براقٍ لكم حتى تجعلوا لنا جعلًا، فصالحوهم على قطيعٍ من الغنم، فانطلق يتفل عليه، ويقرأ: الحمد لله رب العالمين فكأنما نشط من عقالٍ، فانطلق يمشي وما به قلبةٌ، قال: فأوفوهم جعلهم الذي صالحوهم عليه، فقال بعضهم: اقسموا، فقال الذي رقى: لا تفعلوا حتى نأتي النبي ﷺ فنذكر له الذي كان، فننظر ما يأمرنا، فقدموا على رسول الله ﷺ فذكروا له، فقال: وما يدريك أنها رقيةٌ، ثم قال: قد أصبتم، اقسموا، واضربوا لي معكم سهمًا، فضحك رسول ﷺ (١)

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند اصحاب رضی اللہ عنہم سفر میں تھے، ان کا عرب کے قبیلوں میں سے ایک قبیلہ کے پاس سے گزر ہوا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے ان سے مہمانی طلب کی، انہوں نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو مہمان نہیں بنایا، اس قبیلہ کے سردار کو بچھو نے ڈنک مارا ہوا

۱۔ صحیح البخاری، کتاب الإجارة، باب مایعطی فی الرقیۃ علی احیاء العرب بفاتحۃ الکتاب، رقم الحدیث ۲۲۷۶، ص ۴۶۹۔ صحیح مسلم، کتاب السلام، باب جواز اخذ الأجارۃ علی الرقیۃ بالقرآن والاذکار، رقم الحدیث ۲۲۰۱، ص ۱۷۲۷۔ سنن ابی داوٗد، کتاب الطب، باب کیف الرقیٰ، رقم الحدیث ۳۹۰۰، ج ۴، ص ۵۶۔ سنن الترمذی، کتاب الطب، باب ماجاء فی اخذ الاجر علی التعویذ، رقم الحدیث ۲۱۳۸، ج ۱، ص ۹۳۲۔ سنن ابن ماجہ، کتاب التجارت، باب اجر الراقی، رقم الحدیث ۲۲۳۲، ج ۱، ص ۵۹۸۔ سنن الکبریٰ للنسائی، کتاب عمل الیوم واللیلۃ، باب مایقول علی الملدوغ و ذکر الاختلاف۔۔۔ الخ، رقم الحدیث ۱۰۹۷۷، ص ۵۳۵، ج ۱۲۔ مسند احمد، کتاب مسند ابی سعید الخذری رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث ۱۰۹۹۸، ج ۵، ص ۳۔ مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الطب، باب فی الأخذ علی الرقیہ، من رخص فیھا، رقم الحدیث ۲۴۰۵۳، ج ۷، ص ۶۳۔ صحیح ابن حبان، کتاب الرقی والتمائم، باب ذکر اباحۃ اخذ الراقی۔۔۔ الخ، رقم الحدیث ۶۱۱۲، ج ۷، ص ۱۷۷۔

تھا۔ انہوں نے اس کے لیے تمام جتن کیے لیکن کسی چیز سے اس کو فائدہ نہیں ہوا، پھر ان میں سے کسی نے کہا: یہ جماعت جو یہاں ٹھہری ہوئی ہے ہو سکتا ہے کہ ان کے پاس کوئی چیز ہو۔ وہ ان کے پاس گئے اور کہا: اے لوگو! ہمارے سردار کو بچھو نے ڈنک مار دیا ہے اور ہم ہر قسم کی کوشش کر چکے ہیں اس کو کسی چیز سے فائدہ نہیں ہوا، کیا تم میں سے کسی کے پاس کوئی چیز ہے؟ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: "ہاں! اللہ کی قسم! میں دم کرتا ہوں لیکن اللہ کی قسم! ہم نے تم سے مہمانی طلب کی تھی تم نے ہماری مہمانی نہیں کی۔ اب تم پر بالکل دم نہیں کروں گا حتیٰ کہ تم مجھے کوئی انعام دو"۔ انہوں نے بکریوں کی ایک معین تعداد (سنن ابن ماجہ میں ہے کہ تیس بکریاں) پر صلح کر لی پھر وہ گئے اور ﴿الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ (مسلم میں ہے سورۂ فاتحہ) پڑھ کر اس پر دم کیا، وہ بالکل تندرست ہو گیا اور اس طرح چلنے لگا گویا اس کو کوئی بیماری نہیں تھی۔ سردار نے کہا: ان سے جس انعام کا وعدہ کیا ہے وہ ان کو پورا پورا دو۔ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: "اس انعام کو پورا پورا تقسیم کر لو"، بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: "یہ دم کی اجرت ہے اس کو اس وقت تک تقسیم نہ کرو حتیٰ کہ ہم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک نہ پہنچ جائیں اور ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ تمام ماجرا بیان کریں پھر دیکھیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں کیا حکم فرماتے ہیں"۔ جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کو بیان کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تمہیں کس نے بتایا کہ یہ دم ہے؟" پھر حضور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم نے درست کیا، اس کو تقسیم کر لو اور اس

میں سے میرا حصہ بھی نکالو"۔ پھر رسول اکرم ﷺ مسکرا دیئے۔

اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ نہ صرف دم کیا جاسکتا ہے، بلکہ دم کرنے کی اجرت بھی لی جاسکتی ہے۔ ہمارے زمانے میں عامل حضرات دم اور تعویذ وغیرہ کے پیسے لیتے ہیں اور ایک کام کے ہزاروں روپے وصول کرتے ہیں اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جس کام کے پیسے لیتے ہیں وہ کام ہوتا بھی نہیں لیکن مناسب یہی ہے کہ پیسے نہ لیے جائیں یعنی مقرر نہ کیا جائے اگر کوئی اپنی مرضی سے دے تو لے لیا جائے اور نہ دے تو مطالبہ نہ کیا جائے، بزرگوں کا طریقہ یہی ہے۔

جیسا کہ ہمارے والد محترم اشرف المشائخ حضرت ابو محمد شاہ سید احمد اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ جو کہ عالم باعمل اور صوفی باصفا تھے اور روحانی علاج کے سلسلے میں مستند مانے جاتے تھے، انھوں نے نصف صدی تک مخلوق خدا کو فیض پہنچایا اور رشد وہدایت کے سلسلے کو جاری رکھا لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بزرگانِ سلف کے نقش قدم پر چلتے ہوئے کبھی تعویذات کی اجرت نہیں لی، اگر کسی نے دے دیا تو منع نہیں کیا، لے لیا اور اگر کسی نے کچھ نہیں دیا تو کبھی سوال نہیں کیا، آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے بغیر لالچ کے خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے مخلوق کو فیض پہنچاؤ پھر دیکھو خالق تم پر کتنی رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

تیسری حدیث:

عن عائشة رضی اللہ عنها، قالت: كان رسول الله ﷺ إذا مرض أحد من أهله نفث عليه بالمعوذات (1)

ا۔ صحیح مسلم، کتاب السلام، باب رقیۃ المریض بالمعوذات والنفث، رقم الحدیث ۲۱۹۲، ص ۱۷۲۳۔

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل میں سے کوئی بیمار ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے اوپر ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ پڑھ کر دم فرماتے۔

چوتھی حدیث:

عن الشفاء بنت عبد الله رضی الله عنها ، قالت: دخل علي رسول الله ﷺ وأنا عند حفصة فقال لي: ألا تعلمين هذه رقية النملة كما علمتيها الكتابة[۲]

ترجمہ: حضرت شفاء بنت عبد اللہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے جبکہ میں ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: "تم اس نملہ (بچوں کی پسلیوں پر نکلنے والی پھنسیوں) کا دم کیوں نہیں سکھا دیتی ہو جیسے اسے لکھنا سکھایا ہے۔"

پانچویں حدیث:

عن عمران بن حصين رضي الله عنه، عن النبي ﷺ قال: لا رقية إلا من عين، أو حمة[۱]

ترجمہ: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۲۔ سنن ابی داؤد، کتاب الطب، باب فی الرقی، رقم الحدیث ۳۸۸۷، ج ۴، ص ۴۹۔ مسند احمد، کتاب النساء، باب حدیث الشفاء بنت عبد اللہ رضی اللہ عنہا، رقم الحدیث ۲۷۶۳۵، ج ۱۲، ص ۲۲۳۔

۱۔ سنن ابی داؤد، کتاب الطب، باب فی الرقی، رقم الحدیث ۳۸۸۴، ج ۴، ص ۴۷، سنن الترمذی، کتاب الطب، باب ماجاء فی الرخصۃ فی ذلک، رقم الحدیث ۲۱۳۱، ج ۱، ص ۹۳۰

نے فرمایا:”دم صرف نظر بد یا سانپ یا بچھو کے ڈسنے میں (زیادہ موثر) ہے“۔

چھٹی حدیث:

سمعت سهل بن حنيف، يقول: مررنا بسيل فدخلت فاغتسلت فيه فخرجت محموما فنمي ذلك إلى رسول الله ﷺ فقال: مروا أبا ثابت يتعوذ قالت: فقلت: يا سيدي والرقى صالحة فقال: لا رقية إلا في نفس أو حمة أو لدغة (١)

ترجمہ: حضرت سہیل بن حنیف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم ایک ندی کے پاس سے گزرے تو میں اس میں داخل ہو گیا اور غسل کیا۔ باہر نکلا تو بخار چڑھا ہوا تھا۔ یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتائی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا” ابو ثابت کو کہو کہ اسے دم کر دے۔“ (رباب کہتی ہے) کہ میں (سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے) عرض کیا: آقا کیا دم مفید ہوتے ہیں؟ فرمایا:”دم بد نظری، سانپ کے کاٹے اور بچھو کے ڈنک ہی میں مفید ہوتے ہیں“۔

ساتویں حدیث:

عن عائشة رضى الله عنها قالت: أمرني رسول الله ﷺ أو أمر أن يسترقى من العين (٢)

ترجمہ: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے رسول

١۔ سنن ابی داود، کتاب الطب، باب فی الرقی، رقم الحدیث ٣٨٨٨، ج ٤، ص ٤٩

٢۔ صحیح البخاری، کتاب الطب، باب رقیۃ العین، رقم الحدیث ٥٧٣٨، ص ١٢٤٤

اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے حکم دیا کہ "نظر بد کی وجہ سے جھاڑ پھونک کیا جائے"۔

اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے ممتاز عالم دین شیخ الحدیث حضرت علامہ غلام رسول صاحب رضوی رحمۃ اللہ علیہ (فیصل آباد)، حضرت علامہ خطابی کا قول درج فرماتے ہیں: "جس جھاڑ پھونک کا حضور سید عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے حکم دیا وہ یہ ہے کہ قرآن کی منتخب آیات پڑھ کر پھونکا جائے یا اللہ تعالی کے اس ذکر سے دم کیا جائے جو نفوس قدسیہ کی زبانوں پر جاری ہوا ہے۔ یہ روحانی طب ہے، پہلے نیک لوگوں کے زمانے میں اس پر ہی علاج میں اکتفاء تھی، جب نفوس طاہرہ کا وجود نادر ہوا تو لوگ جسمانی طب کی طرف مائل ہونے لگے اور روحانی طب میں بیماری کا علاج نہ پایا کیونکہ انہیں وہ برکات میسر نہ ہوئیں جو مقدس نفوس کی زبانوں پر جاری تھیں۔"[۱]

آٹھویں حدیث:

عن جابر رضي الله عنه، قال: كان لي خال يرقي من العقرب، فنهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الرقى، قال: فأتاه، فقال: يا رسول الله إنك نهيت عن الرقى، وأنا أرقي من العقرب، فقال: من استطاع منكم أن ينفع أخاه فليفعل[۲]

حضرت جابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے دم پھونک سے منع فرمایا تو عمرو ابن حزم کے گھر والے آئے بولے یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہمارے پاس دم ہے جسے ہم بچھو کے کاٹے پر دم کرتے ہیں اور آپ

۱۔ تفہیم البخاری شرح صحیح البخاری، شرح حدیث ۶۲۶۹، ج۸، ص ۸۰۶۔

۲۔ صحیح مسلم، کتاب الآداب، باب استجاب الرقیۃ من العین۔۔۔ الخ، رقم الحدیث ۵۷۳۱، ج۵، ص ۳۵۷

ﷺ نے جھاڑ پھونک سے منع فرمایا، چنانچہ انہوں نے وہ حضور اکرم ﷺ پر پیش کیا تو فرمایا کہ: "اس میں کوئی حرج نہیں ہم نہیں دیکھتے تم میں سے جو اپنے بھائی کو نفع پہنچا سکے وہ نفع پہنچائے"۔

نویں حدیث:

حدثني أبي بن كعب رضي الله عنه، قال: كنت عند النبي ﷺ فجاء أعرابي فقال: يا نبي الله، إن لي أخا وبه وجع قال: وما وجعه؟ قال به لمم، قال: فأتني به فوضعه بين يديه فعوذه النبي ﷺ بفاتحة الكتاب، وأربع آيات من أول سورة البقرة، وهاتين الآيتين: ﴿وَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ﴾ وآية الكرسي، وثلاث آيات من آخر سورة البقرة، وآية من آل عمران ﴿شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ﴾، وآية من الأعراف ﴿إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ﴾، وآخر سورة المؤمنين ﴿فَتَعَالَى اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ﴾، وآية من سورة الجن ﴿وَأَنَّهُ تَعَالَىٰ جَدُّ رَبِّنَا﴾، وعشر آيات من أول الصافات، وثلاث آيات من آخر سورة الحشر، و ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ والمعوذتين. فقام الرجل كأنه لم يشتك قط [1]

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ "میں نبی کریم ﷺ کی خدمت با برکت میں حاضر تھا کہ ایک اعرابی آیا اور اس نے عرض کیا: یا نبی اللہ ﷺ! میرے بھائی کو ایک بیماری ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: "اسے کیا بیماری ہے؟" اس نے عرض کی: اسے جنون یا آسیب ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

۱۔ مسند احمد بن حنبل، باب حدیث عبد الرحمن بن ابی لیلی عن ابی بن کعب، رقم الحدیث: ۲۱۱۷۴، ص ۱۵۱۴

"اسے ہمارے پاس لاؤ" (وہ اسے لایا) پھر آپ ﷺ کے سامنے ڈال دیا، حضور نبی کریم ﷺ نے اسے سورۂ فاتحہ، سورۂ بقرہ کی ابتدائی چار آیات، دو آیتیں: سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۱۶۳ اور آیۃ الکرسی اور سورۂ بقرہ کی آخری تین آیات، سورۂ آل عمران کی آیت: ۱۸، سورۂ اعراف کی آیت: ۵۴، سورۂ المومنون کی آخری تین آیات، سورۂ جن کی آیت: ۳، سورۂ الصٰفّٰت کی ابتدائی ۱۰ آیات، سورۂ حشر کی آخری تین آیات، سورۂ الاخلاص، سورۂ فلق اور سورۂ ناس سے دم فرمایا تو وہ مریض کھڑا ہو گیا، گو یا اسے کبھی شکایت ہوئی ہی نہ تھی۔

دسویں حدیث:

عن عبد الرحمن بن الأسود، عن أبيه، قال: سألت عائشة رضي الله عنها عن الرقية؟ فقالت: رخص رسول الله ﷺ لأهل بيت من الأنصار في الرقية من كل ذي حمة[1]

حضرت عبد الرحمن بن اسود رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے روایت کی، انہوں نے کہا: میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دم کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا رسول اللہ ﷺ نے انصار کے ایک گھر کے لوگوں کو ہر زہریلے جانور کے ڈنک سے (شفاء کے لیے) دم کرنے کی اجازت عطا فرمائی تھی۔

گیارہویں حدیث:

۱۔ صحیح مسلم، کتاب السلام، باب استحباب الرقیۃ من العین... الخ، رقم الحدیث: ۵۷۱۷، ج۵، ص ۳۵۵

عن عائشة رضي الله عنها، قالت: رخص رسول الله ﷺ في الرقية من الحية، والعقرب[۳]

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سانپ اور بچھو کے کاٹنے پر دم کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔

بارہویں حدیث:

عن أبي هريرة رضی اللہ عنہ، قال: جاء النبي ﷺ يعودني، فقال لي ألا أرقيك برقية جاءني بها جبرائيل؟ قلت: بأبي، وأمي بلى يا رسول الله قال: بسم الله أرقيك، والله يشفيك، من كل داء فيك، من شر النفاثات في العقد، ومن شر حاسد إذا حسد ثلاث مرات[۱]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے اور مجھ سے فرمایا کہ "میں تجھ پر وہ دعا پڑھ کر نہ جھاڑوں جو مجھے جبرئیل علیہ السلام نے سکھائی"۔ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ یہ کلمات ارشاد فرمائے:

دم کے کلمات یہ تھے:

بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيكَ، وَاللّٰهُ يَشْفِيكَ، مِنْ كُلِّ دَاءٍ فِيكَ، مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ، وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ

ترجمہ: اللہ کے نام سے میں تمہیں دم کرتا ہوں اللہ تمہیں ہر اس بیماری سے شفاء دے جو تمہارے اندر ہے، گرہوں میں پھونک مارنے والیوں کے شر

۳۔ سنن ابن ماجہ، کتاب الطب، باب رقیۃ الحیۃ والعقرب، رقم الحدیث ۳۵۰۹، ج ۲، ص ۳۶۰

۱۔ سنن ابن ماجہ، کتاب الطب، باب ماعوذ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وماعوذ بہ، رقم الحدیث ۳۵۲۴، ج ۲، ص ۳۶۲

سے اور ہر حسد کرنے والے کے حسد سے جب وہ حسد کرے۔

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو دم فرمایا اور دم کے کلمات سیکھائے۔

تیرہویں حدیث:

عن ابن شهاب الزهري قال: لدغ بعض أصحاب رسول الله ﷺ حيةٌ فقال النبي ﷺ: هل من راق؟ فقالوا: يا رسول الله! إن آل حزم كانوا يرقون رقية الحية، فلما نهيت عن الرقى تركوها فقال: ادعوا عمارة بن حزم، فدعوه فعرض عليه رقاه فقال: لا بأس بها فأذن له فيها فرقاه[1]

ابن شہاب زہری بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی شخص کو سانپ نے ڈس لیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ھل من راق یعنی کوئی دم کرنے والا ہے؟ لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آل حزم سانپ کا دم کیا کرتے تھے، جب سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے انہوں نے دم کرنا ترک کر دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "عمارہ بن حزم کو بلاؤ" وہ آئے اور انہوں نے دم کے الفاظ معلم کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو سنائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ان میں کوئی حرج نہیں"۔ انہیں اجازت عطا فرمائی اور انہوں نے دم کیا۔

اس حدیث شریف سے پتا چلا کہ دم کے الفاظ کسی زبان کے بھی ہوں اگر ان میں شرکیہ الفاظ نہیں ہیں تو وہ جائز ہیں۔

۱۔ زاد المعاد، فصل فی ھدیہ فی رقیۃ الحیۃ، ج۳، ص ۸۸

چودھویں حدیث:

وعن جابر رضی اللہ عنہ كان بالمدينة رجل يكنى أبا مذكر يرقي من العقرب ينفع الله بها فقال رسول الله ﷺ يا أبا مذكر ما رقيتك هذه اعرضها علي فقال ابو مذكر "شَجَّةٌ قَرَنِيَّةٌ مِلْحَةٌ بَحْرٌ قَفْطِي" فقال ﷺ لا بأس بها إنما هي مواثيق أخذها سليمان بن داؤد علیہ السلام على الهوام وهذه لغة حمير[۲]

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں ابو مذکر نامی ایک شخص تھا جو بچھو کے کاٹے ہوئے شخص پر دم کرتا تو فائدہ پہنچتا تھا، تاجدار مدینہ ﷺ نے اس سے فرمایا: "اے ابو مذکر! تم کن الفاظ میں دم کرتے ہو ہمارے سامنے پیش کرو"، انہوں نے یہ کلمات سنائے "شَجَّةٌ قَرَنِيَّةٌ مِلْحَةٌ بَحْرٌ قَفْطِي" آپ ﷺ نے فرمایا: "ان الفاظ میں کوئی حرج نہیں ہے، تم دم کیا کرو یہ مواثیق سلیمان علیہ السلام ہیں"۔ یہ لغت حمیر کے الفاظ ہیں۔

پندرہویں حدیث:

أن أسماء بنت عميس رضى الله عنها قالت: يا رسول الله، إن ولد جعفر تسرع إليهم العين أفأسترقي لهم؟ فقال ﷺ: نعم، فإنه لو كان شيءٌ سابق القدر لسبقته العين[۲]

۲۔ نوادر الاصول، الأصل الثاني والثمانون، فی اصل الادویۃ وسر الحکمۃ فی التداوی، ج۱، ص ۴۰۶

۲۔ سنن ترمذی، کتاب الطب، باب ماجاء فی رقیۃ من العین، رقم الحدیث ۲۰۵۶، ج۱، ص ۹۳۱۔ سنن ابن ماجہ، کتاب الطب، باب من استرقیٰ من العین، رقم الحدیث ۱۳۰۲، ص ۳۵۹۔ مسند حمیدی (مترجم)، باب اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا، رقم الحدیث ۳۳۲، ص ۱۶۳۔ مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الطب، باب من رخص فی

ترجمہ: حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے رضاعی بھائی (حضرت جعفر رضی اللہ عنہ) کی اولاد کو نظر بہت لگتی ہے کیا میں ان پر دم کروں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہاں اگر کوئی چیز تقدیر پر سبقت کر سکتی تو نظر بد کرتی"

سولہویں حدیث:

عن أبي سعيد ﷺ قال: كان رسول الله ﷺ يتعوذ من الجان وعين الإنسان حتى نزلت المعوذتان فلما نزلتا أخذ بهما وترك ما سواهما(۱)

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنات اور انسانوں کی نظر سے پناہ مانگا کرتے تھے حتی کہ سورۂ فلق اور سورۂ ناس نازل ہوئیں پھر آپ نے ان کو اختیار فرمالیا اور ان کے ماسوا کو چھوڑ دیا۔

اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ جن اور انسانوں کی نظر لگتی ہے اور یہ نظر بد نقصان پہنچاتی ہے اور اس نظر بد کو دور کرنے کے لیے سورۂ الفلق والناس اکسیر ہے۔

سترہویں حدیث:

كان النبي ﷺ يعوذ الحسن والحسين، ويقول: "إن أبا كما كان يعوذ بها إسماعيل وإسحاق: أعوذ بكلمات الله التامة، من كل شيطان وهامة، ومن كل عين لامة(۲)

الرقیۃ من العین، رقم الحدیث ۲۴۰۵۷، ج ۷، ص ۶۵۔

۱۔ سنن ترمذی، کتاب الطب، باب ماجاء فی الرقیۃ بالمعوذتین، رقم الحدیث ۲۱۳۲، ج ۱، ص ۹۳۰۔

۲۔ صحیح البخاری، کتاب احادیث الانبیاء علیہم السلام، باب حدثنا اسحاق بن ابراھیم بن نصر ۔۔۔۔ الخ، رقم الحدیث

ترجمہ: جانِ کونین ﷺ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما پر " أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ، مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ " یہ دعا پڑھ کر دم فرماتے اور ارشاد فرماتے کہ: تمہارے باپ (ابراہیم علیہ السلام) بھی ان کلمات کے ذریعے اسماعیل اور اسحاق علیہما السلام کے لئے اللہ کی پناہ مانگا کرتے تھے۔

اٹھارہویں حدیث:

عن أنس رضی اللہ عنہ، قال: رخص رسول الله ﷺ في الرقية من العين، والحمة، والنملة (۱)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نظر لگنے، ڈنک لگنے، اور پھوڑے پھنسی کی صورت میں رسول اللہ ﷺ نے دم کرانے کی اجازت دی ہے۔

انیسویں حدیث:

عن أم سلمة رضی اللہ عنہا: أن النبي ﷺ رأى في بيتها جارية في وجهها سفعةٌ، فقال: استرقوا لها، فإن بها النظرة (۲)

ترجمہ: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ بیشک نبی کریم ﷺ نے ان کے گھر میں لڑکی کو دیکھا جس کے چہرے پر کالے دھبے پڑ گئے تھے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس لڑکی کو دم کرو اس کو نظر بد ہے۔

۳۳۷۱، ص ۱۱۷۔ سنن ابی داود، کتاب السنۃ، باب فی القرآن، رقم الحدیث ۴۷۳۷، ص ۵۹۵۔ سنن ابن ماجہ، کتاب الطب، باب ماعوذ بہ النبی ﷺ ... الخ، رقم الحدیث ۱۳۱۷، ج ۲، ص ۳۶۲۔

۱۔ صحیح مسلم، کتاب السلام، باب استحباب الرقیۃ من العین والنملۃ والحمۃ، رقم الحدیث ۵۷۲۴

۲۔ صحیح البخاری، کتاب الطب، باب رقیۃ العین حدیث ۵۷۳۹، ص ۱۲۴۴، صحیح مسلم، کتاب سلام، باب استحباب الرقیۃ من العین والنملۃ والحمۃ، ۵۷۲۵۔

بیسویں حدیث:

عن أبي سعيد رضي الله عنه ، أن جبريل عليه السلام ، أتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال: يا محمد اشتكيت؟ فقال: نعم ، قال: باسم الله أرقيك ، من كل شيء يؤذيك ، من شر كل نفس أو عين حاسد ، الله يشفيك باسم الله أرقيك (1)

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ کو بخار ہے، ارشاد فرمایا: جی ہاں، تو حضرت جبریل علیہ السلام نے ان الفاظ میں دم کیا:

"بِاسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيكَ ، مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ ، مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ ، اللّٰهُ يَشْفِيكَ بِاسْمِ اللّٰهِ أُرْقِيكَ"

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے نام سے آپ پر دم کرتا ہوں ہر اس شے سے جو آپ کو ایذاء دیتی ہے، اور ہر شر کرنے والے سے اور حسد کرنے والے کی نظر سے، اللہ تعالیٰ آپ کو شفاء عطا فرمائے، میں آپ پر اللہ تعالی کے نام سے دم کرتا ہوں۔

اکیسویں حدیث:

كان إذا اشتكى رسول الله صلى الله عليه وسلم رقاه جبريل عليه السلام قال: باسم الله يبريك ، ومن كل داء يشفيك ، ومن شر حاسد إذا حسد ، وشر كل ذي عين (2)

۱۔ صحیح مسلم، کتاب السلام، باب الطب والمرض والرقی، رقم الحدیث: ۵۷۰۰، ج۵، ص۳۵۰

۲۔ صحیح مسلم، کتاب السلام، باب الطب والمرض والرقی، رقم الحدیث: ۵۶۹۹، ج۵، ص۳۵۰

ترجمہ: جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہوتے جبرئیل علیہ السلام ان کو یوں دم کرتے:

"بِاسْمِ اللّٰهِ يُبْرِيكَ، وَمِنْ كُلِّ دَاءٍ يَشْفِيكَ، وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ، وَشَرِّ كُلِّ ذِي عَيْنٍ"

ترجمہ: اللہ کے نام سے جو آپ سے بیماری کو دور فرمائے آپ کو ہر بیماری سے شفا عطا فرمائے اور حاسد کے حسد سے محفوظ فرمائے اور ہر آنکھ والے کی نظر بد سے بچائے۔

بائیسویں حدیث:

عن جابر رضي الله عنه، قال: كان لي خالٌ يرقي من العقرب، فنهى رسول الله ﷺ عن الرقى، قال: فأتاه، فقال: يا رسول الله إنك نهيت عن الرقى، وأنا أرقي من العقرب، فقال: من استطاع منكم أن ينفع أخاه فليفعل[1]

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے ایک ماموں بچھو سے دم کیا کرتے تھے، رسول اللہ ﷺ نے دم سے منع فرمایا، تو وہ حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ آپ نے دم سے منع فرمادیا اور میں بچھو سے دم کرتا ہوں، فرمایا: تم میں سے جو اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرنے کی طاقت رکھتا ہو تو اسے چاہیے کہ اسکی مدد کرے۔

تئیسویں حدیث:

قال أبو الزبير: وسمعت جابر بن عبد الله رضي الله عنه يقول: لدغت رجلا

۱۔ صحیح مسلم، کتاب السلام، باب استحباب الرقیۃ من العین۔۔۔ الخ، رقم الحدیث: ۵۷۲۹، ج۵، ص۳۵۷

منا عقربٌ، ونحن جلوسٌ مع رسول الله ﷺ، فقال رجلٌ: يا رسول الله أرقي؟ قال: من استطاع منكم أن ينفع أخاه فليفعل (١)

ترجمہ: ابوزبیر نے کہا کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے سنا وہ کہتے تھے کہ ہم میں سے ایک آدمی کو بچھو نے ڈس لیا اور ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے، ایک آدمی نے عرض کیا، یارسول اللہ ﷺ میں دم کروں؟ فرمایا: تم میں سے جو اپنے مسلمان بھائی کو فائدہ پہنچا سکتا ہے تو پہنچائے۔

چوبیسویں حدیث:

أبو الزبير، أنه سمع جابر بن عبد الله رضي الله عنه، يقول: أرخص النبي ﷺ في رقية الحية لبني عمرو (٢)

ترجمہ: ابوالزبیر نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے بنی عمرو کو سانپ کا دم کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔

پچیسویں حدیث:

عن عوف بن مالك الأشجعي، قال: كنا نرقي في الجاهلية فقلنا يا رسول الله كيف ترى في ذلك فقال: اعرضوا علي رقاكم، لا بأس بالرقى مالم يكن فيه شرك (٣)

ترجمہ: حضرت عوف بن مالک الاشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ہم دور جاہلیت میں دم کرتے تھے تو ہم نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ اس

١۔ صحیح مسلم، کتاب السلام، باب استحباب الرقیۃ من العین۔۔ الخ، رقم الحدیث: ٥٧٢٧، ج٥، ص٣٥٧

٢۔ صحیح مسلم، کتاب السلام، باب استحباب الرقیۃ من العین۔۔ الخ، رقم الحدیث: ٥٧٢٧، ج٥، ص٣٥٧

٣۔ صحیح مسلم، کتاب السلام، باب استحباب الرقیۃ من العین۔۔ الخ، رقم الحدیث: ٥٧٣٢، ج٥، ص٣٥٨

بارے میں آپ کی کیا رائے عالی ہے تو فرمایا اپنے دم کے کلمات میرے سامنے پیش کرو، دم میں کوئی حرج نہیں جب تک کہ اس میں شرک نہ ہو۔

اس حدیث شریف سے پتا چلا کہ اگر دم کے کلمات میں شرکیہ الفاظ نہ ہوں تو ان الفاظ کو پڑھ کر دم کرنا جائز ہے۔

چھبیسویں حدیث:

عن أنس رضی اللہ عنہ ، قال: قال رسول الله ﷺ: لا رقية إلا من عين، أو حمة، أو دم يرقأ[1]

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دم کرنا نظر بد، ڈنک اور (نکسیر کے) خون ہی سے دم کرنا ہے۔

نوٹ: نظر بد وغیرہ میں دم کا حصر کرنا اولویت کے اعتبار سے ہے یعنی ان چیزوں میں دم کرنا اولی واحق ہے کیونکہ ان کا ضرر زیادہ ہے۔

علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

أما قوله في الحديث الآخر لا رقية إلا من عين أو حمة فقال العلماء لم يرد به حصر الرقية الجائزة فيهما ومنعها فيما عداهما وانما المراد لا رقية أحق و أولى من رقية العين والحمة لشدة الضرر فيهما[2]

ترجمہ: یہ جو حدیث میں فرمایا کہ دم نظر بد اور ڈنک سے ہے۔ اس بارے میں علماء فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ نہیں کہ دم صرف انہیں میں جائز ہے باقی میں

۱۔ سنن ابی داؤد، باب ماجاء في الرقی، رقم الحدیث: ۳۸۸۹، ج ۴، ص ۳۶

۲۔ شرح صحیح مسلم، باب الطب والمرض والرقی، ج ۶، ص ۵۵۳

جائز نہیں بلکہ (یہ حصر اولویت کے اعتبار سے ہے یعنی) نظر بد اور بخار کے دم سے اولی اور احق کوئی دم نہیں ہے کیونکہ نظر اور بخار کا ضرر زیادہ ہوتا ہے۔

ستائیسویں حدیث:

عن علي رضي الله عنه، قال: بينا رسول الله ﷺ ذات ليلة يصلي فوضع يده على الأرض فلدغته عقربٌ فتناولها رسول الله ﷺ بنعله فقتلها، فلما انصرف قال: لعن الله العقرب ما تدع مصليا، ولا غيره أو نبيا أو غيره، ثم دعا بملح وماء فجعله في إناء ثم جعل يصبه على إصبعه حيث لدغته ويمسحها، ويعوذها بالمعوذتين [1]

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ایک رات دوران نماز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ زمین پر رکھا تو بچھو نے آپ کو ڈس لیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنی نعل مبارک سے قتل کر دیا، جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: اللہ تعالیٰ بچھو پر لعنت کرے جو نمازی اور غیر نمازی کو نہیں چھوڑتا یا فرمایا جو نبی اور غیر نبی کو نہیں چھوڑتا، پھر آپ نے پانی اور نمک منگوایا اور انہیں ایک برتن میں ڈالا پھر اسے اپنی انگلی پر جہاں بچھو نے ڈسا تھا ڈال کر ملا اور معوذتین (سورہ فلق اور ناس) سے دم کیا۔

اٹھائیسویں حدیث:

عن عائشة رضی الله عنها أن النبي ﷺ كان إذا أوى إلى فراشه كل

۱۔ شعب الایمان للبیھقي، باب تخصیص معوذتین بالذکر، فصل فی الاستشفاء بالقرآن، رقم الحدیث: ۲۳۴۰
ج ۴، ص ۱۶۹

ليلة جمع كفيه، ثم نفث فيهما فقرأ فيهما: ﴿قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾، ثم يمسح بهما ما استطاع من جسده، يبدأ بهما على رأسه ووجهه وما أقبل من جسده يفعل ذلك ثلاث مرات[1]

ترجمہ: ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں کہ ہر رات جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بستر پر تشریف لاتے تو دونوں ہاتھوں کو جوڑتے پھر دونوں ہاتھوں پر دم کرتے اور سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھتے پھر جسم اطہر پر جہاں تک ہاتھ پہنچتے دونوں ہاتھوں سے ملتے، ہاتھ پھیرنے کی ابتداء سر، چہرے اور جسم کے اگلے سے فرماتے، اس طرح تین مرتبہ فرماتے۔

انتیسویں حدیث:

داود بن قيس المدني قال: سمعت السائب بن يزيد رضي الله عنه، يقول: عوذني رسول الله صلى الله عليه وسلم بفاتحة الكتاب تفلا[2]

ترجمہ: داؤد بن قیس مدنی نے کہا کہ میں نے حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاتحہ پڑھ کر کچھ لعاب کی آمیزش سے مجھے دم فرمایا۔

تیسویں حدیث:

عن عثمان بن أبي العاص الثقفي رضي الله عنه، أنه شكا إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم

۱۔ صحیح البخاری، کتاب الطب، باب فضل المعوذات، رقم الحدیث: ۵۰۱۷، ص ۱۱۰۶

۲۔ المعجم الاوسط، باب من اسمه محمد، ج ۷، ص ۳۱

وجعا يجده في جسده منذ أسلم فقال له رسول الله ﷺ: ضع يدك على الذي تألم من جسدك، وقل باسم الله ثلاثا، وقل سبع مرات "أَعُوذُ بِاللهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ"(۱)

حضرت عثمان بن ابی العاص الثقفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں جسمانی درد کے بارے میں عرض کی جو کہ اسلام لانے کے وقت سے ہو رہا تھا، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنا ہاتھ اپنے جسم میں اس جگہ پر رکھو جہاں درد ہو رہا ہے، اور تین مرتبہ بسم اللہ کہو:۔ سات مرتبہ یہ پڑھو:

أَعُوذُ بِاللهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ

ترجمہ: میں اس چیز کے شر سے جو میں (اپنے جسم میں) پاتا ہوں اور جس کا مجھے ڈر ہے اللہ تعالیٰ اور اسکی قدرت کی پناہ میں آتا ہوں۔

اکتیسویں حدیث:

عن عبد العزيز، قال: دخلت أنا وثابتٌ على أنس بن مالك رضي الله عنه، فقال ثابتٌ: يا أبا حمزة، اشتكيت، فقال أنسٌ رضي الله عنه: ألا أرقيك برقية رسول الله ﷺ؟ قال: بلى، قال: "اللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ، مُذْهِبَ البَاسِ، اشْفِ أَنْتَ الشَّافِي، لَا شَافِيَ إِلَّا أَنْتَ، شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا"(۲)

ترجمہ: حضرت عبد العزیز رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور ثابت حضرت انس

۱۔ صحیح مسلم، کتاب السلام، باب استحباب وضع یدہ علی موضع الالم مع الدعاء، رقم الحدیث: ۵۷۳۷، ج۵، ص ۳۵۹

۲۔ صحیح البخاری، کتاب الطب، باب رقیۃ النبی ﷺ، رقم الحدیث: ۵۷۴۲، ص ۱۲۴۵

بن مالک رضی اللہ عنہما کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: اے ابو حمزہ! مجھے بیماری کی شکایت ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں آپ کو وہ دم نہ کروں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے۔ انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ان کلمات سے دم کیا:

"اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ، مُذْهِبَ البَاسِ، اشْفِ أَنْتَ الشَّافِي، لَا شَافِيَ إِلَّا أَنْتَ، شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا"

ترجمہ: اے اللہ! لوگوں کے رب! تکلیف کو دور کر دینے والے! شفاء عطا فرما، تو ہی شفاء دینے والا ہے تیرے سوا کوئی شفاء دینے والا نہیں، ایسی شفاء عطا فرما کہ بیماری بالکل باقی نہ رہے۔

بتیسویں حدیث:

وأخرج ابن السني عن فاطمة أن رسول الله ﷺ لما دنا ولادها أمر أم سلمة وزينب بنت جحش أن يأتيا فيقرأ عندها آية الكرسي و ﴿إِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ﴾ الآية ويعوذاها بالمعوذتين[1]

علامہ جلال الدین سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابن السنی نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ جب ان کے وضع حمل کا وقت قریب آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام سلمہ اور زینب بنت جحش رضی اللہ عنہما کو حکم فرمایا کہ وہ دونوں آکر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے قریب آیۃ الکرسی (إِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ) پوری پوری آیت اور معوذتین (سورہ فلق اور ناس) پڑھیں۔

۱۔ الاتقان في علوم القرآن، النوع الخامس والسبعون، ج ۲، ص ۳۲۴

ہم نے دم کے سلسلے میں ۳۲/ احادیث پیش کیں جن سے مندرجہ ذیل امور ثابت ہوتے ہیں:

مذکوہ احادیث سے ثابت شدہ امور:

- دم کرنا اور کروانا دونوں جائز ہیں اور حضور شفیع المذنبین ﷺ سے ثابت ہیں۔
- دم کرنا حضور سید عالم ﷺ امہات المومنین اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سنت ہے۔
- حضور ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم اور امہات المؤمنین رضی اللہ عنھن کو دم کرنے کا حکم دیا۔
- دم نظر بد، سانپ اور بچھو کے کاٹے اور ہر قسم کی بیماری کے لیے مفید ہے۔
- دم کے لیے سورۂ فلق و سورۂ ناس پڑھنا سنت ہے اس کے علاوہ قرآن کریم کی کوئی بھی آیت یا سورۃ پڑھی جاسکتی ہے۔
- مسنون دعائیں پڑھ کر بھی دم کیا جاسکتا ہے۔
- قرآن کریم اور مسنون دعاؤں کے علاوہ ایسے کلمات جن میں شرکیہ الفاظ نہ ہوں ان کو پڑھ کر بھی دم کیا جاسکتا ہے۔
- انبیاء علیہم السلام اور اولیاء رحمۃ اللہ علیہم کے اسمائے مبارک پڑھ کر دم کیا جاسکتا ہے۔
- جن احادیث میں دم کی ممانعت آئی ہے ان سے مراد وہ الفاظ ہیں جن میں شرکیہ الفاظ ہوں۔
- دم کے کلمات کسی بھی زبان کے ہوں ان سے دم کیا جاسکتا ہے بشرطیکہ ان

میں شرکیہ کلمات نا ہوں۔

احادیث میں دم کروانے کی ممانعت اور اس کی وجہ:

اب رہا یہ سوال کہ جن احادیث میں دم کروانے کی ممانعت آئی ہے اس سے کیا مراد ہے؟ تو شارح مسلم علامہ یحییٰ بن شرف نووی رحمۃ اللہ علیہ ان احادیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

"بعض احادیث میں ہے جو لوگ جنت میں بغیر حساب کے داخل ہوں گے یہ وہ لوگ ہوں گے جو نہ جھاڑ پھونک کریں گے اور نہ جھاڑ پھونک کرائیں گے وہ صرف اپنے رب پر توکل کرنے والے ہوں گے۔[1] اس حدیث میں جھاڑ پھونک نہ کرانے کی مدح کی ہے اور اس باب کی احادیث میں یہ ذکر ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو حضرت جبریل علیہ السلام نے آپ کو دم کیا سو اول حدیث صحیحین کی حدیث اور اس باب کی احادیث میں کھلا ہوا تعارض ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ جن احادیث میں جھاڑ پھونک کی نفی ہے ان احادیث میں ان کلمات سے جھاڑ پھونک اور دم کرنا مراد ہے جو کفار کے کلمات ہوں یا وہ عجمی کلمات ہوں جن کا معنی مجہول ہو کیونکہ ہو سکتا ہے کہ ان کا معنی کفریہ ہو یا کفر کے قریب ہو یا وہ کلمات مکروہ ہوں اور اگر قرآن مجید کی آیات پڑھ کر دم کیا جائے یا اذکار ماثورہ یا معروفہ پڑھ کر دم کیا جائے تو ان کی ممانعت نہیں ہے بلکہ ان کلمات کو پڑھ کر دم کرنا سنت ہے۔ بعض روایات میں ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے دم کرنے سے منع فرمایا ہے علماء نے اس

ا۔ صحیح البخاری، کتاب الطب، باب من اکتوی أو کوی۔۔۔الخ، رقم الحدیث ۵۷۰۵، ص ۱۲۳۸

حدیث کے متعدد جوابات دیئے ہیں:

ا۔ شافع محشر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ابتدا میں دم کرنے سے منع فرمایا تھا، بعد میں اس کی اجازت دے دی۔

۲۔ یہ ممانعت مجہول کلمات کے ساتھ دم کرنے پر محمول ہے جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے۔

۳۔ یہ ممانعت ان لوگوں سے متعلق ہے جن کا اعتقاد یہ ہوتا ہے کہ اشیاء میں تاثیر اور منفعت ان اشیاء کی نسبت اور ماہیت کی وجہ سے ہوتی ہے جیسا کہ زمانۂ جاہلیت میں لوگوں کا اکثر اشیاء کے متعلق یہی عقیدہ تھا۔"(۱)

دم (رُقیہ) کے بارے میں سلف صالحین کی رائے

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے "الاتقان میں دم (رُقیہ) کے بارے میں مختلف ائمہ و علماء کے اقوال بیان فرمائے ہیں:

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے:

علامہ ربیع فرماتے ہیں:

سألت الشافعي عن الرقية فقال: لا بأس أن يرقي بكتاب الله وما يعرف من ذكر الله۔

ترجمہ: میں نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے دم کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا:

ا۔ شرح صحیح مسلم، کتاب السلام، باب الطب والمرض والرقی، ج۶، ص ۵۵۳

کتاب اللہ اور معروف ذکر اللہ سے دم کرنے میں حرج نہیں۔

علامہ ابن تین رحمۃ اللہ علیہ کی رائے:

علامہ ابن تین فرماتے ہیں:

الرقی بالمعوذات وغیرها من أسماء الله تعالى هو الطب الروحاني إذا كان على لسان الأبرار من الخلق حصل الشفاء بإذن الله قلت: ويشير إلى هذا قوله صلى الله عليه وسلم: لو أن رجلا موقنا قرأ بها على جبل لزال۔

ترجمہ: اسماء الٰہی میں سے معوذات وغیرہا سے دم کرنا طب روحانی ہے، جب ابرار کی زبان سے ان کو پڑھ کر دم کیا جاتا ہے تو باذن اللہ شفاء حاصل ہو جاتی ہے۔ میں یہ کہتا ہوں (علامہ سیوطی فرماتے ہیں): اس طرف حضور ﷺ کا قول (اگر کوئی یقین والا آدمی ان آیات کو پہاڑ پر پڑھے تو وہ اپنی جگہ سے ہٹ جائے) اشارہ کرتا ہے۔

علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے:

علامہ قرطبی فرماتے ہیں:

تجوز الرقية بكلام الله وأسمائه فإن كان مأثورا استحب۔

ترجمہ: جھاڑ پھونک (دم) کلام اللہ اور اسماء اللہ سے جائز ہے، اور جو دم کر رہا ہے اگر وہ احادیث میں وارد ہے تو مستحب ہے۔

علامہ ابن بطال رحمۃ اللہ علیہ کی رائے:

علامہ ابن بطال فرماتے ہیں:

في المعوذات سر ليس في غيرها من القرآن لما اشتملت عليه من جوامع الدعاء التي تعم أكثر المكروهات؛ من السحر والحسد وشر الشيطان ووسوته وغير ذلك فلهذا كان صلى الله عليه وسلم يكتفي بها۔

ترجمہ: معوذات (سورہ فلق وناس) میں جو راز ہیں وہ قرآن کی دیگر سورتوں میں نہیں ہیں کیونکہ یہ جامع دعاؤں پر مشتمل ہے جن دعاؤں میں اکثر مکروہات سے پناہ مانگی گئی ہے مثلاً جادو، حسد، شیطان کے شر اور وسوسے وغیرہ سے پناہ مانگی گئی ہے، اسی وجہ سے نبی پاک ﷺ نے انہی پر اکتفا فرمایا۔

ابن قیم جوزی کی رائے:

سورۂ فاتحہ سے دم کرنے والی حدیث کے تحت ابن قیم جوزی نے لکھا:

إذا ثبت أن لبعض الكلام خواص ومنافع، فما الظن بكلام رب العالمين، ثم بالفاتحة التي لم ينزل في القرآن ولا غيره من الكتب مثلها لتضنها جميع ما في الكتاب أن يستشفى بها من كل داء۔

ترجمہ: جب یہ بات ثابت ہے کہ بعض کلاموں میں خواص اور منافع ہیں تو رب العلمین کے کلام کے بارے میں تیرا کیا خیال ہے، پھر فاتحہ کہ جس کی مثل کوئی سورت خود قرآن اور دیگر کتب سماویہ میں نازل نہ ہوئی، کیونکہ یہ تمام قرآن کے مضامین کو متضمن ہے، (یہ اس بات کے لائق ہے کہ) اس سے ہر بیماری سے شفا طلب کی جائے۔ (۱)

ابن قیم جوزی اپنی دوسری کتاب مدارج السالکین میں لکھتے ہیں:

۱۔ الاتقان فی علوم القرآن، النوع الخامس والسبعون، ج ۲، ص ۳۲۷

"وأما تصمها لشفاء الأبدان فنذكر منه ما جاءت به السنة وما شهدت به قواعد الطب، ودلت عليه التجربة۔"

ترجمہ: قرآن سے شفاء حاصل ہوتی ہے اس بارے میں جو روایات آئی ہیں ہم ان کو ذکر کریں گے اور وہ قواعد طب ذکر کریں گے جو اس کے حق ہونے کی گواہی دیتے ہیں اور اس کی حقانیت پر تجربہ دلالت کرتا ہے۔ (۱)

پھر دلیل کے طور پر صحیح بخاری کی وہ حدیث نقل کی جس میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سانپ کے ڈسے ہوئے کفار کے قبیلہ کے سردار پر سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کیا اور اجرت لی، پھر ابن قیم جوزی لکھتے ہیں:

هذا مع كون المحل غير قابل، إما لكون هؤلاء الحي غير مسلمين، أو أهل بخل ولوم. فكيف إذا كان المحل قابلا۔

ترجمہ: یہ سورہ فاتحہ کی تاثیر وہاں ہوئی جو قبولیت کا محل نہیں تھا کیونکہ اس قبیلہ کے لوگ غیر مسلم بخیل اور کمینے لوگ تھے، پھر وہاں اس کی تاثیر کے کیا کہنے جو قبولیت کا محل ہو۔ (۲)

کامل بنو

صوبہ بہار میں ایک شخص قطب ربانی ابو مخدوم شاہ سید محمد طاہر اشرف الاشرفی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اسے عملیات سیکھنے کا بے حد شوق تھا۔ اس نے آکر آپ سے عرض کی حضور مجھے عامل بننے کا شوق ہے آپ مجھے عملیات سکھا دیجئے۔ حضرت قطب ربانی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ سن کر فرمایا: عامل نہ بنو کامل بنو کیونکہ عامل کا عمل صرف قبر تک رہ جاتا ہے جبکہ کامل مرنے کے بعد بھی فیض پہنچاتا ہے اور اس کی قبر سے فیوض وبرکات کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ پھر فرمایا: طریقت میں جتنے بزرگان دین گزرے ہیں یہ سب کامل تھے انہوں نے روحانیت میں کمال حاصل کیا۔ یہی وجہ ہے کہ آج ان کے مزارات مرجع خلائق ہیں۔ (ملفوظات قطب ربانی قدس سرہ، ۳۰)

۱۔ مدارج السالکین، باب تضمنها لشفاء الابدان، ج ۱، ص ۷۸

۲۔ مدارج السالکین، باب تضمنها لشفاء الأبدان، ج ۱، ص ۷۹

تعویذ کی شرعی حیثیت

تعویذ کا لغوی معنی:

تعویذ "عوذ" سے مشتق ہے جس کا معنی ہے پناہ مانگنا ، حفاظت میں آنا۔ علامہ راغب اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ مفردات میں فرماتے ہیں:

العوذ: الالتجاء الی الغیر و التعلق بہ

یعنی کسی کی پناہ لینا اور اس کے ساتھ چمٹ جانا۔[1]

علامہ ابن منظور رحمۃ اللہ علیہ لسان العرب میں لکھتے ہیں:

(عوذ) عاذ بہ یعوذ عوذا و عیاذا و معاذا لاذ فیہ ولجا الیہ واعتصم

کسی کی پناہ لینا کسی کے دامن کو مضبوطی سے پکڑ لینا۔[2]

اردو لغت کے مطابق تعویذ کا لغوی معنی پناہ دینا، امان، بچاؤ ہے۔

اصطلاحی معنی:

وہ کاغذ یا تختی جس پر اعداد یا اسمائے الٰہی کی خانہ پُری کر کے حصول مراد یا حفاظت کے لیے گلے میں ڈالتے یا بازو پر باندھتے ہیں۔[3]

قرآن مجید فرقان حمید کی آیتوں اور اسمائے مقدسہ کو کسی کاغذ پر لکھ کر کسی مریض کو پلانا، بازو پر باندھنا یا گلے میں لٹکانا شرعاً جائز ہے۔ اس میں کوئی ممانعت

۱۔ المفرادت فی غریب القرآن، کتاب العین، ص ۴۵۷

۲۔ لسان العرب، ج ۳، ص ۴۹۸

۳۔ جامع فیروز اللغات اردو، ص ۳۶۶

نہیں جب کہ عقیدہ یہ ہو کہ شافی الامراض صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ اس کی مرضی کے بغیر شفاء کا تصور ناممکن ہے اور الحمد للہ! ہم اہل سنت و جماعت کا عقیدہ یہی ہے۔ شافی الامراض وہی ہے لیکن یہ دنیا کیونکہ عالم اسباب ہے اور مسبب الاسباب نے ہماری آسانی کے لیے یہ اسباب پیدا فرمائے ہیں تا کہ ہم ان اسباب کو اختیار کر کے اپنی پریشانیوں کو دور کریں اور اپنے امراض کا علاج کریں۔ جس طرح ہم اپنی ظاہری بیماریوں کے لیے ڈاکٹر سے رجوع کرتے ہیں اور اس کی دی ہوئی دوائیں استعمال کرتے ہیں اس وقت بھی ہمارا عقیدہ یہی ہوتا ہے کہ شفاء دینے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے ذریعہ ڈاکٹر اور دوا ہے۔ اسی طرح ہم اپنی جسمانی یا روحانی بیماری کے لیے کسی بزرگ کے پاس جاتے ہیں، وہ ہمیں پینے کے لیے یا بازو پر باندھنے کے لیے یا گلے میں لٹکانے کے لیے تعویذ دیتے ہیں، اس وقت بھی ہمارا عقیدہ یہی ہوتا ہے کہ شفاء دینے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ تعویذ ذریعہ ہے لیکن حیرت کی بات یہ ہے کہ لوگ ڈاکٹروں کے پاس اپنا وقت اور پیسہ خرچ کرتے ہیں کبھی فائدہ ہوتا ہے اور کبھی نہیں ہوتا لیکن کوئی اسے شرک نہیں کہتا اور جب تعویذ کا معاملہ آتا ہے تو اسے شرک، بدعت اور توکل کے خلاف کہا جاتا ہے جو سراسر ناانصافی ہے۔

قرآنی آیات، مسنون دعاؤں اور اسمائے مقدسہ کے ذریعے علاج کرنا درست ہے اور حقیقت یہ ہے کہ کچھ امراض ایسے ہیں جن کا علاج دواؤں سے ممکن نہیں کیونکہ وہ روحانی بیماریاں ہیں ان کا علاج صرف روحانی عملیات و تعویذات سے ہی ہو سکتا ہے مثلاً جنات وغیرہ کے اثرات، نظر بد اور دیگر چیزیں صرف

روحانی علاج سے ہی دور ہو سکتی ہیں۔

ہمارے آقا و مولیٰ حضور پر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے جس طرح جسمانی بیماریوں کے لیے دوائیں بتائیں، علاج تجویز فرمائے اسی طرح روحانی بیماریوں کے لیے بھی علاج تجویز فرمائے۔ صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کو جنات اور شیاطین سے محفوظ رہنے کے لیے کلمات سکھائے اور لکھ کر بھی دیئے، لٹکانے کا حکم بھی تھا۔

سب سے پہلے حضور جان عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے تعویذ لکھوایا:

حضرت امام جلال الدین سیوطی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ "خصائص کبریٰ" میں لکھتے ہیں کہ: حضرت ابو دجانہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے جنات کی شکایت کی (جو انہیں تنگ کرتے تھے) تو سید عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ایک تعویذ لکھوایا اور انہیں دیا۔

حضرت ابو دجانہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

شكوت إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم، فقلت: يا رسول الله بينما أنا مضطجعٌ في فراشي، إذ سمعت في داري صريرا كصرير الرحى، ودويا كدوي النحل، ولمعا كلمع البرق، فرفعت رأسي فزعا مرعوبا، فإذا أنا بظل أسود مولى يعلو، ويطول في صحن داري فأهويت إليه فمسست جلده، فإذا جلده كجلد القنفذ، فرمى في وجهي مثل شرر النار، فظننت أنه قد أحرقني، [وأحرق داري] فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم عامرك عامر سوء يا أبا دجانة ورب الكعبة! ومثلك يؤذى يا أبا دجانة! ثم قال: ائتوني بدواة وقرطاس،

فأتي بهما فناوله علي بن أبي طالب وقال: اكتب يا أبا الحسن. فقال: وما أكتب؟ قال: اكتب:

بسم الله الرحمن الرحيم. هذا كتابٌ من محمد رسول رب العالمين ﷺ، إلى من طرق الدار من العمار، والزوار، والصالحين، إلا طارقا يطرق بخير يا رحمن. أما بعد: فإن لنا، ولكم في الحق سعة، فإن تك عاشقا مولعا، أو فاجرا مقتحما أو راغبا حقا أو مبطلا، هذا كتاب الله تبارك وتعالى ينطق علينا وعليكم بالحق، إنا كنا نستنسخ ما كنتم تعملون، ورسلنا يكتبون ما تمكرون، اتركوا صاحب كتابي هذا، وانطلقوا إلى عبدة الأصنام، وإلى من يزعم أن مع الله إلها آخر. لا إله إلا هو كل شيء هالكٌ إلا وجهه له الحكم وإليه ترجعون. يغلبون «حم» لا ينصرون، حم عسق، لفرق أعداء الله، وبلغت حجة الله، ولا حول ولا قوة إلا بالله فسيكفيكهم الله وهو السميع العليم.

قال أبو دجانة: فأخذت الكتاب فأدرجته وحملته إلى داري، وجعلته تحت رأسي وبت ليلتي فما انتبهت إلا من صراخ صارخ يقول: يا أبا دجانة! أحرقتنا.

واللات والعزى، الكلمات بحق صاحبك لما رفعت عنا هذا الكتاب، فلا عودٌ لنا في دارك، وقال غيره في أذاك، ولا في جوارك، ولا في موضع يكون فيه هذا الكتاب.

قال أبو دجانة فقلت لا، وحق صاحبي رسول الله ﷺ لأرفعنه حتى أستأمر رسول الله ﷺ قال أبو دجانة: فلقد طالت علي ليلتي بما سمعت من أنين الجن وصراخهم وبكائهم، حتى أصبحت فغدوت، فصليت الصبح مع رسول الله ﷺ وأخبرته بما سمعت من الجن ليلتي، وما قلت لهم. فقال لي: يا أبا دجانة ارفع عن القوم، فوالذي بعثني بالحق نبيا إنهم ليجدون ألم العذاب إلى يوم القيامة.

ترجمہ: میں نے حضور ﷺ کی بارگاہ میں (جنات کی) شکایت کرتے ہوئے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ میں بستر پر لیٹا ہوا تھا کہ اچانک میں نے اپنے گھر میں ایک آواز سنی جو کہ چکی چلنے کی طرح تھی، ایک بھنبھناہٹ سنی جو کہ شہد کی مکھیوں کی مثل تھی اور بجلی کی چمک کی مثل چمک دیکھی، میں نے گھبرا کر سر اٹھا کر دیکھا (تو میں نے دیکھا کہ) ایک سیاہ سایہ ہے جو کہ گھر کے صحن میں بلند ہوتا جارہا ہے، میں نے اس کے قریب جا کر اس کی کھال کو چھوا تو اس کی کھال سیہہ کی کھال کی مثل تھی، پھر اس نے میرے چہرے پر آگ کے چنگاروں کی مثل کوئی چیز پھینکی تو مجھے ایسا لگا کہ گویا اس نے مجھے جلا کر رکھ دیا ہے (یا گھر کو جلا دیا ہے)۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابودجانہ! وہ تیرے گھر میں ایک بری چیز رہنے والی ہے، اور رب کعبہ کی قسم اے ابو دجانہ! تیری مثل لوگ تکلیف دیئے جاتے ہیں، پھر فرمایا: تم ایک کاغذ اور دوات لاؤ، میں ان دونوں کو لے کر آیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دے کر فرمایا: اے ابوالحسن لکھو! انہوں نے عرض کیا کہ کیا لکھوں؟ فرمایا یہ لکھو:

تعویذ یہ تھا:

بسم الله الرحمن الرحيم. هذا كتابٌ من محمد رسول رب العالمين ﷺ، إلى من طرق الدار من العمار، والزوار، والصالحين، إلا طارقا يطرق بخير يا رحمن. أما بعد: فإن لنا، ولكم في الحق سعة، فإن تك عاشقا مولعا، أو فاجرا مقتحما أو راغبا حقا أو مبطلا، هذا كتاب الله تبارك وتعالى ينطق علينا وعليكم بالحق، إنا كنا نستنسخ ما كنتم تعملون، ورسلنا يكتبون ما تمكرون، اتركوا صاحب كتابي هذا، وانطلقوا إلى عبدة الأصنام، وإلى من يزعم أن مع الله إلها آخر. لا إله إلا هو كل شيء هالكٌ إلا وجهه له الحكم وإليه ترجعون. يغلبون «حم» لا ينصرون، حم عسق، تفرق أعداء الله، وبلغت حجة الله، ولا حول ولا قوة إلا بالله فسيكفيكهم الله وهو السميع العليم

ترجمہ: ابو دجانہ کہتے ہیں کہ میں نے اس کو لپیٹا اور لے کر گھر آگیا اور اپنے سر کے نیچے رکھا اور رات کو سو گیا پھر میں ایک چلانے والے کی چیخ سے اٹھا، وہ کہہ رہا تھا کہ اے ابو دجانہ! لات و عزیٰ کی قسم ان کلمات نے ہمیں جلا کر رکھ دیا ہے، تیرے صاحب کی قسم جب تو اس تحریر کو ہم سے اٹھالے گا تو ہم نہ تو تیرے گھر لوٹ کر آئیں گے (ایک روایت میں ہے کہ نہ ہم تجھے ایذا دیں گے) اور نہ تیرے پڑوس میں کبھی آئیں گے اور نہ اس جگہ آئیں گے جہاں یہ کتاب (تعویذ) ہوگی۔

ابو دجانہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ان سے کہا کہ میرے صاحب (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کی قسم کہ میں اس کو اس وقت تک نہ اٹھاؤں گا جب تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی اجازت نہ مانگ لوں۔

ابو دجانہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب سے میں نے جنوں کی آہ و بکا سنی تھی میرے لئے رات لمبی ہو گئی (رات گزارنا مشکل ہو گئی) یہاں تک کہ صبح ہوئی تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی اور رات کو جنوں سے ہونے والا مکالمہ ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابو دجانہ رضی اللہ عنہ! اس قوم سے اس تعویذ کو اٹھالو کیونکہ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، وہ قوم قیامت تک عذاب کی تکلیف میں مبتلا رہے گی۔(۱)

یہ تعویذ حضرت ابو دجانہ رضی اللہ عنہ نے اپنے پاس رکھا جس کی برکت سے وہ جنوں کے شر سے محفوظ ہو گئے۔ بزرگان دین نے لکھا ہے کہ یہ تعویذ جنات کے اثرات اور دیگر معاملات میں حفاظت کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

اس حدیث سے ہمیں دو باتیں پتا چلتی ہیں کہ جنات سے حفاظت کے لیے اپنے پاس تعویذ رکھنا نہ صرف جائز بلکہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی سنت ہے۔ اور دوسرا اس روایت سے یہ پتا چلا کہ سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تعویذ لکھوایا اور صحابی رسول حضرت ابو دجانہ رضی اللہ عنہ کو اس سے فائدہ ہوا۔

حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے تعویذ لکھا:

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ عمر

۱۔ خصائص الکبریٰ، باب فیہ ذکر حرز الجن المعروف بحرز ابی دجانۃ، ج ۲، ص ۱۶۷۔۱۶۶

بن شعیب اپنے والد اور اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور معلم کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں چند کلمات سکھائے جن کو ہم خوف اور دہشت کی وجہ سے سوتے وقت پڑھتے تھے، وہ

کلمات یہ تھے:

بِسْمِ اللهِ، أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّة، مِنْ غَضَبِهِ وَ عِقَابِهِ، وَ شَرِّ عِبَادِهِ، وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ، وَأَنْ يَحْضُرُونِ

حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنے بالغ بچوں کو سوتے وقت ان کلمات کے پڑھنے کی تلقین کرتے اور جو کم سن بچے ان کلمات کو یاد نہیں کر سکتے تھے ان کے گلے میں ان کلمات کو لکھ کر ان کا تعویذ بنا کر ڈال دیتے۔[1]

اس سے پتا چلا کہ پاکیزہ کلمات کو لکھ کر تعویذ بنا کر گلے میں ڈالنا جائز ہے۔ اس میں کوئی حرج نہیں جیسا کہ حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے عمل سے ثابت ہے۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے تعویذ لکھا:

حضرت امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ اپنے لڑکے کے لیے تعویذ لکھتے تھے نیز آپ فرماتے ہیں کہ نافع بن یزید نے یحییٰ بن سعید سے دم کرنے اور تعویذ لٹکانے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا:

کان سعید بن المسیب یامر بتعلیق القرآن و قال لا باس به

ا۔ مسند احمد، مسند عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث ۶۶۹۶، ج۳، ص ۵۶۵

ترجمہ: سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ قرآن کریم سے تعویذ لٹکانے کا حکم دیا کرتے تھے اور فرماتے تھے اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ (۱)

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کا نظریہ:

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے چھوٹے تعویذوں کے بارے میں پوچھا گیا جن میں قرآن لکھا جاتا ہے پھر وہ عورتوں اور بچوں کے گلے میں لٹکائے جاتے ہیں تو فرمایا: "**ان میں کوئی حرج نہیں**"۔ (۲)

حضرت محدث ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ کا نظریہ:

محدث ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیف میں یہ عنوان قائم کیا ہے "من رخص فی تعلیق التعاویذ" (تعویذات لٹکانے کی رخصت کا بیان) پھر یہ حدیث نقل کی ہے:

قال رسول الله ﷺ: إذا فزع أحدكم في نومه فليقل: "بسم الله، أعوذ بكلمات الله التّامّات من غضبه وسوء عقابه، ومن شرّ عباده، ومن شرّ الشّياطين وأن يحضرون". فكان عبد الله يعلّمها ولده من أدرك منهم، ومن لم يدرك كتبها وعلّقها عليه (۱)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ تم میں سے کوئی آدمی جب نیند میں ڈرتا ہو تو یہ دعا پڑھے (پڑھ کر سوئے، جیسا کہ حاکم نے المستدرک

۱۔ سنن الکبریٰ للبیہقی، کتاب الضحایا، باب التمائم، رقم الحدیث ۱۹۶۱۲، ج۹، ص ۵۹۰

۲۔ شرح السنہ، کتاب الطب والرقی، باب الرقیہ ومایکرہ منھا وتعلیق التمائم، ج۶، ص ۱۲۹

۱۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم الحدیث ۲۳۹۹۸، ج۸، ص ۳۰

میں اور ابن بطال نے الابانۃ میں یہی نقل کیا ہے) "بِسْمِ اللهِ، أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ، مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ، وَشَرِّ عِبَادِهِ، وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ، وَأَنْ يَحْضُرُونِ"، حضرت عبد اللہ ابن عمرو رضی اللہ عنہ اپنے بالغ لڑکوں کو دعا کے یہ کلمات سکھاتے تھے اور نابالغ بچوں کے گلوں میں لکھ کر لٹکاتے تھے۔

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے تعویذ لکھا:

امام زرکشی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۷۹۴ھ لکھتے ہیں کہ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک شخص نے آشوب چشم کی شکایت کی تو آپ نے اس کی طرف ایک کاغذ پر یہ تعویذ لکھ کر بھیجا:

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم فکشفنا عنك غطاءك فبصرك الیوم حدید للذین امنوا ھدی شفاء۔

اس شخص نے وہ تعویذ پہن لیا تو بیماری سے بری ہو گیا۔[1]

امام شافعی کا مذہب بھی یہی ہے کہ قرآنی کلمات اور ذکر و دعا پر مشتمل تعویذات کو لٹکانا جائز ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "الام" میں ہے:

"سألت الشافعی عن الرقیة فقال لا بأس ان یرقی الرجل بکتاب اللّٰہ وما یعرف من ذکر اللّٰہ۔"[2]

اس سے یہ پتا چلا کہ اگر قرآن کریم کی کوئی آیت لکھ کر کسی مریض کے

۱۔ البرھان فی علوم القرآن، النوع السابع والعشرون، ج ۲، ص ۶۴

۲۔ الام، ج ۷، ص ۲۴۱

گلے میں ڈال دی جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے شفاء عطا فرماتا ہے اور اس طرح گلے میں ڈالنے میں کوئی حرج نہیں۔

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے تعویذ لکھا:

مواہب شریف میں حضرت امام ابو بکر احمد بن علی بن سعید ثقہ حافظ الحدیث سے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ: مجھے بخار آیا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو خبر ہوئی انہوں نے یہ تعویذ لکھ کر مجھے بھیجا:

بسم للّٰہ الرحمن الرحیم بسم اللّٰہ وباللّٰہ و محمد رسول للّٰہ یا نارکونی بردا وسلاما علی ابراھیم۔

ترجمہ: اللہ کے نام سے اور اللہ کی برکت سے آئے آگ ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جا ابراہیم علیہ السلام پر۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے صاحب زادے حضرت عبد اللہ نے یہ فرمایا ہے:

رأیت ابی یکتب التعاویذ للذی یفرع وللحمی لاھلہٖ وقراباتہٖ ویکتب للمرأۃ اذا عسر علیھا الولادۃ فی جام او شیء لطیف۔

ترجمہ: میں نے اپنے والد کو دیکھا ہے کہ گھبراہٹ اور بخار کے علاج کے لیے تعویذات لکھ کے اپنے گھر والوں اور قرابت داروں کو دیتے تھے اور وضع حمل کی آسانی کے لئے کسی پیالے یا ملائم چیز میں تعویذ لکھ کر عورت کو پینے کے لئے دیتے تھے۔ (۱)

۱۔ مسائل الامام احمد، ج ۱، ص ۴۴۷

علامہ مروزی فرماتے ہیں:

بلغ أبا عبد الله أني حمت فكتب لي من الحمى رقعة فيها: بسم الله الرحمن الرحيم، بسم الله وبالله ومحمد رسول الله، يا نار كوني بردا وسلاما على إبراهيم، وأرادوا به كيدا فجعلناهم الأخسرين، اللهم رب جبريل وميكائيل وإسرافيل اشف صاحب هذا الكتاب بحولك وقوتك وجبروتك، إله الحق آمين۔

ترجمہ: ابو عبد اللہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تک یہ بات پہنچی کہ مجھے بخار ہے تو انہوں نے میرے لیے ایک کاغذ پر یہ تعویذ لکھ کر بھیجا:

بسم الله الرحمن الرحيم بسم الله وبالله ومحمد رسول الله يا نار كوني بردا وسلاما على إبراهيم، وأرادوا به كيدا فجعلناهم الأخسرين، اللهم رب جبريل وميكائيل وإسرافيل اشف صاحب هذا الكتاب بحولك وقوتك وجبروتك، إله الحق آمين۔[1]

خلال کہتے ہیں: مجھ سے عبد اللہ بن احمد نے بیان کیا، فرماتے ہیں: میں نے اپنے والد امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ وہ اس عورت کے لیے جسے بچے کی ولادت میں دشواری ہو رہی ہوتی سفید پیالے یا کسی بھی صاف شے میں حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ لکھ کر دیتے، جس کے الفاظ یہ ہیں:

لا إله إلا الله الحليم الكريم، سبحان الله رب العرش العظيم، الحمد لله رب العالمين كأنهم يوم يرون ما يوعدون لم يلبثوا إلا

۱۔ المواہب اللدنیۃ بالمنح المحمدیہ، باب روحانی دواؤں سے علاج، ج ۳، ص ۷٦

ساعة من نهار بلاغ) (كأنهم يوم يرونها لم يلبثوا إلا عشية أو ضحاها)[1]

خلال کہتے ہیں کہ مجھے ابو بکر مروزی نے بتایا:

أن أبا عبد الله جاءه رجل فقال: يا أبا عبد الله! تكتب لامرأة قد عسر عليها ولدها منذ يومين فقال: قل له: يجيء بجام واسع، وزعفران، ورأيته يكتب لغير واحد، ويذكر عن عكرمة، عن ابن عباس قال: (مر عيسى صلى الله على نبينا وعليه وسلم على بقرة قد اعترض ولدها في بطلها، فقالت: يا كلمة الله ادع الله لي أن يخلصني مما أنا فيه، فقال: يا خالق النفس من النفس، ويا مخلص النفس من النفس، ويا مخرج النفس من النفس خلصها قال فرمت بولدها فإذا هي قائمة تشته) قال: فإذا عسر على المرأة ولدها، فاكتبه لها۔

ترجمہ: ابو عبد اللہ امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص نے آکر عرض کی اے ابو عبد اللہ! ایک عورت کے لیے تعویذ لکھ کر دیں جس پر دو دن سے بچے کی ولادت مشکل ہو گئی ہے، (مروزی کہتے ہیں) امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے (مجھ سے) فرمایا: ان سے کہو کہ ایک کھلا پیالہ اور زعفران لے کر آئیں۔ (مروزی کہتے ہیں) میں نے ایک سے زیادہ لوگوں کے لیے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو تعویذ لکھ کر دیتے دیکھا ہے، وہ (امام احمد) عکرمہ سے روایت

۱۔ زاد المعاد لابن قیم، فصل الکاف، ج ۳، ص ۱۶۵

کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا عیسی علیہ السلام کا گذر ایک گائے پر ہوا جس پر بچے کی ولادت مشکل ہو گئی تھی، اس نے عرض کی یا کلمتہ اللہ! میرے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے اس سے تکلیف سے چھٹکارا دے دے جس میں میں مبتلا ہوں تو آپ علیہ السلام نے یہ کلمات کہے اے جان کو جان سے پیدا کرنے والے اور جان کو جان سے خلاصی دینے والے اور جان کو جان سے نکالنے والے! اسے خلاصی عطا فرما۔ فرماتے ہیں: گائے نے اسی وقت بچہ دے دیا اور کھڑی ہو کر اسے سونگھنے لگی۔ امام احمد بن خلیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کسی عورت پر بچے کی ولادت دشوار ہو جائے تو اس کے لیے انہی کلمات سے تعویذ لکھ دو۔[1]

اس روایت کو اور اس کے علاوہ اور بہت ساری روایات کو نقل کرنے کے بعد ابن قیم نے لکھا:

وکل ماتقدم من الرقي، فان کتابته نافعة۔

ترجمہ: جتنے دم مذکور ہوئے ان سب کا تعویذ لکھنا مفید ہے۔[2]

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا نظریہ:

امام قیروانی مالکی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۳۸۷ھ لکھتے ہیں کہ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا بخار والے شخص کے لیے قرآن لکھا جا سکتا ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: "اس میں کوئی حرج نہیں اور پاکیزہ کلام سے دم کرنے اور ایسا تعویذ لٹکانے میں

۱۔ زاد المعاد لابن قیم، حرف الکاف، ج ۳، ص ۱۶۵

۲۔ زاد المعاد لابن قیم، حرف الکاف، ج ۳، ۱۶۵

بھی کوئی مضائقہ نہیں۔ جس میں قرآن اور ذکر الٰہی ہو بشرطیکہ اس پر چمڑا چڑھایا گیا ہو"۔ پھر فرماتے ہیں: "حضرت لیث رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: نفاس والی عورت اور مریض پر اس چیز کے لٹکانے میں کوئی حرج نہیں جس میں قرآن مرقوم ہو جب کہ اس پر چمڑا چڑھایا جائے یا وہ کسی خول دار چیز میں محفوظ ہو اور میں لوہے کے خول کو مکروہ سمجھتا ہوں"۔ (۱)

علامہ محمود آلوسی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایسا تعویذ مریضوں کے گلے میں بطور تبرک ڈالنے میں کوئی حرج نہیں جس میں اسماء الٰہی ہوں جبکہ اس سے مدافعۃ العین کا ارادہ نہ کرے، میری مراد یہ ہے کہ نزول مراد کے بعد تعویذ لٹکانے میں کوئی حرج نہیں اس امید پر کہ تکلیف اور بیماری دور ہو گی۔ جیسا کہ نظر کے بارے میں وہ دم جن کے بارے سنت وارد ہوئی ہے۔ جبکہ نزول بلا سے پہلے میں حرج ہے، امام مالک کا یہ حکم غریب ہے۔ (۲)

حضرت امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ کا نظریہ:

ابن قیم الجوزی حنبلی متوفی ۷۵۱ھ نے لکھا کہ امام مروزی کہتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے بیان کیا گیا اور میں نے سنا ابو المنذر عمرو بن مجمع نے کہا کہ ہمیں یونس بن حبان نے بتایا کہ: میں نے ابو جعفر محمد بن علی (امام باقر رضی اللہ عنہ) سے پوچھا کہ تعویذ لٹکانا جائز ہے؟ فرمایا: "اگر تعویذ کتاب اللہ سے ہو یا نبی کریم

۱۔ کتاب الجامع، باب فی الطب والاکتواء والتعالج۔۔۔ الخ، ص ۲۳۷، ۲۳۹

۲۔ تفسیر روح المعانی، سادرۃ الاسراء تحت الآیۃ ۷۳ تا ۱۱۱، ج ۸، ص ۱۳۹

ﷺ کے کلام سے ہو تو اس کو لٹکاؤ اور اس کے ذریعے جتنا تم سے ہو سکے شفاء حاصل کرو"۔ (۱)

امام محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کا نظریہ:

علامہ محمود آلوسی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

ابن سیرین رحمتہ اللہ علیہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ قرآن پاک میں سے لکھا ہوا تعویذ انسان کو لٹکایا جائے چاہے بڑا ہو یا چھوٹا، اسی پر پرانے اور نئے زمانے کے تمام شہروں کے لوگوں کا اعتقاد ہے۔ (۲)

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے تعویذ لکھا:

امام زرکشی نے حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں لکھا ہے کہ "وہ حاملہ عورت کے لیے تعویذ لکھتے تھے جو کہ اس پر لٹکایا جاتا تھا"۔ (۳)

ابراھیم بن وثیمہ رحمۃ اللہ علیہ کا نظریہ:

امام ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

إبراهيم بن وثيمة النصري يقول لعثمان بن محمد القارء الايات التي يدفع الله بهن من الله م الزمهن فى كل يوم يذهب عنك ما تجد قال وأى ايات هن قال وإلهكم إله واحد) الآية واية الكرسى وخاتمة البقرة امن الرسول إلى اخرها إن ربكم الله الذي خلق السموات والأرض) إلى المحسنين) واخر الحشر فإنه بلغنا أنهن

۱۔ زاد المعاد لابن قیم، حرف کاف، ج۳، ص ۱۶۵

۲۔ تفسیر روح المعانی، سادرۃ السراء تحت الآیۃ ۷۳ تا ۱۱۱، ج ۸، ص ۱۳۹

۳۔ البرھان فی علوم القرآن، النوع السابع والعشرون، ج ۲، ص ۶۴

مکتوبات في زوايا العرش فلزمهن فبرا و كان إبراهيم بن وثيمة يقول اكتبوهن لصبيانكم من الفزع واللمم۔

ترجمہ: ابراہیم بن وثیمہ النصری نے عثمان بن محمد القاری کو فرمایا کہ یہ آیات جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ جنات کے مرض کو دور فرماتا ہے ان کو ہر روز پڑھا کرو جو بھی شکایت ہوگی دور ہو جائے گی، وہ آیات یہ ہیں: سورہ بقرہ کی آیت ۱۶۳، آیتہ الکرسی، سورۂ بقرہ کی آخری دو آیات، سورہ اعراف کی آیات ۵۶، ۵۵، ۵۴ اور سورہ حشر کی آخری آیات، ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ یہ آیات عرش کے پایوں پر لکھی ہیں، عثمان بن محمد نے ان آیات کو اپنے اوپر لازم کرلیا تو ہر بیماری سے بری ہو گئے، ابراہیم بن وثیمہ فرمایا کرتے تھے۔ یہ آیات اپنے بچوں کے ڈر اور جنون سے بچاؤ کے لئے لکھا کرو۔ (۱)

ابن تیمیہ کا نظریہ:

ابن تیمیہ جسے منکرین دم و تعویذ اپنا شیخ الاسلام مانتے ہیں، وہ لکھتے ہیں کہ:

ویجوز ان یکتب للمصاب وغیرہ من المرضیٰ شیئا من کتاب اللہ وذکرہ بالمداد المباح ویغسل ویسقیٰ کمانص علی ذلک احمد و غیرہ

اور جائز ہے کہ مصیبت زدہ اور دوسرے مریضوں کے لیے اللہ کی کتاب اور اس کے ذکر سے مباح روشنائی سے تعویذ لکھا جائے اور اسے دھویا جائے اور پلایا جائے جیسا کہ امام احمد اور دیگر علماء نے اس کی تصریح فرمائی ہے۔ (۲)

۱۔ تاریخ دمشق لابن عساکر، ج ۷، ص ۲۴۴

۲۔ مجموع الفتاوی لابن تیمیہ، فصل فی جواز ان یکتب اللمصاب الخ، ج ۱۹، ص ۶۴

ابن تیمیہ کی اس تحریر سے پتا چلتا ہے کہ ان کے نزدیک تعویذ لکھنا اور دھو کر پلانا جائز ہے اس میں کسی قسم کی ممانعت نہیں کیونکہ وہ اگر اسے ناجائز سمجھتے تو کبھی اس کے جواز کا فتاویٰ نہ دیتے۔

ابن تیمیہ نے مزید لکھا:

عن ابن عباس قال: (إذا عسر على المرأة ولادتها فليكتب: بسم الله لا إله إلا الله الحليم الكريم سبحان الله رب العرش العظيم الحمد لله رب العالمين (كأنهم يوم يرونها لم يلبثوا إلا عشية أو ضحاها) (كأنهم يوم يرون ما يوعدون لم يلبثوا إلا ساعة من نهار بلاغ فهل يهلك إلا القوم الفاسقون) قال أبي ثنا أسود بن عامر بإسناده بمعناه وقال: يكتب في إناء نظيف فيسقى قال أبي: وزاد فيه وكيع فتسقى وينضح ما دون سرتها قال عبد الله: رأيت أبي يكتب للمرأة في جام أو شيء نظيف. وقال أبو عمر و محمد بن أحمد بن حمدان الحيرى: أنا الحسن بن سفيان النسوى؛ حدثني عبد الله بن أحمد بن شبوية؛ ثنا علي بن الحسن بن شقيق، ثنا عبد الله بن المبارك؟ عن سفيان؛ عن ابن أبي ليلى؛ عن الحكم؛ عن سعيد بن جبير؛ عن ابن عباس قال: ((إذا عسر على المرأة ولادها فليكتب: بسم الله لا إله إلا الله العلي العظيم لا إله إلا الله الحليم الكريم؛ سبحان الله وتعالى رب العرش العظيم، والحمد لله رب العالمين (كأنهم يوم يرونها لم يلبثوا إلا عشية أو ضحاها) (كانهم يوم يرون ما يوعدون لم يلبثوا إلا ساعة من نهار بلاغ فهل يهلك إلا القوم

الفاسقون) قال علی: يكتب في كاغذة فيعلق على عضد المرأة قال علي: وقد جربناه فلم نر شيئا أعجب منه فإذا وضعت تحله سريعا ثم تجعله في خرقة أو تحرقه

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ جب عورت پر بچے کی ولادت مشکل ہو تو یہ تعویذ لکھا جائے:

بسم الله لا إله إلا الله الحليم الكريم سبحان الله رب العرش العظيم الحمد لله رب العالمين (كأنهم يوم يرونها لم يلبثوا إلا عشية أو ضحاها) (كانهم يوم يرون ما يوعدون لم يلبثوا إلا ساعة من نهار بلاغ فهل يهلك إلا القوم الفاسقون)

یہی عبد اللہ بن احمد فرماتے ہیں میرے والد فرماتے ہیں: مجھ سے اسود بن عامر نے اپنی سند کے ساتھ اس کی ہم معنی روایت بیان کی ہے اور فرمایا: کسی صاف برتن میں یہی دعا لکھی جائے اور اسے پلا دی جائے۔ میرے والد فرماتے ہیں: اس میں وکیع نے یہ زیادہ کیا ہے کہ یہ پانی اس حاملہ عورت کو پلا دیا جائے اور اس کی ناف کے اوپر چھڑکا جائے۔ عبد اللہ بن احمد کہتے ہیں: میں نے اپنے والد (امام احمد بن حنبل) کو حاملہ عورت کے لیے پیالے یا کسی بھی صاف شے میں تعویذ لکھتے دیکھا ہے۔ پھر ایک اور سند کے ساتھ اوپر والا تعوءیز بیان کیا، اور پھر لکھا) علی بن حسین بن حقیق نے کہا: یہ تعویذ کاغذ میں لکھا جائے پھر عورت کے بازو میں باندھا جائے۔ یہی علی بن حسین بن شقیق کہتے ہیں کہ ہم نے اس کو آزمایا تو اس سے عجیب (نفع مند) چیز نہ پائی۔ پھر جب بچہ پیدا ہو جائے تو تعویذ فوراً اتار کر

محفوظ کر لیا جائے یا جلا دیا جائے۔[۱]

ابن قیم کا نظریہ:

ابن تیمیہ کے شاگرد ابن قیم جوزی نے کئی دعائے ماثورہ نقل کرنے کے بعد لکھا:

واعلم أن الأدوية الطبيعية الإلهية تنفع من الداء بعد حصوله، وتمنع من وقوعه، وإن وقع لم يقع وقوعا مضرا، وإن كان مؤذيا، والأدوية الطبيعية إنما تنفع، بعد حصول الداء فالتعوذات والأذكار، إما أن تمنع وقوع هذه الأسباب، وإما أن تحول بينها وبين كمال تأثيرها بحسب كمال التعوذ وقوته وضعفه، فالرقى والعوذ تستعمل لحفظ الصحة، ولإزالة المرض[۲]

ترجمہ: اس بات کو سمجھ لو کہ ربّانی قدرتی دوائیاں بیماری ہو جانے کے بعد بھی فائدہ دیتی ہیں اور بیماری لگنے سے روکتی بھی ہیں اور اگر بیماری لگ بھی جائے تو اگرچہ تکلیف دہ ہو لیکن نقصان دہ نہیں ہوتی ہے۔ دیگر جو قدرتی دوائیاں ہوتی ہیں وہ بیماری ہو جانے کے بعد ہی فائدہ دیتی ہیں۔ چنانچہ تعوُّذات اور اذکار یا تو ان اسباب کو واقع ہی نہیں ہونے دیتے، یا پھر تعوّذ جتنا کامل ہے، جتنا کمزور یا مضبوط ہے اس حساب سے ان اسباب کے کامل طور پر اثر انداز ہونے کے درمیان آڑ بن جاتے ہیں۔ چنانچہ دم اور تعوّذات صحت کی حفاظت کے کام

۱۔ مجموع الفتاوی لابن تیمیہ، فصل فی جواز ان یکتب للمصاب الخ، ج ۱۹، ص ۶۴

۲۔ زاد المعاد لابن قیم، فصل ھدیہ ﷺ فی علاج لدغۃ العقرب بالرقیۃ، ج ۴، ص ۱۶۵

بھی آتے ہیں اور مرض کو دور کرنے کے کام بھی آتے ہیں۔

ایک مقام پر کچھ یوں لکھتے ہیں:

وکل ماتقدم من الرقی، فإن کتابته نافعة

ترجمہ: دم کے بارے میں جتنی دعائیں مذکور ہوئیں ان سب کا تعویذ لکھنا بھی مفید ہے۔[۱]

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا نظریہ:

شیخ محقق حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تعویذات کے بارے میں فرماتے ہیں کہ: ''شرک کی مانند انہیں کیوں کہا جاتا ہے؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ جاہلیت کے لوگ ان میں حقیقی اثر کا اعتقاد رکھتے اور غیر خدا کے نام پر کرتے تھے تو وہ جو نام خدا اور کلام خدا سے ہو وہ اس حکم میں نہ ہو گا اور وہ کیسے شرک ہو سکتا ہے جبکہ اس بارے میں احادیث اور اخبار صحیحہ وصریحہ وارد ہیں''۔[۲]

اسی کتاب میں دوسرے مقام پر فرماتے ہیں: ''سلف صالحین کی جماعت یہ جائز رکھتی ہے کہ آیات قرآنیہ لکھ کر نظر بد لگے ہوئے کو پلایا جائے''۔

مجاہد فرماتے کہ: ''کوئی حرج نہیں ہے کہ قرآن کو لکھ کر اور اسے دھو کر بیمار کو پلایا جائے خواہ مطلق قرآن لکھ کر یا کوئی ایسی آیت جو مناسب شفاء ہو یا مشتمل بر ذکر اسماء وصفات باری تعالیٰ ہو وہو الانسب[۳]

۱۔ زاد المعاد، حرف الکاف، ج۳، ص ۱۶۵

۲۔ مدارج النبوۃ مترجم، باب ہشتم، ج۱، ص ۲۹۱

۳۔ مدارج النبوۃ مترجم، باب ہشتم، ج۱، ص ۲۹۴

تیسرے مقام پر فرماتے ہیں: "حضور اکرم ﷺ تمام امراض جسمانی کے لیے رقیہ اور دعا کرتے تھے۔ مثلاً بخار تب ولرزہ، مرگی، صداع، خوف ووہشت، بے خوابی، سموم، ہموم، الم، مصائب، غم، اندوہ، شدت و سختی، بدن میں درد و تکلیف، فقروفاقہ، قرض، جلنا، درد وندان، حبس، بول، خراج، نکسیر، عسر ولادت اور تمام امراض والآم اور تمام مصیبت وبلاو شدائد وغیرہ میں ان سب کی دعائیں رقایااور تعویذ حدیث کی کتابوں میں مذکور ہیں۔ وہاں سے تلاش کرنا چاہیے"(۱)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا تعویذ لکھنا:

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت محتاج تعارف نہیں۔ ہندوستان میں علم حدیث کے سلسلے میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات مسلم ہیں۔ دیوبندی اور بریلوی مکتبہ فکر کے علماء کی اسناد حدیث آپ رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچتی ہیں۔ اسی لیے دونوں مکتبہ فکر کے ہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت معتبر مانی جاتی ہے۔ حضرت قبلہ شاہ صاحب کی ایک تصنیف "القول الجمیل" جس میں آپ نے بزرگان دین کے اعمال اور ان سے منسوب مجرب عملیات و تعویذات ووظائف کا ذکر فرمایا ہے۔ آپ کو اپنے والد گرامی حضرت شاہ عبد الرحیم رحمۃ اللہ علیہ سے جو تعویذات وعملیات کے قائل تھے، بلکہ لوگوں کو تعویذات لکھ کر دیتے تھے اور ان کے ذریعے عوام الناس کی مدد فرماتے تھے اور عوام کو اس سے شفاء ہوتی تھی۔ چنانچہ اسی کتاب میں لکھتے ہیں: "میں نے اپنے والد بزرگوار کو یہ فرماتے سنا

۱۔ مدارج النبوۃ مترجم، باب ہشتم، ج۱، ص ۲۹۶

ہے کہ اس تعویذ کو لکھ کر بچے کے گلے میں باندھ دو اللہ تعالیٰ اسے ہر شر سے محفوظ رکھے گا وہ تعویذ یہ ہے:

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم اعوذ بکلمات اللّٰہ التامۃ من شر کل شیطان وھامۃ وعین لامۃ تحصنت بخصن الف الف لا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم۔ (۱)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہ کی مذکورہ عبارت سے پتا چلا کہ مقدس اور بابرکت عبارت لکھ کر تعویذ بنا کر بچوں کے گلوں میں ڈالنا نہ صرف جائز ہے بلکہ سلف صالحین کے عمل سے ثابت ہے اور بچوں کی حفاظت کے لیے مجرب ہے۔ اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ بچوں کو نظر بد اور ہر قسم کے شر سے محفوظ فرماتا ہے۔

دھاگہ پڑھ کر گلے میں ڈالنے کا ثبوت:

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہ اپنی اسی تصنیف میں لکھتے ہیں:

"میں نے والد بزرگوار کو یہ فرماتے سنا ہے کہ چیچک کی بیماری ظاہر ہو تو نیلے رنگ کا دھاگہ لو اور اس پر سورۂ رحمن پڑھو اور پڑھتے پڑھتے جب بھی فبای الاء ربکما تکذبن پر پہنچو تو اس دھاگے میں ایک گرہ لگاؤ اور اس پر پھونک مارو اسی طرح برابر گرہیں لگاتے اور پھونک مارتے جاؤ اس کے بعد وہ دھاگہ بچے کے گلے میں باندھو خدا نے چاہا تو وہ چیچک سے آرام پائے گا"۔ (۲)

۱۔ شفاء العلیل ترجمہ القول الجمیل، ص ۱۲۰

۲۔ شفاء العلیل ترجمہ القول الجمیل، ص ۱۲۷

اس سے معلوم ہوا کہ کسی بیماری کے لیے دھاگہ پڑھ کر گلے میں ڈالنا جائز ہے۔

بانجھ عورت کے لیے تعویذ:

حضرت قبلہ شاہ صاحب اپنی اسی تصنیف میں ایک تعویذ کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں: ”بانجھ عورت کے واسطے ہرن کی جھلی پر زعفران اور گلاب سے یہ آیت لکھے۔ ولوان قرانا سیرت بہ الجبال سے لے کر جمیعا[1] پھر اس تعویذ کو اس کی گردن میں باندھے“۔[2]

معلوم ہوا کہ ہرن کی کھال پر زعفران سے تعویذ لکھا جاسکتا ہے اور اس میں کوئی ممانعت نہیں ہے۔

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ کا نظریہ:

اعلیٰحضرت امام اہلسنت مجدد دین وملت مولانا شاہ احمد رضا خان محدث بریلوی نور اللہ مرقدہٗ تعویذات کی تاثیر کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:

”تعویذات اسماء الٰہی وکلام الٰہی وذکر الٰہی سے ہوتے ہیں۔ ان میں اثر نہ ماننے کا جواب وہی بہتر ہے جو حضرت شیخ ابو سعید الخیر قدس سرہ العزیز نے ایک ملحد کو دیا۔ جس نے تعویذات کے اثر میں کلام کیا۔ حضرت قدس سرہ نے فرمایا: تو عجیب گدھا ہے وہ دنیوی بڑا مغرور تھا یہ لفظ سنتے ہی اس کا چہرہ سرخ ہو گیا اور گردن کی رگیں پھول گئیں اور بدن غصے سے کانپنے لگا اور حضرت سے اس فرمانے

۱۔ سورۃ الرعد، آیت نمبر ۳۱، پارہ ۱۳

۲۔ شفاء العلیل ترجمہ القول الجمیل، ص ۱۳۲

کاشا کی ہوا۔ فرمایا: میں نے تمہارے سوال کا جواب دیا ہے گدھے کے نام کا اثر تم نے مشاہدہ کرلیا کہ تمہارے اتنے بڑے جسم کی کیا حالت کر دی لیکن مولیٰ عزوجل کے نام پاک میں اثر سے منکر ہو۔[1]

اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز کے اس فرمان سے پتا چلا کہ الفاظ اثر رکھتے ہیں۔ جب برے الفاظ میں اثر ہے تو اچھے الفاظ میں اثر کیوں نہ ہو گا اور وہ الفاظ اگر اللہ کے کلام کے ہوں تو اثر دو چند ہو جائے گا اسی لیے کلام الٰہی پڑھ کر دم کرنے سے یا تعویذ کی صورت میں لکھ کر دینے سے اللہ تبارک و تعالیٰ شفاء عطا فرماتا ہے۔

صدر الافاضل حضرت علامہ مفتی نعیم الدین مراد آبادی اشرفی رحمۃ اللہ علیہ کا نظریہ:

اہلسنت کے جید عالم دین استاد العلماء صدر الافاضل حضرت علامہ سید محمد نعیم الدین مراد آبادی اشرفی رحمۃ اللہ علیہ "کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن" کی تفسیر "خزائن العرفان فی تفسیر القرآن" میں مذکورہ بالا سورۂ بنی اسرائیل کی آیت شریفہ:

﴿وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ﴾

ترجمہ: اور ہم قرآن میں اتارتے ہیں وہ چیز جو ایمان والوں کے لیے شفا اور رحمت ہے۔[2]

کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں:

۱۔ فتاویٰ رضویہ، ج ۲۴، ص ۲۰۸۔۲۰۷

۲۔ سورہ بنی اسرائیل، آیت ۸۲، پارہ ۱۵

اس سے امراض ظاہرہ اور باطنہ ضلالت و جہالت وغیرہ دور ہوتے ہیں اور ظاہری و باطنی صحت حاصل ہوتی ہے۔ اعتقادات باطلہ واخلاق رذیلہ دفع ہوتے ہیں اور عقائد حقہ و معارف الٰہیہ وصفات حمیدہ واخلاق فاضلہ حاصل ہوتے ہیں کیونکہ یہ کتاب مجید ایسے علوم دلائل پر مشتمل ہے۔ جو وہمانی وشیطانی ظلمتوں کو اپنے انوار سے نیست ونابود کر دیتے ہیں اور اس کا ایک ایک حرف برکات کا گنجینہ ہے جس سے امراض اور آسیب دور ہوتے ہیں۔(۱)

صدر الافاضل رحمۃ اللہ علیہ کی اس عبارت میں سبق ہے کہ قرآن مجید فرقان حمید کی آیات مقدسہ کے ذریعے امراض روحانی وجسمانی کو دور کیا جاسکتا ہے۔ خصوصا آسیب وغیرہ کے لیے اللہ کا کلام تیر بہدف ہے، اسی لیے بزرگان دین اولیائے کاملین رحمۃ اللہ علیہم آیات قرآنی کے ذریعے روحانی علاج کرتے تھے اور مخلوق خدا کو فیض پہنچاتے تھے۔

مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد وقار الدین قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ:

اہل سنت کے جید عالم دین استاد العلماء مفتیٔ اہل سنت حضرت علامہ مفتی محمد وقار الدین قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ جو دارالعلوم امجدیہ، کراچی میں مسند افتاء پر رونق افروز تھے۔ ان سے تعویذات کے لکھنے اور گلے میں ڈالنے کے بارے میں ایک سوال آیا۔ حضرت قبلہ نے اس کے جواب میں تحریر فرمایا: ”جن تعویذات میں کلمات کفریہ اور کوئی شرعی بدعت، قباحت بھی نہ ہو ان کا لکھنا اور گلے میں ڈالنا جائز ہے۔ ابوداؤد میں ہے:

۱۔ خزائن العرفان مع کنزالایمان، سورہ بنی اسرائیل، آیت نمبر ۸۲، ص ۵۴۲۔۵۴۱

وكان عبد الله بن عمرو يعلمهن من عقل من بنيه ومن لم يعقل كتبه فأعلقه عليه

یعنی حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اپنے بالغ اولاد کو سکھاتے تھے اور نابالغوں کے گلے میں ڈال دیتے تھے۔

اور امام محمد امین بن عمر الشہیر بابن عابدین رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۲۵۲ھ نے "**فتاویٰ شامی**" میں اس کے جواز سے متعلق لکھا: "اور تعویذات کا لکھنا لوگوں کے عمل کے جواز کی بناء پر ہے اور اس سلسلے میں بہت ساری روایات ہیں اور جب تعویذ کاغذ میں لپٹا ہو تو جنبی اور حائضہ کے بازو پر باندھنے میں کوئی حرج نہیں"۔ [1]

قطب ربانی ابو مخدوم شاہ سید محمد طاہر اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ کا ارشاد گرامی:

سلسلہ اشرفیہ کی عظیم علمی وروحانی شخصیت قطب ربانی حضرت ابو مخدوم شاہ سید محمد طاہر اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ سے تعویذات کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: تعویذات قرآن کریم کی آیات، اسمائے الٰہیہ سے ہی لکھے جاتے ہیں یہ ناجائز کیونکر ہو سکتے ہیں۔ شریعت نے اس کی اجازت دی ہے۔ پھر فرمایا: جن تعویذات میں قرآنی آیات یا اسمائے الٰہیہ ہوں ان کی تو بات ہی الگ ہے۔ فقیر تو یہاں تک کہتا ہے مقربین کی زبان سے نکلے ہوئے جملوں میں بھی اثر ہے اور ان کے ناموں میں بھی اثر ہے۔ اگر ان الفاظ کو کاغذ پر لکھ کر دے دیا جائے یا ان کے ناموں کو لکھ کر دے دیا جائے تو اللہ تعالیٰ ان کی برکت سے شفاء

۱۔ وقار الفتاویٰ، ج ۲، ص ۵۲۰

عطا فرماتا ہے، جیسا کہ اصحاب کہف کے ناموں میں اثر ہے۔

یہاں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ تعویذات کے سلسلہ میں مخالفین کے علماء کی آراء پیش کردی جائیں تاکہ انکار کی گنجائش نہ ہو۔

رشید احمد گنگوہی دیوبندی کا نظریہ:

رشید احمد گنگوہی فتاویٰ رشیدیہ میں احباب کے خطوط کے جواب میں تعویذات ارسال کرتے تھے۔ چنانچہ "فتاویٰ رشیدیہ" میں ہے:

حسب تحریر آپ کو ایک ایک تعویذ بھیجتا ہوں اگرچہ مجھے اس بارے میں کچھ مداخلت نہیں ہے بڑا تعویذ اپنی اہلیہ کے بازو پر باندھ دیں اور چھوٹا اپنے فرزند کے گلے میں ڈال دیں سورۂ فاتحہ پڑھ کر اس کا لب ناسور پر لگاتے رہیں۔(۱)

مزید ایک صاحب کے خط کے جواب میں لکھتے ہیں:

گزارش آنکہ تعویذ حسب طلب ارسال ہیں بڑا تعویذ اپنے بھائی کے بچے کے سامنے کھول کر اس کو دکھلا کر اس کے گلے میں ڈال دیجئے۔

رشید احمد گنگوہی کی تحریر سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ خود تعویذ لکھتے تھے اور تعویذ بازو پر یا گلے میں ڈالنے کا حکم بھی دیتے تھے۔ یعنی ان کے نزدیک تعویذ لکھ کر کسی عورت، مرد یا بچے کے گلے میں ڈالنا یا بازو پر باندھنا بالکل جائز ہے۔

اشرف علی تھانوی دیوبندی کا نظریہ:

اشرف علی تھانوی امداد الاحکام میں ایک سائل کے استفتاء کے جواب میں تعویذ کا جواز بیان کرتے ہیں چنانچہ سوال کیا گیا کہ:

۱۔ فتاویٰ رشیدیہ، ص ۶۱۷

احمدی لوگوں کا اعتقاد ہے کہ کوئی قرآنی آیت برائے شفاء جسمانی نہیں اتری ہے، یہ تعویذ جو کہ مولوی لوگ لکھ کر برائے شفائے جسمانی دیتے ہیں یہ شرک ہے۔ جو آیت کہ اس میں شفاء کا لفظ ﴿وَ نُنَزِّلُ مِنَ الخ﴾ ہے۔ اس شفاء سے مراد شفائے روحانی ہے نہ کہ جسمانی ۔ ایک دو حدیث بھی حوالہ میں زبانی پیش کرتے ہیں کہ اس کی رو سے جسمانی شفاء منع ہے، روحانی اور جسمانی کے دلائل تحریر فرمائے جائیں۔

جواب میں اشرف علی تھانوی تحریر کرتے ہیں:

"قرآن میں لفظ شفاء عام ہے اس کو خاص کرنے کے لئے دلیل چاہیے بدوں دلیل کے دعویٰ تخصیص رد ہے۔ صحیحین میں صحابہ رضی اللہ عنہم کا سورۂ فاتحہ سے سانپ کے ڈسے ہوئے کو جھاڑنا پھونکنا ثابت ہے۔ ابن ماجہ میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خیر الدواء القرآن نیز صحیحین میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معوذتین پڑھ کر اپنے اوپر دم کرنا مذکور ہے۔"(۱)

اشرف علی تھانوی کی اس عبارت سے یہ ثابت ہوا کہ وہ قرآن کریم پڑھ کر دم کرنا جائز سمجھتے تھے اور ان کے نزدیک قرآن میں لفظ شفاء عام ہے خواہ وہ روحانی بیماری کے لیے ہو یا جسمانی بیماری کے لیے۔

دوسری بات یہ ہے لوگ تو اس چکر میں ہیں کہ دم کرنا یا تعویذ دینا جائز ہے یا ناجائز حالانکہ جناب اشرف علی تھانوی غیر مسلم کو بھی تعویذ دینا جائز قرار دیتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے:

۱۔ امداد الاحکام، ج ۱، ص ۳۲۵

سوال: ہندو مشرک کافر کو تعویذات آیات قرآنی وغیرہ کے دے سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: اگر بے ادبی کا احتمال نہ ہو اور تعویذ کے کاغذ پر ایک دوسرا کاغذ سادہ زائد لپیٹ دیا جائے تاکہ قرآن کی آیت کے کاغذ کو مشرک کا ہاتھ نہ لگے تو جائز ہے۔ اور بہتر یہی ہے کہ کفار کو آیات قرآنیہ والا تعویذ نہ دیا جائے۔[1]

قرآنی آیات و تعویذات و گنڈا کے حوالہ سے ایک اور استفتاء کے جواب میں تحریر کیا:

حدیث میں تمائم جاہلیت کی ممانعت ہے جو شرک سے خالی نہ تھے اور رقیہ بالقرآن کی اجازت ہے۔ پس چیچک کا گنڈا اور اسی طرح دیگر تعویذات و گنڈے بھی جو آیات و ادعیہ ماثورہ سے کیے جائیں فی نفسہ جائز ہیں۔[2]

مذکورہ بالا عبارت سے بھی یہی پتا چلا کہ جن تعویذات میں شرکیہ عبارات نہ ہوں قرآنی آیات یا ادعیہ ماثورہ ہوں تو وہ بالکل جائز ہیں۔ ان کے استعمال میں کوئی حرج نہیں۔ ہو سکتا ہے کہ جو لوگ تعویذات کے منکر ہیں وہ یہ عذر پیش کریں کہ انسان بیت الخلاء میں جاتا ہے تو اس صورت میں تعویذ اس کے گلے میں ہے یا بازو پر ہے تو بے ادبی کا احتمال ہے، اس لیے تعویذ گلے میں پہننا یا بازو پر باندھنا جائز نہیں۔

اشرف علی تھانوی اس کے جواب میں سائل کو جواب تحریر کرتے ہیں:

۱۔ امداد الاحکام، ج ۱، ص ۳۲۰۔۳۱۹

۲۔ امداد الاحکام، ج ۱، ص ۳۳۰

موم جامہ ہو یا کوئی کپڑا ہو جب تعویذات کو کپڑے میں لپیٹ لیا گیا تو اب اس کو بیت الخلاء میں یا بحالت بول و جنابت ساتھ رکھ سکتے ہیں۔ (۱)

اشرف علی تھانوی کی مذکورہ عبارات سے یقیناً اُن دیوبندی حضرات کی تسلی ہو گئی ہو گی جو تعویذات کو ناجائز، شرک اور بدعت کہتے ہیں اور اب وہ تعویذات کو گلے میں ڈالنے یا بازو پر باندھنے کو شرک، بدعت یا خلاف شریعت قرار نہیں دیں گے۔

زکریا سہارنپوری دیوبندی کا نظریہ:

دیوبندیوں کے عالم زکریا سہارنپوری فتاویٰ شامی، ج ۹، ص ۴۴۳ کی عبارت کو دلیل بناتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

قرآن سے حصول شفاء کے طریقوں میں اختلاف کیا گیا ہے کہ مریض یا ڈسے ہوئے پر سورۂ فاتحہ پڑھی جائے یا کسی ورق میں لکھی جائے اور اسے مریض پر لٹکایا جائے یا کسی پلیٹ میں لکھا جائے اور اسے دھو کر پلایا جائے۔ نبی کریم ﷺ سے منقول ہے کہ آپ خود دم فرمایا کرتے تھے اور آج تک لوگوں کا عمل جواز پر ہے اور اس میں احادیث وارد ہیں اور اس میں بھی کوئی حرج نہیں کہ جنبی اور حیض والی عورت تعویذ کو بازو (وغیرہ) پر باندھے جب کہ تعویذ موم جامہ کیا ہوا ہو۔ (۲)

زکریا سہارنپوری کی مذکورہ عبارت سے معلوم ہوا کہ مریض پر سورۂ فاتحہ

۱۔ امداد الاحکام، ج ۱، ص ۳۱۹

۲۔ اوجز المسالک، کتاب العین، باب ماجاء فی اجر المریض ج ۱۶، ص ۵۰۹

پڑھ کر دم کرنا یا کسی پلیٹ میں لکھ کر اسے دھو کر پلانا یا کسی کاغذ میں لکھ کر پلانا یہ سب جائز ہے اور شفاء کا باعث ہے یعنی اگر یہ عمل کیا جائے گا تو اللہ تعالیٰ شفاء عطا فرمائے گا۔

مفتی محمد شفیع دیوبندی کا نظریہ:

مفتی محمد شفیع لکھتے ہیں: آیات قرآنی پڑھ کر مریض پر دم کرنا اور تعویذ لکھ کر گلے میں ڈالنا امراض کے لیے بھی شفاء ہوتا ہے۔ روایات اس پر شاہد ہیں۔ مزید لکھا کہ: آیات قرآنی کے ذریعہ مریضوں کا علاج کرنا، لکھ کر گلے میں ڈالنا ثابت ہے۔[1]

مفتی محمد شفیع کی اس عبارت سے ثابت ہوا کہ آیات قرآنی پڑھ کر کسی مریض پر دم کرنا یا تعویذ لکھ کر مریض کے گلے میں ڈالنا بالکل جائز ہے، اس میں کسی قسم کی ممانعت نہیں۔

غیر مقلد نواب محمد صدیق حسن خاں کا نظریہ:

غیر مقلدوں کے عالم نواب محمد صدیق حسن خاں لکھتے ہیں:

"جو رُقی جاہلیت و اہل کفر و شرک کے ہیں وہ ممنوع و منہی عنہ ہیں، ان کا ذکر کتاب دعایۃ الایمان میں کیا گیا ہے اور جو رقی اسلام کے ہیں اور قرآن و حدیث صحیح سے ثابت ہیں یا علماء اہل توحید سے ماثور ہیں اور ان میں استعانت لغیر اللہ نہیں ہے، وہ بلا شک جائز ہیں خود حضور ﷺ نے اس طرح کا رقیہ حسنین رضی اللہ عنہما کے لیے کیا تھا۔"[2]

۱۔ معارف القرآن، سورہ بنی اسرائیل، ج۵، ص ۵۲۲

۲۔ کتاب التعویذات (اردو) معروف الداء والدواء، ص ۴، مکمل کتاب ص ۱۳۲۳

سعودی عرب کے علماء کی رائے:

سعودی عرب کے علماء نے فقہی مسائل پر مشتمل ۴۵ جلدوں میں ایک مجموعہ تیار کیا ہے جو "وزارۃ الاوقاف والشؤن الاسلامیۃ، کویت" کے زیر اہتمام شائع ہوا ہے اس میں قرآنی تعویذ لٹکانے کو جائز کہنے والوں کا یوں ذکر آیا ہے:

"ایک جماعت نے یوں کہا ہے کہ قرآنی تعویذ لٹکانا جائز ہے۔ یہی قول حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کا ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے یہی ظاہر ہے۔ یہی قول ابو جعفر (امام طحاوی) اور ایک روایت کے مطابق امام احمد کا بھی ہے۔ انہوں نے تمائم سے ممانعت والی حدیث کو اس تعویذ پر محمول کیا ہے، جس میں شرک یا حرام چیز شامل ہو۔ جیسا کہ وہ ممنوع تعویذات جن کا بیان پہلے گزرا (یعنی جاہلیت کے تعویذات حرام ہیں)۔"(۱)

مذکورہ بالا حوالہ جات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ تعویذات اگر شرکیہ کلمات پر مشتمل اور امور شرعیہ کے خلاف نہ ہوں تو ان کا استعمال جائز ہے بلکہ دم اور تعویذ کرنا نبی کریم ﷺ سے لے کر آج تک امت مسلمہ کے معمولات کا حصہ رہا ہے۔ اسے ناجائز اور شرک کہنا شریعت اسلامیہ پر افتراء اور قوانین شرعیہ کی خلاف ورزی ہے، بلکہ العیاذ باللہ نبی کریم ﷺ سے لے کر آج تک پوری امت مسلمہ کو شرک، بدعت اور غیر شرعی کام میں کے ملوث قرار دینا ہے۔ ﴿کَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ﴾ ترجمہ: کتنا بڑا بول ہے جو ان کے منہ سے نکلتا ہے۔(۲)

۱۔ موسوعہ فقہیہ، اردو ترجمہ، باب تعویذ، جلد ۱۳، ص ۶۴

۲۔ سورۃ الکھف، آیت نمبر: ۵

منکرین دم و تعویذ کے دلائل کے جوابات

اب ہم یہاں وہ احادیث پیش کر رہے ہیں جن کو دلیل بنا کر مخالفین دم، تعویذ وغیرہ کو ناجائز اور شرک قرار دیتے ہیں۔

حدیث اول:

عن زینب امرأة عبد الله بن مسعود رضي الله عنه، أن عبد الله رأى في عنقي خيطا فقال: ماهذا؟ فقلت: خيط رقي لي فيه، قالت: فأخذه فقطعه، ثم قال: أنتم آل عبد الله لأغنياء عن الشرك [1]

ترجمہ: حضرت بی بی زینب رضی اللہ عنہا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زوجہ سے روایت ہے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے میری گردن میں دھاگا دیکھا تو سوال کیا کہ کیا ہے یہ؟ تو میں نے کہا مرے لئے دم کیا ہوا دھاگا ہے۔ تو بی بی صاحبہ نے فرمایا پس عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کو پکڑ کر کاٹ ڈالا پھر کہا کہ تم آل عبد اللہ شرک سے بے نیاز ہو۔

حدیث اول کا جواب:

یہاں دھاگہ سے مراد گنڈے کا نیلا دھاگہ ہے جس پر جادوگر جادو کا دم کر کے مریض کو پہناتے تھے چونکہ ان کے دم میں مشرکانہ الفاظ ہوتے تھے۔ بتوں کا توسل وغیرہ اور اس زمانہ میں زمانہ جاہلیت کے گنڈے وغیرہ بہت ہی متعارف تھے۔ اس لئے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اس دھاگے کے پہننے کو شرک قرار دیا۔

ا۔ مشکوۃ المصابیح، کتاب الطب والرقی، رقم الحدیث ۴۵-۵۲

حدیث دوم:

عن عبد الله بن عمرو ص قال سمعت رسول الله ا مأبالی ما أتیت إن أنا شربت تریاقا أو تعلقت تمیمة أو قلت الشعر من قبل نفسی (۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ نہیں پرواہ کرتا اس بات کی کہ میں تریاق پیوں یا دھاگہ لٹکاؤں اور یا اپنی طرف سے اشعار کہوں۔

حدیث دوم کا جواب:

اس حدیث کی شرح میں حضرت ملا علی القاری مکی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۰۱۴ھ) فرماتے ہیں کہ:

"قوله: (أو تعلقت تميمة) : أي: أخذتها علاقة، والمراد من التميمة ماكان من تمائم الجاهلية ورقاها، فإن القسم الذي اختص بأسماء الله تعالى وكلماته غير داخل في جملته، بل هو مستحب مرجو البركة عرف ذلك من أصل السنة"(۲)

ترجمہ: یہاں تعویذ سے مراد زمانہ جاہلیت کے تعویذات اور دم ہیں۔ رہے وہ تعویذات اور دم جو اسماء الہیہ اور کلمات الہیہ کے ساتھ خاص ہیں وہ ممانعت کے حکم میں شامل نہیں ہیں، بلکہ یہ تعویذات تو مستحب ہیں، ان سے برکت کی امید کی جاتی ہے اور اصل سنت سے معروف ہیں۔

اور علامہ شیخ محمد حسنین مخلوف مالکی ازہری رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۳۵۵ھ) فرماتے

۱۔ سنن ابی داود، کتاب الطب، باب فی التریاق، رقم الحدیث ۳۸۶۹

۲۔ المرقاۃ الشرح المشکاۃ، کتاب الطب والرقی، الفصل الثانی، رقم الحدیث ۴۵۵۴ ج ۸، ص ۳۷۴

ہیں کہ:

وأحاديث النهى عن الرقية والتمائم محمولة على قوم كانوا يعتقدون نفعها و تأثيرها بطبعها، كما كانت الجاهلية يزعمون فى أشياء كثيرة أنها تؤثر بطبعها و كانت لهم تمائم يتخذونها من خرز فيتقلدون به، ويعلقونه على رؤوسهم فهذه مواضع النهى كالرقى المذمومة التى يشتمل كلامها على محرم أو مكروه۔۔۔إلخ(۱)

ترجمہ: رقیہ اور تعویذ سے منع کرنے والی احادیث کا اطلاق ان لوگوں پر ہوتا ہے جو یہ مانتے تھے کہ ان کا فائدہ اور اثر طبعی ہے، جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں لوگ بہت سی چیزوں میں یہ دعویٰ کرتے تھے کہ ان کی تاثیر طبعی ہے، اور ان کے پاس ایسے تعویذ تھے جو وہ موتیوں سے بناتے تھے، اسے گلے میں ڈالتے تھے اور اپنے سروں پر لٹکا دیتے تھے۔یہ ممانعت کے مقامات اس مذموم دم کی طرح ہیں جس کے الفاظ میں کوئی چیز حرام یا قابل مذمت ہو۔

اور خاتم المحدثین شاہ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں کہ:

مراد تمائم جاہلیت ست مثل مہرہ ہا و ناخن درندہ ہا واستخوانہاے ایشان واما آنچہ بقران واسمائے الہی باشد خارج است از یں حکم و مستحب است تعلق و تبرک بدان(۲)

ترجمہ: حدیث پاک میں جس تعویذ کی ممانعت آئی ہے اس سے مراد زمانہ

۱۔ الرسالۃ فی حکم التوسل بالأنبیاء والأولیاء، ص ۱۷

۲۔ أشعۃ اللمعات شرح المشکاۃ، کتاب الطب والرقی، الفصل الثانی، ج۵، ص ۳۴۷

جاہلیت کے تعویذ ہیں۔ جو مہرہ درندوں کے ناخن اور ہڈیوں پر مشتمل ہوتے تھے۔ (جن میں الفاظ شرکیہ ہوتے تھے) ان کا بنانا استعمال کرنا حرام ہے۔ باقی اگر تعویذ قرآنی آیات مبارکہ یا اسماء الٰہی سے ہو تو یہ جائز بلکہ مستحب ہے۔

حدیث سوم:

عن جابر رضی اللہ عنہ قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن النشرة، فقال: ھو من عمل الشیطان (۱)

یعنی: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نشرہ کی بابت سوال کیا گیا (نشرہ جنون کا دم ہے) تو فرمایا۔ نشرہ شیطانی عمل ہے۔

حدیث سوم کا جواب:

اس حدیث کی شرح میں شیخ محقق شاہ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

پس مراد با آنچه او را از عمل شیطان داشته رقیه خواهد بود که از عمل جاهلیت است مشتمل بر اسمائے اصنام و شیاطین یا بزبان عبرانی که معلوم نیست معنی آں نه بقرآن و اسماء الله تعالی (۲)

ترجمہ: اس سے مراد وہ عمل ہے جسے جاہلیت کے لوگ کرتے تھے جو کہ بتوں کے نام پر مشتمل تھا اس میں شرکیہ الفاظ تھے۔ یا وہ عبرانی زبان میں ہوتے تھے جن کے معانی معلوم نہ ہوتے تھے۔ لیکن اگر قرآنی آیات اور اسماء الٰہی سے عمل کئے جائیں تو جائز ہے۔

۱۔ سنن ابی داود، کتاب الطب، باب فی النشرۃ، رقم الحدیث ۳۸۶۸

۲۔ أشعۃ اللمعات شرح المشکاۃ، کتاب الطب والرقی، الفصل الثانی، ج۵، ص ۲۳۳

حدیث چہارم:

عن المغيرة بن شعبة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ من اكتوى أو استرقى، فقد برىء من التوكل۔ (۱)

ترجمہ: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے داغ لگایا یا دم کروایا۔ پس بے شک توکل سے بری ہوا۔

حدیث چہارم کا جواب:

اس حدیث کی شرح میں حضرت ملا علی القاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

قوله: (أو استرقى): أي: بالغ في دفع الأمراض باستعمال الكلمات التي ليست من أسماء الله تعالى، وكلمات كتابه، ولا من الأدعية المأثورة عن رسوله ﷺ (فقد برئ من التوكل) : أي: سقط من درجة التوكل التي هي أعلى مراتب الكمال (۲)

ترجمہ: دفع امراض کے لئے قرآنی آیات اور اسماء الٰہی اور ادعیہ ماثورہ کے علاوہ اور جو شخص دفع امراض کے دم کے لئے ایسے کلمات استعمال کرے جو اسماء الٰہی، قرآنی آیات اور ادعیہ ماثورہ میں سے نہ ہوں تو ایسا شخص توکل سے خالی ہے۔

حدیث پنجم :

عقبة بن عامر رضي الله عنه يقول: سمعت رسول الله ﷺ يقول: من تعلق تميمةً، فلا أتم الله له

۱۔ سنن الترمذی، ابواب الطب، باب ما جاء فی کراھیۃ الرقیۃ، رقم الحدیث ۲۱۹۳، ج ۳، ص ۲۱۲

۲۔ المرقاۃ الشرح المشکاۃ، کتاب الطب والرقی، الفصل الثانی، رقم الحدیث ۴۵۵۵، ج ۸، ص ۳۷۵

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص تمیمہ (تعویذ) لٹکائے اللہ تعالیٰ اس کا مقصد پورا نہ فرمائے۔

حدیث پنجم کا جواب:

اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے امام بیہقی شافعی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وهذ ایضا یرجع معاناه الی ما قال ابو عبید وقد یحتمل ان یکون ذلک وما اشبهه من النهی والکراهیة فیمن تعلقها وهو یری تمام العافیة و زوال العلة منها علی ما کان اهل الجاهیلة یصنعون فامامن تعلقها متبرکا بذکر اللّٰه تعالی فیها وهو علم ان لا کاشف الا اللّٰه ولا دافع عنه سواه فلا بابها ان شاء اللّٰه [1]

ترجمہ: یہ حدیث بھی اس معنی کی طرف لوٹتی ہے جو ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے بیان کی اور احتمال ہے کہ یہ اور اس کے مشابہ دیگر احادیث جن میں تعویذ لٹکانے کی ممانعت کراہت مذکور ہے۔ اس شخص کی مذمت میں ہیں جو شفا کا دار مدار تعویذات پر سمجھتا ہے (اور ان کو بالذات موثر سمجھتا ہے) جیسا کہ اہل جاہلیت کرتے تھے۔ رہا وہ شخص جو تعویذات کو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے برکت حاصل کرنے کی خاطر لٹکاتا ہے اور یقین رکھتا ہے کہ شفاء دینے والا اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی نہیں اور مصیبت کو دفع کرنے والا اس کے سوا اور کوئی نہیں۔

حضرت امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کی اس وضاحت سے معلوم ہوا کہ تعویذات کو اللہ کے ذکر سے برکت حاصل کرنے کے لیے لٹکانا اور یہ یقین رکھنا کہ شفا دینے

۱۔ سنن الکبریٰ للبیہقی، کتاب الضحایا، باب التمائم، ج۹، ص ۵۸۹

والا صرف اور صرف اللہ ہے تو یہ بالکل جائز اور درست ہے اور یہ حقیقت ہے کہ اہلسنت و جماعت اسی عقیدے کے ساتھ تعویذات استعمال کرتے ہیں اور ان کے ذریعے برکت حاصل کرتے ہیں۔

مقربین بارگاہ الٰہی کے ناموں میں تاثیر

اللہ تبارک و تعالیٰ کے محبوب بندے جنہیں وہ اپنا قرب عطا فرماتا ہے اور وہ مقربین بارگاہ الٰہی کہلاتے ہیں۔ ان کی شان یہ ہوتی ہے کہ ان کے ناموں میں اثر ہوتا ہے، یعنی مصیبتوں کو ٹالنے برائیوں کو دور کرنے اور بیماریوں سے نجات پانے کے لیے ان کے نام ہی کافی ہیں۔ یعنی اگر کسی مقام پر ان کے نام لکھ دیئے جائیں تو ان کی برکت سے ہی بیماری دور ہو جاتی ہے۔

حضرت نوح علیہ السلام کے نام کی تاثیر:

عمرو بن دینار تابعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''إن مما أخذ على العقرب، أن لا تضر أحدا قال في ليل أو نهار: ﴿سَلَامٌ عَلَى نُوحٍ فِي الْعَالَمِينَ﴾ ''[1]

ترجمہ: بچھو کے دموں میں سے کہ وہ کسی کو نقصان نہ پہنچائے یہ بھی ہے کہ (جس کو خطرہ ہو کہ) وہ دن یا رات میں یہ کہہ لے: ﴿سَلَامٌ عَلَى نُوحٍ فِي الْعَالَمِينَ﴾

شیخ ابو القاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ (متوفہ ۴۶۵ھ) اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں:

۱۔ حیاۃ الحیوان، ج۲، ص ۲۱۴

''إن الحية والعقرب، أتتا نوحا عليه الصلاة والسلام، فقالت: احملنا فقال نوح: لا أحملكما فإنكما سبب للبلاء والضرر فقالتا احملنا ونحن نعاهدك ونضمن لك أن لا نضر أحدا ذكرك، فعاهدهما وحملهما. فمن قرأ من كان يخاف مضرتهما حين يمسى وحين يصبح: ﴿سَلَامٌ عَلَى نُوحٍ فِي الْعَالَمِينَ ○ إِنَّا كَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ○ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ○﴾ (۱)

ترجمہ: سانپ اور بچھو حضرت نوح علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: ہمیں کشتی پر سوار فرمالیں، نوح علیہ السلام نے فرمایا میں تمہیں سوار نہیں کروں گا کیونکہ تم تکلیف اور نقصان کرتے ہو، سانپ اور بچھو نے کہا ہم آپ سے وعدہ کرتے ہیں اور آپ کو ضمانت دیتے ہیں کہ جو آپ کا ذکر کرے گا ہم اسے نقصان نہیں پہنچائیں گے، نوح علیہ السلام نے ان سے وعدہ لیا اور انہیں سوار کرلیا۔ لہٰذا جسے ان سے نقصان پہنچانے کا اندیشہ ہو وہ صبح وشام یہ پڑھ لے:

﴿سَلَامٌ عَلَى نُوحٍ فِي الْعَالَمِينَ ○ إِنَّا كَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ○ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ○﴾

حضرت دانیال علیہ السلام کے نام کی برکت:

امام ابو بکر بن السنی نے ''عمل الیوم واللیلۃ'' میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ امیر المؤمنین حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا: اذا کنت بواد تخاف فیھا السباع فقل اعوذ بدانیال وبالجب من شر

۱۔ حیاۃ الحیوان، ج۲، ص ۴۱۴

ترجمہ: "جب تو ایسے جنگل میں ہو جہاں شیر کا خوف ہو تو یوں کہہ میں پناہ لیتا ہوں حضرت دانیال علیہ السلام اور ان کے کنویں کے شیر کے شر سے"۔

امام ابن السنی نے اس حدیث پر یہ باب وضع فرمایا "باب مایقول اذاخاف السباع" یعنی یہ باب ہے اس دعا کے بیان میں جو درندوں کے خوف کے وقت کی جائے۔

امام عارف باللہ محدث کمال الدین دمیری رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب "حیاۃ الحیوان الکبری" میں یہ حدیث لکھ کر ابن ابی دنیا و شعب الایمان بیہقی کی حدیثیں لکھیں کہ جب حضرت دانیال علیہ السلام پیدا ہوئے کہ اس زمانے میں (جب نجومیوں نے بادشاہ کو حضرت کی پیدائش کی خبر دی تھی کہ اس سال ایک لڑکا پیدا ہو گا جو تیرا ملک تباہ کرے گا، اس وجہ سے وہ خبیث اُس سال کے ہر پیدا ہوئے بچے کو قتل کر رہا تھا) تو ان کو بادشاہ کے خوف سے شیر کے پاس جنگل میں ڈال دیا شیر اور شیرنی ان کا بدن مبارک چاٹتے رہے۔ جب جوان ہوئے بخت نصر نے دو بھوکے شیر ایک کنوئیں میں ڈال کر ان پر حضرت دانیال علیہ السلام کو ڈالوا دیا۔ شیر ان کو دیکھ کر (پالتو کتے کی طرح) دم ہلانے لگے۔ یہ حدیث لکھ کر امام دمیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: "جب کہ دانیال علیہ السلام پیدا ہوتے ہی اور بڑے ہو کر شیروں سے آزمائے گئے اللہ تعالیٰ نے ان کی دوہائی دینے، ان کی پناہ مانگنے کو شیروں کے بے قابو شر کا دفع کرنے والا کیا"۔ (۱)

۱۔ حیاۃ الحیوان، ج ۱، ص ۶۱

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا دم:

امام ابو بکر بن سنی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب عمل الیوم واللیلۃ میں فرماتے ہیں:

عن ابن عباس ص ، عن علي بن أبي طالب ص قال: إذا كنت بواد تخاف فيها السباع، فقل: أعوذ بدانيال وبالجب من شر الأسد [۱]

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی وادی میں ہو جس میں تمہیں شیر کا خوف ہو تو یوں کہو:

أَعُوْذُ بِدَانْيَالَ وَبِالْجُبِّ مِنْ شَرِّ الْأَسَدِ

ترجمہ: میں دانیال علیہ السلام اور ان کے کنویں کی پناہ لیتا ہوں شیر کے شر سے۔

علامہ کمال الدین دمیری رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد حضرت دانیال علیہ السلام کے نام سے تعویذ کرنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

أشار بذلك إلى ما رواه البيهقي في الشعب: فجعلت السباع تلحسه وتبصبص إليه. فأتاه ملك فقال: يا دانيال فقال: من أنت؟ فقال: أنا رسول ربك أرسلني إليك بطعام. فقال دانيال: الحمد لله الذي لا ينسى من ذكره [۲]

ترجمہ: اس میں اس روایت کی طرف اشارہ ہے جو کہ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے شعب میں نقل کی ہے کہ حضرت دانیال علیہ السلام کو کنویں میں ڈالا گیا اور ان پر درندوں کو چھوڑا گیا، وہ آپ کے سامنے دم ہلانے لگے اور آپ کو چاٹنے

۱۔ عمل الیوم واللیلۃ، ج۱، ص ۱۵۵

۲۔ حیاۃ الحیوان، ج۱، ص ۶۲

لگے، فرشتہ آیا اور کہنے لگا: اے دانیال علیہ السلام، آپ نے فرمایا تم کون ہو، فرشتہ کہنے لگا: میں آپ کے رب کا بھیجا ہوا ہوں، اس نے مجھے کھانے کے ساتھ آپ کی طرف بھیجا ہے، دانیال علیہ السلام نے کہا: اللہ تعالیٰ کے لیے تمام تعریفیں جو اپنے یاد کرنے والے کو بے یار و مددگار نہیں چھوڑتا۔

دم کے ذریعے سانپ کا زہر اتارنا:

علامہ کمال الدین دمیری رحمۃ اللہ علیہ نے سانپ کا زہر اتارنے کا دم لکھا ہے:

''سَلَامٌ عَلَى نُوحٍ فِي الْعَالَمِينَ ،وَعَلَى مُحَمَّدٍ فِي الْمُرْسَلِينَ، مِنْ حَامِلَاتِ السُّمِّ أَجْمَعِينَ لَا دَابَّةٌ بَيْنَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ إِلَّا رَبِّي آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا أَجْمَعِينَ، كَذٰلِكَ يَجْزِي عِبَادَهُ الْمُحْسِنِينَ، إِنَّ رَبِّي عَلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ نُوحٌ نُوحٌ قَالَ لَكُمْ نُوحٌ مَنْ ذَكَرَنِي لَا تَلْدَغُهُ إِنَّ رَبِّي بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ،وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمْ ''(۱)

اصحاب کہف کے ناموں کا اثر:

اصحاب کہف جن کا ذکر قرآن مجید فرقان حمید میں موجود ہے وہ نوجوان جو اپنے ایمانوں کو بچا کر شہر سے نکلے اور ایک غار میں پناہ گزیں ہو گئے اور غار میں جا کر سو گئے اور کئی سو سال تک سوتے رہے۔ ان کے متعلق مفسرین کرام نے لکھا ہے کہ ان کے ناموں میں اثر ہے اور ان کے نام اثرات و بلیلات دور کرنے کے لیے کافی ہیں۔ قرآن کریم کی ایک آیت:

۱۔ حیاۃ الحیوان، ج ۱، ص ۶۷۳

﴿اِذْ اَوَی الْفِتْیَةُ اِلَی الْکَهْفِ فَقَالُوْا رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَیِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا﴾ (۱)

ترجمہ: جب ان نوجوانوں نے غار میں پناہ لی پھر بولے اے ہمارے رب! ہمیں اپنے پاس سے رحمت دے اور ہمارے کام میں ہمارے لیے راہ یابی کے سامان کر۔

اس آیت کی تفسیر میں صدرالافاضل حضرت علامہ سید محمد نعیم الدین مرادآبادی اشرفی رحمۃ اللہ علیہ **"خزائن العرفان فی تفسیر القرآن"** میں فرماتے ہیں:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کے مطابق اصحاب کہف کے نام یہ ہیں:

(۱) مکسلمینا (۲) یملیخا (۳) مرطونس

(۴) بینونس (۵) ساربینونس (٦) ذونوانس

(۷) کشفیط طنونس (۸) قطمیر (یہ ان کے کتے کا نام ہے)

پھر فرماتے ہیں: یہ اسماء لکھ کر دروازے پر لگا دیئے جائیں تو مکان جلنے سے محفوظ رہے گا سرمایہ پر رکھ دیئے جائیں تو چوری نہیں ہوتا، کشتی یا جہاز ان کی برکت سے غرق نہیں ہوتا، بھاگا ہوا شخص ان کی برکت سے واپس آجاتا ہے، کہیں آگ لگی ہو تو یہ اسماء کپڑے پر لکھ کر ڈال دیئے جائیں تو وہ بجھ جاتی ہے، بچہ کے رونے، باری کے بخار، دردسر، ام الصبیان (بچوں کی مرگی، ایک بیماری جس میں بچہ سوکھ جاتا ہے) خشکی وتری کے سفر میں جان ومال کی حفاظت عقل کی تیزی، قیدیوں کے لیے آزادی کے لیے یہ اسماء لکھ کر بطریق تعویذ بازو میں

۱۔ سورۃ الکھف، آیت ۱۰

باندھے جائیں۔[1]

اصحاب کہف کے ناموں کا تعویذ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق اصحاب کہف کے ناموں کے تعویذ ۹ کاموں کے لیے فائدے مند ہیں:

۱۔ بھاگے ہوئے غلام کو بلانے کے لیے اور دشمنوں سے بچ کر بھاگنے کے لیے۔

۲۔ آگ بجھانے کے لیے کپڑے پر لکھ کر ڈال دیں۔

۳۔ بچوں کے رونے اور تیسرے دن آنے والے بخار کے لیے۔

۴۔ دردسر کے لیے دائیں بازو پر باندھیں۔

۵۔ ام الصبیان کے لیے گلے میں پہنائیں۔

۶۔ خشکی اور سمندر میں سفر سے محفوظ ہونے کے لیے۔

۷۔ مال کی حفاظت کے لیے۔

۸۔ عقل بڑھانے کے لیے۔

۹۔ گنہگاروں کی نجات کے لیے۔[2]

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں: سنا میں نے حضرت والد سے فرماتے تھے کہ اصحاب کہف کے نام امان ہیں ڈوبنے اور جلنے اور غارت گری اور چوری سے۔[3] اسی میں ہے یہ بھی دفع جن کا عمل ہے کہ اصحاب کہف کے نام گھر کی

۱۔ کنزالایمان مع تفسیر خزائن العرفان، سورۃ الکھف، آیت ۹، صفحہ ۵۴۹

۲۔ کنزالایمان مع تفسیر خزائن العرفان، سورۃ الکھف، آیت ۹، صفحہ ۵۴۹

۳۔ القول الجمیل، ص ۱۲۷

دیواروں میں لکھے۔

ائمہ اہلبیت کے ناموں کی تاثیر:

امام ابن حجر مکی صواعق محرقہ میں نقل فرماتے ہیں :

"جب امام علی رضا رضی اللہ عنہ نیشاپور میں تشریف لائے، چہرہ مبارک کے سامنے ایک پردہ تھا، حافظان حدیث امام ابو ذراعہ رازی و امام محمد بن اسلم طوسی اور ان کے ساتھ بیشمار طالبان علم حدیث حاضر خدمت انور ہوئے اور گڑگڑا کر عرض کیا اپنا جمال مبارک ہمیں دکھایئے اور اپنے آبائے کرام سے ایک حدیث ہمارے سامنے روایت فرمایئے، امام نے سواری روکی اور غلاموں کو حکم فرمایا پردہ ہٹالیں خلق خدا کی آنکھیں جمال مبارک کے دیدار سے ٹھنڈی ہوئیں۔ دو گیسو شانہ مبارک پر لٹک رہے تھے۔ پردہ ہٹتے ہی خلق خدا کی وہ حالت ہوئی کہ کوئی چلاتا ہے، کوئی روتا ہے، کوئی خاک پر لوٹتا ہے، کوئی سواری مقدس کا سم چومتا ہے۔ اتنے میں علماء نے آواز دی: خاموش، سب لوگ خاموش ہو رہے۔ دونوں امام مذکور نے حضور سے کوئی حدیث روایت کرنے کو عرض کی حضور نے فرمایا:

"حدثنی أبو موسی الکاظم عن ابیہ جعفر الصادق عن ابیہ محمد الباقر عن ابیہ زین العابدین عن ابیہ الحسین عن ابیہ علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنهم قال حدثني حبيبي وقرة عيني رسول اللہ ﷺ قال حدثنی جبریل قال سمعت رب العزة يقول: لا الہ الا اللہ حصنی فمن قال دخل حصنی امن من عذابی۔"

یعنی امام علی رضا امام موسی کاظم وہ امام جعفر صادق وہ امام محمد باقر وہ امام زین

العابدین وہ امام حسین و علی المرتضی رضی اللہ عنہم سے روایت فرماتے ہیں کہ میرے پیارے میری آنکھوں کی ٹھنڈک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے حدیث بیان فرمائی کہ ان سے جبریل علیہ السلام نے عرض کی کہ میں نے اللہ عزوجل کو فرماتے سنا کہ لا الہ الا اللہ میرا قلعہ ہے تو جس نے اسے کہا وہ میرے قلعہ میں داخل ہوا، میرے عذاب سے امان میں رہا۔

یہ حدیث روایت فرما کر حضور روانہ ہوئے اور پردہ چھوڑ دیا گیا دواتوں والے جو ارشاد مبارک لکھ رہے تھے شمار کئے گئے بیس ۲۰ ہزار سے زائد تھے۔"[1]

امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

لو قرأت هذا الاسناد على مجنون لبرء من جنته[2]

ترجمہ: یہ مبارک سند اگر مجنون پر پڑھوں تو ضرور اسے جنون سے شفا ہو۔

حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کے نام کی برکت:

بزرگان دین اولیائے کاملین نے فرمایا کہ: کوئی شخص کسی بھی مشکل یا پریشانی میں ہو تو وہ حضور غوث اعظم سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ کا نام نامی اسم گرامی لے کر پکارے تو اللہ تبارک و تعالیٰ اس کی پریشانی کو دور کر دے گا۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ جب کوئی مشکل ہو یا کوئی ایسا کام جو نہ ہوتا ہو تو بعد نماز عشاء ۱۱۱ر مرتبہ یہ وظیفہ پڑھے:

یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ

۱۔ الصواعق المحرقہ، تذکرہ امام علی رضا رضی اللہ عنہ، ص ۶۷۹

۲۔ الصواعق المحرقہ، تذکرہ امام علی رضا رضی اللہ عنہ، ص ۶۸۰

پڑھے اور اس کے بعد ختم شریف پڑھ کر اس کا ثواب شیخ کی بارگاہ میں پہنچا دے۔ ۴۰ر دن مسلسل یہ عمل کرنے سے اس کی پریشانی دور ہو جائے گی۔ یہ ایسا مجرب عمل ہے کہ جو بزرگان دین سے منسوب ہے اور جو بھی شخص صدق دل کے ساتھ اس کو پڑھے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ کامیاب ہو گا۔

حضرت سیدنا علی بن ہیتی رضی اللہ عنہ کے نام کی برکت:

حضرت مولانا جامی قدس سرہ السامی نفحات الانس شریف میں فرماتے ہیں کہ حضرت سیدی علی بن ہیتی رضی اللہ عنہ کی کرامات میں سے ایک کرامت یہ ہے کہ اگر کسی کے سامنے شیر آجائے اور وہ ان کا نام لے دے تو شیر چلا جائے گا۔ اور جو شخص مچھر کی زمین میں ان کا نام لے تو وہاں سے مچھر جاتے رہینگے۔ [1]

فقہاء کے ناموں کی تاثیر:

علامہ دمیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں بعض اہل علم نے مجھے خبر دی ہے۔

أن أسماء الفقهاء السبعة، الذين كانوا بالمدينة الشريفة، إذا كتبت في رقعة وجعلت في القمح فإنه لا يسوس، ما دامت الرقعة فيه، وهم مجموعون عبيد الله عروة قاسم سعيد أبو بكر سليمان خارجه

ترجمہ: مدینہ منورہ کے سات فقہاء کے نام کاغذ میں لکھ کر گندم میں رکھے جائیں تو جب تک وہ کاغذ گیہوں میں رہے گا اس گیہوں کو گھن نہیں لگے گی، اور ان فقہاء کے نام یہ ہیں: (۱) عبید اللہ (۲) عروہ (۳) قاسم (۴) سعید

۱۔ نفحات الانس، ۵۴۴۔ ۵۴۳

(۵) ابو بکر (۶) سلیمان (۷) خارجہ۔[1]

علامہ دمیری رحمۃ اللہ علیہ مزید فرماتے ہیں:

وأفادني بعض أهل التحقيق، أن أسماء هم إذا كتبت وعلقت على الرأس، أو ذكرت عليه أزالت الصداع العارض له۔

ترجمہ: بعض اہل تحقیق نے مجھے بتایا ہے کہ ان فقہاء کے نام لکھ کر سر پر لٹکا دیا جائے یا ان سے دم کیا جائے تو سر کا درد دور ہو جاتا ہے۔[2]

حضرت عبد اللہ قرشی رحمۃ اللہ علیہ کے نام کی تاثیر:

علامہ دمیری رحمۃ اللہ علیہ نے بعض علماء سے نقل کیا:

''أن من أكل كثيرا وخاف على نفسه من التخمة، فليمسح على بطنه بيده وليقل: الليلة ليلة عيدي يا كرشي ورضي الله كثيرا عن سيدي أبي عبد الله القرشي يفعل. ذلك ثلاثا. فإنه لا يضره الأكل وهو عجيب مجرب۔''[3]

ترجمہ: جو زیادہ کھانا کھالے اور اسے بد ہضمی (ہیضہ) کا خوف ہو تو وہ اپنے پیٹ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے تین بار یہ کہے: الليلة ليلة عيدي يا كرشي ورضي الله عن سيدي أبي عبد الله القرشي۔ تو کھانا اسے ضرر نہیں پہنچائے گا، یہ عجیب مجرب وظیفہ ہے۔

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ اس عمل کو لکھنے کے بعد

۱۔ حیاۃ الحیوان، ج ۲، ص ۲۰۹

۲۔ حیاۃ الحیوان ج ۲، ص ۲۰۹

۳۔ حیاۃ الحیوان، ج ۲، ص ۶۲

فرماتے ہیں یہ سیدی ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابراہیم قریشی ہاشمی اکابر اولیاء مصر سے ہیں حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے زمانے میں سولہ سترہ برس کے تھے چھ ذی الحجہ ۵۹۹ کو بیت المقدس میں انتقال فرمایا۔ اور اگر دن کا وقت ہو تو اللیلۃ لیلۃ عیدی کی جگہ الیوم یوم عیدی کہے۔ (۱)

ایک بزرگ کے نام سے شفاء ملنا:

میرے والد گرامی اشرف المشائخ حضرت ابو محمد شاہ سید احمد اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ ایک مرتبہ مریدین کی محفل میں تشریف فرما تھے۔ آپ نے ایک واقعہ سنایا فرمایا کہ: ایک بزرگ جن کا نام حضرت عبد اللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ تھا، جذب کی کیفیت میں بیٹھے تھے کہ ایک مریض آیا اور اس نے آکر عرض کی: حضور! مجھے بواسیر کی شکایت ہے۔ اس کے لیے کوئی تعویذ یا کوئی نسخہ عنایت فرمائیں، آپ نے اپنے مرید سے فرمایا: ایک کاغذ پر لکھو:

عبد اللہ شاہ کی ٹینی شائیں
خونی بادی دونوں جائیں

اور وہ کاغذ موڑ کر اس مریض کو دے دیا کہ اس کو اپنے گلے میں ڈال لو۔ اس نے ایسا ہی کیا اللہ کے کرم سے اس کا مرض ختم ہو گیا۔ اب غور کریں کہ یہ نہ کوئی تعویذ تھا نہ کوئی نسخہ تھا بلکہ صرف اللہ کے ولی کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اسی میں اثر پیدا فرما دیا اور اس کی بیماری دور ہو گئی۔ اللہ کے نیک بندوں کی شان یہ ہے کہ وہ مٹی بھی اٹھا کر دے دیں تو اللہ تعالیٰ اس میں بھی

۱۔ فتاویٰ افریقہ، ص ۱۵۶

شفا پیدا کر دیتا ہے۔

مخدوم سمنانی رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے مشکلات کا دور ہونا:

اسی طرح حضرت اشرف المشائخ قدس سرہ نے فرمایا کہ: بانئ سلسلہ اشرفیہ تارک السلطنت محبوب یزدانی حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کی شان میں کسی بزرگ نے ایک شعر کہا اور وہ شعر ایسا مقبول ہوا کہ اب کسی پریشانی، مصیبت یا ناگہانی آفت کے وقت اگر وہ شعر پڑھ لیا جائے تو آپ کے روحانی تصرفات حاصل ہوتے ہیں اور روحانی طور پر آپ فوراً مدد فرماتے ہیں اور یہ بات ہم تجربے کی بنیاد پر کہہ رہے ہیں جب بھی ہم نے اس شعر کو کسی مصیبت میں پڑھا تو حضرت مخدوم سمنانی قدس سرہ کی مدد پہنچی اور اس مصیبت سے نجات مل گئی لہٰذا ہم اپنے تمام مریدین و معتقدین کو یہی حکم دیتے ہیں کہ اس شعر کو یاد کریں اور کسی بھی مشکل کے وقت پڑھیں تو ان شاء اللہ تعالیٰ وہ مشکل دور ہو گی۔ شعر یہ ہے:

اے اشرف زماں زمانے مدد نما
در ہائے بستہ را، ز کلید کرم کشا

مقربین بارگاہ الٰہی کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ میں اثر

اللہ تبارک و تعالیٰ کے نیک اور برگزیدہ بندے جب اس کی عبادت کرتے ہیں اور ہمہ وقت ان کی زبان اللہ کے ذکر میں مشغول رہتی ہے تو اللہ تبارک و تعالیٰ اس میں یہ اثر عطا فرماتا ہے کہ ان کی زبان سے جو نکل جاتا ہے وہ ہو جاتا ہے۔ کسی

وقت، کسی کیفیت میں ہوں اور ان کی زبان سے الفاظ نکل جائیں تو ان میں ایسا اثر ہوتا ہے کہ اگرچہ وہ الفاظ اس مقصد کے لیے نہیں ہوتے لیکن کیونکہ اللہ کے برگزیدہ بندے کی زبان سے نکلے ہوتے ہیں۔ اسی لیے اللہ تبارک وتعالیٰ ان میں اثر پیدا فرمادیتا ہے اور ان کے ذریعے شفاء حاصل ہوتی ہے۔

حضرت اشرف المشائخ قدس سرہ کا واقعہ:

میرے والد گرامی حضرت اشرف المشائخ حضرت ابو محمد شاہ سید احمد اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ روزانہ رات میں ۱۰۰ نفل پڑھا کرتے تھے اور اس کے بعد ذکر واذکار کیا کرتے تھے۔ اس دوران اکثر اگر بتی جلاتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ عبادت میں مصروف تھے کہ رات ۲ بجے کچھ لوگ ایک مریض کو لے کر آئے۔ والد گرامی نے باہر جاکر اسے دیکھا تو اسے دمے کا مرض تھا سانس لینے میں دشواری ہورہی تھی۔ آپ نے پوچھا کیا حال ہیں؟ اس نے اپنی کیفیت بتائی اور ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ مجھے تعویذ نہیں چاہیے، مجھے آپ سے دوا چاہیے۔ اس کے ساتھ جو لوگ آئے تھے انہوں نے بتایا کہ: اس کو دمے کی بیماری ہے بہت سے حکیموں ڈاکٹروں کو دکھایا لیکن فائدہ نہیں ہوا۔ اس کا عقیدہ آپ کے اوپر ہے اسی لیے ہم اس کو آپ کے پاس لائے ہیں۔

آپ نے فرمایا کہ: میں ابھی تعویذ دے دیتا ہوں اس کو پانی میں ڈال کر پئیں تو ان شاء اللہ بیماری دور ہو جائے گی لیکن اس مریض کا اصرار تھا کہ مجھے تعویذ نہیں چاہیے دوا چاہیے اور آپ سے ہی چاہیے۔ والد محترم فرماتے ہیں کہ: میں اپنے کمرے میں آیا اور سوچنے لگا کہ اس کو کیا دوا دوں؟ پھر میں نے دیکھا کہا کہ

اگر بتی جو جل رہی تھی، اس کی راکھ رکھی ہوئی پلیٹ میں گر رہی تھی۔ میں نے وہ راکھ اٹھائی اور اس کو کاغذ کی دو پڑیوں میں باندھ کر اس مریض کو دے دی اور کہا کہ: یہ پانی کے ساتھ کھالو ان شاء اللہ بیماری دور ہو جائے گی اور حقیقت ہے کہ اس مریض نے دو دن تک وہ دونوں پڑیاں استعمال کیں، اس کے دمے کا مرض ختم ہو گیا۔ دو روز کے بعد اس نے آکر بتایا کہ: اب میری طبیعت بالکل ٹھیک ہے۔ یہ ہے اللہ والوں کی شان کہ جو ان کی زبان سے نکل جائے یا جو چیز وہ اٹھا کر دے دیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اسی میں اثر پیدا فرما دیتا ہے۔ اسی لیے والد محترم اکثر فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے پاس تعویذات کی قلمی کتابیں موجود ہیں بزرگان دین رحمۃ اللہ علیہم کے آزمودہ اور تجربات کی روشنی میں مرتب کیے ہوئے تعویذات اور عملیات موجود ہیں۔ جو مختلف امراض کے لیے ہیں اور ہم نے ان سب کی اجازت تمہیں عطا کی ہے لیکن سب سے پہلے اپنا عمل مضبوط کرو اور عمل مضبوط کرنے کے لیے اپنے معمولات پر استقامت اختیار کرو۔ جب معمولات پر استقامت ہو گی تو عمل مضبوط ہو گا اور جب عمل مضبوط ہو گا تو تم کسی کو خالی کاغذ بھی اٹھا کر دے دو گے تو فائدہ ہو جائیگا۔

حضرت میاں راج شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ:

ہندوستان کے ایک مشہور بزرگ جو سلسلہ قادریہ سے تعلق رکھتے تھے۔ حضرت میاں راج شاہ سوندھوی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۳۱۶ھ) میں گزرے ہیں۔ جن کے معاصرین میں حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت غوث علی شاہ قادری پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہم شامل

ہیں۔

حضرت میاں راج شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مرید نے عرض کی کہ: میں بہت تنگدست ہوں، آپ نے اسے حسب ذیل وظیفہ پڑھنے کو بتایا۔ جس کی ترکیب یہ تھی کہ تسبیح ہاتھ میں لے کر یہ وظیفہ پڑھے اور جب "لے یہ اپنی مالا" کہے تو تسبیح ہاتھ سے رکھ دے تعداد کا تعین نہیں اول و آخر درود شریف پڑھے۔ اس مرید نے چند روز یہ وظیفہ پڑھا تو اس کی مالی پریشانی اللہ کے حکم سے دور ہوگئی۔ وظیفہ کے الفاظ یہ ہیں:

دو صبح کی دو شام کی اے میرے گوپالا

اس میں بھی کمی کرے تو لے یہ اپنی مالا

بزرگان دین کے ان واقعات سے یہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ جو لفظ ان کی زبان سے نکل جائے اس میں اثر ہوتا ہے اور اللہ تبارک و تعالیٰ ان کے ذریعے شفاء عطا فرماتا ہے۔ اس لیے کہ ان کی مقدس زبانیں گناہوں سے محفوظ ہیں اور ہمہ وقت ذکر الٰہی میں مشغول ہیں۔ (۱)

آیات قرآنی اور اسمائے الٰہیہ کو پانی میں گھول کر پینا

کچھ تعویذات وہ ہوتے ہیں جنہیں پانی میں ڈال کر پیا جاتا ہے اور اس کے پینے سے اللہ تعالیٰ شفاء عطا فرماتا ہے۔ بعض لوگ اس پر اعتراض کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ: تعویذ کو پانی میں گھول کر پینے کا کوئی جواز نہیں۔ حالانکہ یہ

۱۔ تعویذات النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ص ۲۰۔۱۹

تعویذات آیات قرآنی اور اسمائے الٰہیہ پر مشتمل ہوتے ہیں یعنی کچھ تعویذات میں آیات قرآنی یا ان کے اعداد اور اسمائے الٰہیہ لکھے ہوتے ہیں جن کو پانی میں گھول کر پینے سے شفاء ملتی ہے۔ اس سلسلے میں چند حوالے ملاحظہ فرمائیں:

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی رائے:

علامہ بغوی نے "شرح السنہ" میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی کہ:

"انها كانت لا ترى بأسا أن يعوذ في الماء ثم يعالج به المريض۔"

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتی تھیں کہ پانی میں تعویذ کیا جائے اور پھر اس سے مریض کا علاج کیا جائے۔ (۱)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی رائے:

علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے "تفسیر قرطبی" میں اور علامہ صاوی رحمۃ اللہ علیہ نے "حاشیہ صاوی علی تفسیر جلالین" امام بیہقی نے "کتاب الدعوات" میں حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل فرمایا ہے کہ جس عورت کے ہاں بچہ کی ولادت مشکل ہو تو وہ ایک پرچہ میں یہ تعویذ (یعنی یہ کلمات اور دو آیتیں) لکھے:

بسم الله الرحمن الرحيم لا إله إلا الله العظيم الحليم الكريم، سبحان الله رب السماوات ورب الأرض ورب العرش العظيم ﴿كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا عَشِيَّةً أَوْ ضُحَاهَا﴾ ﴿كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوعَدُونَ لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ بَلَاغٌ فَهَلْ يُهْلَكُ إِلَّا الْقَوْمُ الْفَاسِقُونَ﴾ صدق الله العظيم

۱۔ شرح السنہ للبغوی، باب ما رخص فیہ من الرقی، ج

پھر غسل کرے اور اسے پانی میں ڈال کر پی لے۔[1]

یہ حدیث امام ابن ابی شیبہ نے (مصنف ابن ابی شیبہ، ج:۵، ص:۳۹) میں امام ابن السنی نے "عمل الیوم واللیلۃ" میں اور امام ذہبی نے بھی ذکر کی ہے۔

علامہ بغوی نے "شرح السنہ" میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی کہ:

أنه أمر أن يكتب لامرأة تعسر عليها ولادتها، آيتين من القرآن وكلمات، ثم يغسل وتسقى.

ترجمہ: ایک خاتون کو ولادت اور زچگی کا مشکل مرحلہ درپیش تھا آپ رضی اللہ عنہما نے حکم دیا کہ فلاں فلاں آیت کریمہ اور کچھ کلمات قرآنیہ لکھ کر پانی میں ڈال کر اسے پلائے جائیں[2]

حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ کی رائے:

امام حکیم ترمذی نوادر الاصول میں ایک روایت نقل کرتے ہیں:

"عن مجاهد قال لا باس ان يكتب القران ثم يغسله ويسقي المريض۔"

ترجمہ: حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں کہ قرآن میں لکھے پھر اسے دھوئے اور مریض کو پلادے۔[3]

۱۔ تفسیر قرطبی، سورۃ الاحقاف، ج۸، ص۶۱۵

۲۔ شرح السنہ للبغوی، باب مارخص فیہ من الرقی، ج

۳۔ نوادر الاصول، باب فی ان القران مثلہ کجراب فیہ مسک، ج۳، ص۲۵۸۔

ولادت میں آسانی کے لیے عمل:

ابن قیم نے ولادت میں آسانی کے لیے سورۃ الانشقاق کی ابتدائی چار آیات کے بارے میں لکھا ہے کہ انہیں ایک صاف برتن میں لکھ کر اور اس میں پانی ڈال کر حاملہ عورت کو پلایا جائے اور اس کے پیٹ پر چھڑکا جائے تو ولادت میں آسانی ہو گی۔ (۱)

بخار دور کرنے کے لیے:

زاد المعاد میں ہے کہ جس شخص کو بخار نہ اترتا ہو تو اسے چاہیے کہ تین باریک کاغذوں پر یہ عبارت لکھے:

بسم الله فرت بسم الله مرت بسم الله قلت

ہر روز ایک ورق منہ میں رکھ کر پانی کے ساتھ نگل لیا جائے تو بخار اتر جائے گا (۲)

آیات شفاء سے علاج:

شیخ محقق حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے "**مدارج النبوۃ**" میں اور امام ابن الحاج رحمۃ اللہ علیہ نے شرک و بدعت کے رد میں ایک کتاب لکھی ہے۔ اس میں آپ لکھتے ہیں:

"ابو القاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے وہ فرماتے ہیں کہ: ان کا بچہ بیمار ہو گیا، اس کی بیماری اتنی سخت تھی کہ وہ قریب المرگ ہو گیا، وہ بیان کرتے ہیں کہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی

۱۔ زاد المعاد، حرف الکاف، ج ۳، ص ۱۶۵

۲۔ زاد المعاد، حرف الکاف، ج ۳، ص ۱۶۶

خدمت میں بچے کا حال عرض کیا۔ حضور انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: "تم آیات شفاء سے کیوں دور رہتے ہو، کیوں ان سے تمسک نہیں کرتے اور شفاء نہیں مانگتے"۔ میں بیدار ہو گیا اور اس پر غور کرنے لگا تو میں نے ان آیات شفاء کو کتاب الٰہی میں چھ جگہ پایا۔ وہ یہ ہیں:

۱)ویشف صدور قوم مؤمنین ویذہب غیظ قلوبھم (۱)

۲)یآیھا الناس قد جآءتکم موعظۃ من ربکم وشفآء لما فی الصدور وھدی ورحمۃ للمؤمنین (۲)

۳)یخرج من بطونھا شراب مختلف الوٰنہٗ فیہ شفآء للناس (۳)

۴)وننزل من القراٰن ما ھو شفآء و رحمۃ للمؤمنین و لایزید ا لظالمین الا خسارا (۴)

۵)و اذا مرضت فھو یشفین (۵)

۶)قل ھو للذین اٰمنوا ھدی و شفآء (۶)

امام ابو القاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: میں نے ان آیات کو لکھا اور پانی میں گھول کر بچے کو دیا اور وہ بچہ اسی وقت شفاء پا گیا گویا کہ اس کے پاؤں سے گرہ

۱۔ پارہ ۱۰، سورۃ التوبہ، آیت نمبر ۱۵۔۱۴

۲۔ پارہ ۱۱، سورۃ الیونس، آیت ۵۷

۳۔ پارہ ۱۴، سورۃ النحل، آیت ۶۹

۴۔ پارہ ۱۵، سورۃ بنی اسرائیل، آیت ۸۲

۵۔ پارہ ۱۹، سورۃ الشعراء، آیت نمبر ۸۰

۶۔ پارہ ۲۴، سورۃ حم سجدہ، آٗت نمبر ۴۴

کھول دی گئی ہو۔[1]

اس سے پتا چلا کہ قرآن مجید فرقان حمید کی آیات مبارکہ کو پانی میں گھول کر پینا اور پلانا جائز ہے اور ایسا کرنے سے اللہ تبارک و تعالیٰ مریض کو شفاء عطا فرماتا ہے۔

امام سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے ان آیات کو مجرب فرمایا ہے، آپ فرماتے ہیں: ”میں نے بہت سے مشائخ کرام کو دیکھا کہ انہوں نے یہ آیات مریض کے لیے لکھیں اور برتن میں ڈال کر شفاء کی امید پر پلائیں“۔ یہ آیات علامہ زرکشی، امام قسطلانی، شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، علامہ اسماعیل حقی، علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہم نے بھی ذکر فرمائیں ہیں۔

دل کی سختی دور کرنے کے لیے عمل:

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت امام ابو جعفر محمد بن علی یعنی امام محمد باقر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

من وجد فی قلبه سوۃ فلیکتب یٰسٓ فی جام بزعفران ثم یشربهٗ۔

ترجمہ: جو اپنے قلب میں سختی پائے اسے چاہیے کہ وہ زعفران سے سورہ یٰسین ایک پیالہ میں لکھ کر پیئے۔[2]

معلوم ہوا کہ حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ کے نزدیک قرآن کریم کی آیات لکھ کر پانی میں پینا جائز ہے۔ امام مجاہد فرماتے ہیں کہ: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ

۱۔ المدخل لابن الحاج المالکی، ج۴، ص ۱۲۱

۲۔ مستدرک للحاکم، کتاب تفسیر القرآن، سورۃ الیسین کی تفسیر، جلد ۳، ص ۴۲۵

قرآن کریم لکھا جائے اور اسے دھو کر مریض کو پلایا جائے۔[1]

علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے:

علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: امام احمد رضی اللہ عنہ نے تصریح فرمائی کہ قرآن مجید کی آیات جس کسی چیز میں لکھی جائیں اور اس کو دھویا جائے اور وہ پانی پیا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں اور بے شک ایک شخص ایک برتن میں قرآن شریف لکھتا تھا پھر اسے مریض کو پلا دیتا تھا۔ اسی طرح قرآن کریم کسی چیز پر پڑھا جائے پھر اسے پیا جائے تو اس تمام کاروائی میں کوئی حرج نہیں اور اسی طرح قرآن کریم پڑھ کر پانی پر دم کیا جائے اور مریض پر چھڑکا جائے اور اسی طرح جس عورت کے ہاں بچہ کی پیدائش دشوار ہو، اس کے لیے قرآن کریم سے کچھ لکھا جائے اور اسے پلایا جائے۔[2]

ابن قیم نے ایک مقام پر لکھا ہے: ”بزرگان دین کی ایک جماعت نے قرآن کریم کے لکھنے اور اس کے پینے کی اجازت دی ہے اور اس کو انہوں نے شفاء قرار دیا ہے، جو اللہ تعالیٰ نے اس میں رکھ دی ہے“۔[3]

علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے:

علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ شرح المہذب میں فرماتے ہیں:

”لو کتب القرآن في إناء ثم غسله وسقاه المريض فقال الحسن

۱۔ نوادر الاصول، باب فی ان القرآن مسئلہ کجراب فیہ مسک، ج ۳، ص ۲۵۸

۲۔ الطب النبوی صلی اللہ علیہ وسلم للذہبی، فصل فی أن العین حق والرقیۃ منہا، ص ۲۷۹

۳۔ زاد المعاد، حرف الکاف، ج ۳، ص ۱۶۵

البصري ومجاهد وأبو قلابة والأوزاعي: لا بأس به وكرهه النخعي قال ومقتضى مذهبنا أنه لا بأس به فقد قال القاضي حسين والبغوي وغيرهما لو كتب على حلوى وطعام فلا بأس بأكله۔"

ترجمہ: اگر قرآن کو کسی برتن میں لکھا، پھر اسے پانی سے دھویا اور پانی مریض کو پلایا، اس بارے میں امام حسن بصری، مجاہد، ابو قلابہ، اور امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہم فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں۔ امام نخعی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ناپسند کیا ہے، (علامہ نووی فرماتے ہیں) ہمارے مذہب کا مقتضٰی یہ ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔ قاضی حسین، امام بغوی وغیرہما فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے میٹھی چیز پر یا کھانے پر کچھ لکھا تو اس کے کھانے میں کچھ حرج نہیں۔ (1)

کلام اللہ کا ادب کرنے پر انعام:

علامہ زرکشی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۷۹۴ھ) فرماتے ہیں:

"جزم القاضي الحسين والرافعي بجواز أكل الأطعمة التي كتب عليها شيء من القرآن وقال: البيهقي أخبرنا أبو عبد الرحمن السلمي في ذكر منصور بن عمار أنه أوتي الحكمة وقيل إن سبب ذلك أنه وجد رقعة في الطريق مكتوبا عليها (بسم الله الرحمن الرحيم) فأخذها فلم يجد لها موضعا فأكلها فأرى فيما يرى للنائم كأن قائلا قد قال له قد فتح الله عليك باحترامك لتلك الرقعة فكان بعد ذلك يتكلم بالحكمة۔"

ترجمہ: قاضی حسین اور رافعی نے اس بات کے جائز ہونے کا جزم کیا ہے کہ جن

1۔ الاتقان في علوم القرآن، النوع الخامس والسبعون، ج ۲، ص ۳۲۷

چیزوں پر قرآن سے کچھ لکھا جائے ان کا کھانا جائز ہے۔ امام بیہقی فرماتے ہیں کہ مجھے ابو عبد الرحمن سلمی نے منصور بن عمار کو حکمت ملنے کے سبب کے بارے میں خبر دی ہے، اس کا سبب یہ ہے کہ انہوں نے راستے میں ایسا کاغذ پایا جس پر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھا ہوا تھا، آپ نے اسے اٹھایا، اس کے رکھنے کی کوئی جگہ نہ پائی تو کھالیا تو انہوں نے نیند میں کسی کہنے والے کو سنا وہ ان سے کہہ رہا تھا اس کاغذ کا احترام کرنے کے سبب اللہ تعالی نے آپ پر حکمت کے دروازے کھول دیئے ہیں، اس کے بعد وہ ہمیشہ حکمت بھرا کلام کرتے تھے[1]

ان مستند حوالوں سے یہ ثابت ہوا کہ قرآن کریم کی آیات اور اسمائے الٰہیہ کو کاغذ یا کسی بھی چیز پر لکھ کر پھر پانی میں ڈال کر پینے سے شفاء ہوتی ہے۔ یہ تمام چیزیں نبی پاک ﷺ صحابہ کرام، آئمہ کرام اور بزرگان دین اولیائے کاملین رضی اللہ عنہم سے ثابت ہیں۔ لہٰذا اگر کوئی شخص آیات قرآن کاغذ پر لکھتا ہے یا پلیٹوں پر لکھ کر مریض کو پلاتا ہے تو یہ بالکل جائز ہے، اس میں کسی قسم کی ممانعت نہیں بلکہ اس میں شفاء ہی شفاء ہے۔

اعداد سے لکھے گئے تعویذات

"علم الاعداد" بھی ایک علم ہے، اس کے جاننے والے اس علم کے ذریعے لوگوں کے مادۂ تاریخ ولادت و وصال نکالتے ہیں۔ اسی طرح ناموں کے اعداد بھی نکالے جاتے ہیں ۔ بزرگان دین نے آیات قرآنی کے اعداد نکال کر ان سے

۱۔ البرهان في علوم القران، النوع التاسع والعشرون، ج ۲، ص ۱۰۵

تعویذات مرتب کیے اور ان کو ایک خاص انداز سے مختلف خانوں میں لکھا اور اس کے بعد ان تعویذات کو جسمانی امراض کے لیے گلے میں ڈالنے، بازو پر باندھنے یا پیٹ پر باندھنے کے لیے مریضوں کو دیا، جس سے اللہ تعالیٰ نے شفاء عطا کی۔ اگر یہ کہا جائے کہ اعداد سے لکھے گئے تعویذات سے کوئی اثر نہیں اور یہ جائز نہیں۔ تو ایسا کہنا بالکل بے بنیاد ہے۔ علماء نے ایسے تعویذات جن میں اعداد لکھے گئے ہوں انہیں بالکل جائز قرار دیا ہے کیونکہ ان میں کسی قسم کا کوئی شرکیہ کلمہ نہیں بلکہ ایسے تعویذات میں فرشتوں کے نام، اصحاب کہف کے نام، بزرگوں کے نام وغیرہ لکھے جاتے ہیں۔ لہذا ان کے استعمال میں کسی قسم کی ممانعت نہیں، بزرگان دین سے یہ سلسلہ چلا آرہا ہے۔ ان میں کچھ تعویذات ایسے بھی ہیں جن کو جسم پر مل کر جلایا جاتا ہے۔ اب یہاں یہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ اگر یہ آیات قرآنیہ کے اعداد ہیں تو انہیں جلایا کیوں جارہا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ وہ تعویذات جنہیں بزرگان دین جسم پر مل کر جلانے کا حکم دیتے ہیں وہ آیات قرآنی کے اعداد نہیں بلکہ ناموں کے اعداد ہیں۔ اس وجہ سے انہیں جلانے کا حکم ہے اور جو تعویذات گلے میں ڈالنے کے لیے دیئے جاتے ہیں یا بازو پر باندھنے کے لیے دیئے جاتے ہیں وہ آیات قرآن کے اعداد ہیں۔

بعض تعویذات میں قرآنی آیات لکھی جاتی ہیں اور اکثر تعویذات میں خانے بنا کر اعداد لکھے جاتے ہیں اور یہ اعداد حروف ابجد کے اعتبار سے ہوتے ہیں اور انھیں ایک خاص طریقے سے نقش کے ان خانوں میں لکھا جاتا ہے اس کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ اگر ہر تعویذ میں قرآن کی آیات لکھی جائیں تو

وقت بہت لگے گا دوسری بات یہ ہے کہ وہ تعویذات غیر مسلم حضرات کو نہیں دیئے جاسکتے اس لئے بزرگان دین اور اولیاء کاملین نے قرآنی آیات اور سورتوں کے اعداد نکال کر انھیں خانوں میں لکھ کر تعویذ بنا کر دیئے تو اللہ تعالیٰ نے اس میں اثر پیدا کر دیا اور یہ اعداد والے نقوش غیر مسلموں کو بھی دئے جاسکتے ہیں۔

جیسا کہ امام اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خاں محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فتاویٰ رضویہ میں ایک سوال کے جواب میں تحریر فرمایا:

"غیر مسلم کو آیات قرآنی لکھ کر ہرگز نہ دی جائیں کہ اساءۃ ادب (بے ادبی) کا مظنہ (گمان) ہے بلکہ مطلقاً اسماء الہیہ و نقوش مطہرہ نہ دیں کہ ان کی بھی تعظیم واجب ہے بلکہ دیں تو ان کے اعداد لکھ کر دیں۔ [1]

تعویذات لکھنے والوں کے لیے ہدایات

آج کل لوگوں کو تعویذات لکھنے کا بڑا شوق ہے، ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ میں عامل بن جاؤں میرے چاروں طرف لوگ بیٹھے ہوں اور میں ان سے پیسے بھی کماؤں اور تعویذات بھی لکھوں۔

ا۔ سب سے پہلی چیز یہ ذہن میں رکھنی چاہیے کہ تعویذات لکھنے کے لیے پہلے خود باعمل ہونا ضروری ہے، جب تک آپ کا عمل درست نہیں ہو گا آپ کے لکھے گئے تعویذات میں اثر نہیں ہو گا۔

ا۔ فتاویٰ رضویہ، ج ۲۳، ص ۳۹۸

۲۔ دوسری چیز یہ ہے تعویذات و عملیات کبھی بھی بغیر اجازت نہ کیے جائیں یا تو اپنے شیخ سے اجازت ہو یا کسی صاحب سلسلہ اور صاحب مجاز سے اجازت ہو۔ اپنی مرضی سے بغیر اجازت عملیات کرنے سے نقصان ہوتا ہے کیونکہ بعض مریض ایسے ہوتے ہیں کہ جن پر آسیب، جادو یا جنات کے اثرات ہوتے ہیں۔ اگر علاج کرنے والا باعمل نہیں اور اسے کسی سے اجازت بھی نہیں تو مریض پر جو اثرات ہوں گے وہ عامل پر ضرور حملہ کریں گے اور اسے نقصان پہنچانے کی کوشش کریں گے۔

۳۔ تیسری چیز لوگ تعویذات کے ذریعے پیسہ کماتے ہیں اور مختلف تعویذات کے مختلف ریٹ ہوتے ہیں اور اگر انہیں کہا جائے تو وہ ببانگ دہل یہ کہتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ تعویذات پر اجرت لینا جائز ہے۔

تعویذات پر اجرت لینے سے متعلق ہمارا موقف:

علماء نے اس کی اجازت دی ہے اور احادیث میں بھی اس کی ممانعت نہیں۔ ہمارا موقف یہ ہے کہ بے شک تعویذات پر اجرت لینے کی اجازت علماء نے دی ہے اور اس پر اجرت لی جاسکتی ہے لیکن بزرگان دین اولیائے کاملین رحمۃ اللہ علیہم کا یہ طریقہ رہا کہ انہوں نے کبھی بھی کسی مریض سے تعویذ کی اجرت نہیں لی۔ اگر کسی نے کچھ دے دیا تو لے لیا اور اگر نہیں دیا تو مطالبہ نہیں کیا اور نہ یہ سوچا کہ اس کے بدلے مجھے کچھ ملے گا کیونکہ اگر تعویذات پر اجرت مقرر کر لی جائے تو عامل کی نیت میں لالچ پیدا ہو جاتی ہے اور وہ یہ سوچتا ہے کہ اتنے مریض میرے

پاس آئیں تو اتنے پیسے مجھے ملیں گے اور اگر اجرت مقرر نہ کی جائے تو اس کا بھروسہ اور توکل صرف اللہ پاک کی ذات پر ہوتا ہے۔ اسی لیے بزرگان دین نے توکل کو اختیار کیا اور عوام الناس کی بے لوث خدمت کی، جس کا صلہ یہ ملا کہ مخلوق خدا ان کے قریب ہوگئی اور اللہ تعالیٰ نے ان کے تعویذات میں شفاء رکھ دی۔ جس کو بھی جو کچھ دے دیا اسی سے شفاء ہوگئی اور اکثر تو یہ دیکھا گیا کہ کوئی شخص تعویذ لینے کے لیے آیا تو بزرگان دین نے کوئی بھی چیز اٹھا کر دے دی اسی سے فائدہ ہوگیا۔ لہٰذا جو لوگ عملیات و تعویذات کر رہے ہیں یا کرنا چاہتے ہیں ان پر لازم ہے کہ بزرگان سلف کے نقش قدم پر چلتے ہوئے بے لوث خدمت خلق کریں اور کسی قسم کی لالچ، طمع، حرص، ہوس اپنے دل میں نہ رکھیں بلکہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات پر بھروسہ کرتے ہوئے علاج کریں تاکہ اللہ تعالیٰ ان کے عمل اور تعویذات میں شفاء عطا فرمائے۔

ہمارے خانوادۂ اشرفیہ میں ہم شبیہ غوث الاعظم، اعلیٰ حضرت سید شاہ علی حسین اشرفی الجیلانی المعروف اشرفی میاں قدس سرہ، محدث اعظم ہند حضرت علامہ سید محمد محدث کچھوچھوی قدس سرہ، آفتاب اشرفیت حضرت علامہ سید محمد مختار اشرف اشرفی الجیلانی قدس سرہ، قطب ربانی ابو مخدوم شاہ سید محمد طاہر اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ، اشرف المشائخ حضرت ابو محمد شاہ سید احمد اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ، شیخ اعظم علامہ سید اظہار اشرف اشرفی الجیلانی قدس سرہ یہ تمام نفوس قدسیہ وہ تھے کہ جنہوں نے جس کو جو کچھ عطا کر دیا اسی

سے فائدہ ہو گیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کی زبان میں۔ہی اثر رکھا تھا کیونکہ یہ نفوس قدسیہ ہمہ وقت اللہ کے ذکر میں مصروف رہتے تھے۔

روحانی علاج کے سلسلے میں خانوادۂ اشرفیہ پوری دنیا میں مشہور ہے خصوصاً آسیب اور جنات وغیرہ کے سلسلے میں، شیخ محقق حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ اپنی کتاب ''اخبار الاخیار'' میں لکھتے ہیں کہ: ''جنوں کو بھگانے کے لیے مخدوم سمنانی رحمۃ اللہ علیہ کا نام ہی کافی ہے''۔

الحمد اللہ ہم نے قرآن کریم، احادیث مبارکہ، اقوال صحابہ و تابعین، سلف صالحین، آئمہ مجتہدین، بزرگانِ دین اور اولیائے کاملین کے اقوال واعمال سے یہ ثابت کیا ہے کہ دم کرنا اور کروانا، تعویذات لکھنا اور اس کے ذریعے مخلوقِ خدا کو فائدہ پہنچانا، جادو، سفلی، اور جنات وغیرہ سے بچنے کے لئے تعویذ گلے میں ڈالنا، بازو پر باندھنا، پانی میں گھول کر پینا، گھروں میں لگانا وغیرہ سب جائز ہے اس میں کسی قسم کی ممانعت نہیں ہے۔

مولیٰ تعالیٰ ہماری اس سعی کو اپنے حبیبِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں قبول و منظور فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

ماخذومراجع

۱۔ قرآن مجید

۲۔ ترجمہ کنز الایمان مع تفسیر خزائن العرفان، ترجمہ: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ، مفسر صدر الافاضل، مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی اشرفی رحمۃ اللہ علیہ، مکتبۃ المدینہ۔

۳۔ تفسیر قرطبی، امام ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابو بکر قرطبی رحمۃ اللہ علیہ، مترجم پیر محمد کرم شاہ الازہری صاحب، ضیاء القرآن۔

۴۔ تفسیر القیم، محمد بن ابی بکر بن ایوب بن سعد شمس الدین ابن قیم جوزیۃ، دار و مکتبۃ الہلال، بیروت۔

5۔ تفسیر الماوردی (النکت والعیون)، ابو الحسن علی بن محمد بن محمد بن حبیب البصری البغدادی، الکتب العلمیۃ، بیروت۔

۶۔ تفسیر بیضاوی، ناصر الدین ابو سعید عبد اللہ بن عمر بن محمد الشیرازی البیضاوی، دار احیاء التراث العربی، بیروت۔

۷۔ تفسیر غرائب القرآن، نظام الدین الحسن بن محمد بن حسین القمی، دار الکتب العلمیہ، بیروت۔

۸۔ تفسیر فتح القدیر، محمد بن علی بن محمد بن عبد اللہ الشوکانی الیمنی، دار المعرفہ، بیروت۔

۹۔ تفسیر کبیر، ابو عبد اللہ محمد بن عمر بن الحسن بن الحسین التیمی الرازی الملقب بفخر الدین رازی خطیب الری، دار الفکر، بیروت۔

۱۰۔ تفسیر المحرر الوجیز، علامہ القاضی ابن عطیۃ اندلسی، دار الکتب العلمیہ، بیروت۔

۱۱۔ تفسیر روح البیان، علامہ شیخ اسماعیل حقی بروسی، مطبعہ عثمانیہ، مصر۔

۱۳۔ تفسیر روح المعانی، علامہ سید محمود آلوسی، دار الکتب العلمیہ، بیروت۔

۱۴۔ تفسیر خازن، امام علاؤ الدین علی بن محمد بن ابراھیم البغدادی، دار الکتب العلمیہ، بیروت

۱۵۔ معارف القرآن، مفتی محمد شفیع، ادارۃ المعارف، کراچی۔

۱۶۔ البرھان فی علوم القرآن، الامام بدر الدین محمد بن عبد اللہ زرکشی رحمۃ اللہ علیہ، دار المعرفۃ، بیروت، لبنان۔

۱۷۔ الاتقان فی علوم القرآن، عبد الرحمن بن ابی ابکر، جلا الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ، قدیمی کتب خانہ، آرام باغ، کراچی

۱۸۔ المفردات فی غریب القرآن، ابی القاسم الحسین بن محمد المعروف علامہ راغب اصفہانی، مکتبۃ نزار مصطفی الباز۔

۱۹۔ صحیح البخاری، الامام الحافظ ابی عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری الجعفی رحمۃ اللہ علیہ، دار الارقم، بیروت، لبنان۔

۲۰۔ صحیح مسلم، الامام ابی الحسین مسلم بن الحجاج القشیری رحمۃ اللہ علیہ، دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان۔

۲۱۔ سنن ابی داؤد، امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث رحمۃ اللہ علیہ، المکتبۃ العصریۃ، صیدا، بیروت۔

۲۲۔ سنن ترمذی، امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ، دار التاصیل، قاھرہ

۲۳۔ سنن ابن ماجہ، امام حافظ ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجۃ الربعی رحمۃ اللہ علیہ، دار احیاء العربیہ، بیروت۔

۲۴۔ مشکوۃ المصابیح، علامہ شیخ ولی الدین الخطیب تبریزی، مکتبہ الاسلامی، بیروت۔
۲۵۔ المعجم الاوسط، سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی الشامی، دار الحرمین، قاہرہ۔
۲۶۔ سنن الکبریٰ للنسائی، الامام ابی عبد الرحمن احمد بن شعیت النسائی، مرکز الحوث و تقفنیۃ المعلومات، دار التاصیل۔
۲۷۔ سنن الکبریٰ للبیھقی، الامام ابی بکر احمد بن الحسین بن علی البیھقی، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان۔
۲۸۔ مؤطا امام مالک، امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ، فرید بک اسٹال، اردو بازار لاہور۔
۲۹۔ جامع الاحادیث، عبد الرحمن بن ابی بکر، جلال الدین سیوطی، دار الفکر، الطباعۃ والنشور والتوریع۔
۳۰۔ شعب الایمان، الامام الحافظ ابی بکر احمد بن الحسین البیھقی، مکتبۃ الرشد، ناشرون
۳۱۔ مصنف ابن ابی شیبہ، الامام ابی بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ العبسی الکوفی رحمۃ اللہ علیہ، مکتبہ الرشید، الریاض۔
۳۲۔ صحیح ابن حبان، امام ابو حامد محمد بن حبان رحمۃ اللہ علیہ، شبیر برادرز، اردو بازار، لاہور۔
۳۳۔ مسند حمیدی (مترجم)، امام ابو بکر عبد اللہ بن زبیر حمیدی رحمۃ اللہ علیہ، مترجم مولانا ابو سعید روشن دین بشیر، مکتبہ رحمانیہ، لاہور۔
۳۴۔ المستدرک علی الصحیحین، الامام الحافظ ابی عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الحاکم النیسابوری، شبیر برادرز، لاہور۔
۳۵۔ نوادر الاصول فی احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم، محمد بن علی بن الحسن بن بشر، ابو عبد اللہ، الحکیم الترمذی، دار الجیل، بیروت۔
۳۶۔ مسند احمد بن حنبل، حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ، موسسۃ الرسالۃ، بیروت۔

۳۷۔ شرح صحیح مسلم للنووی، مطبوعہ نور محمد اصح المطالع، کراچی۔
۳۸۔ شرح السنہ للبغوی، ابو محمد الحسین بن مسعود بن محمد بن الفراء البغوی الشافعی، انصار السنۃ پبلیکیشنز، لاہور۔
۳۹۔ عون المعبود شرح سنن ابی داؤد، علامہ ابو عبد الرحمن محمد اشرف صدیقی، دار الفیحاء، دمشق
۴۰۔ شرح السنہ، ابو محمد الحسین بن مسعود البغوی رحمۃ اللہ علیہ، مترجم ابو ثمامہ محمد عبد اللہ سلیم، انصار السنۃ پبلیکشنز، لاہور۔
۴۲۔ اوجز المسالک الی موطامالک، الامام المحدث محمد زکریا الکاندھلوی المدنی، دار القلم، دمشق۔
۴۲۔ المرقاۃ شرح المشکاۃ، علامہ ملا علی قاری، اصح المطابع، بمبئی، ہند۔
۴۳۔ اشعۃ اللمعات شرح مشکاۃ المصابیح، علامہ شاہ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ، فرید بک اسٹال، لاہور
۴۴۔ تفہیم البخاری شرح صحیح البخاری، شارح: حضرت علامہ غلام رسول سعیدی صاحب رضوی، فیصل آباد
۴۵۔ شرح صحیح مسلم، شارح: علامہ غلام رسول سعیدی دامت برکاتھم العالیہ، فرید بک اسٹال، لاہور۔
۴۶۔ مرعاۃ المناجیح، عبید اللہ رحمانی مبارکپوری، جامعہ سلفیہ، بنارس۔
۴۷۔ الام، محمد بن ادریس شافعی، دار المعرفۃ، بیروت۔
۴۸۔ الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیۃ، وزارۃ الاوقاف والشؤون الاسلامیۃ، دار الصفوۃ للطباعۃ والنشر والتوزیع، کویت۔

۴۹۔ موسوعۃ فقھیہ (ترجمہ)، وزارۃ الاوقاف والشؤن الاسلامیۃ، مجمع الفقہ الاسلامی کویت، ہند (ترجمہ)۔
۵۰۔ رد المحتار علی الدر المختار، علامہ ابن عابدین الشامی حنفی، دار الکتب العربیہ، مصر۔
۵۱۔ مسائل الامام احمد، امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ، المکتب السلامی، بیروت۔
۵۲۔ مجموع الفتاوی لابن تیمیہ، تقی الدین ابو العباس احمد بن عبد الحلیم بن تیمیۃ الحرانی، المدینۃ النبویۃ، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ۔
۵۳۔ فتاویٰ عزیزیہ، حضرت مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ، ایچ۔ ایم سعید کمپنی، کراچی۔
۵۴۔ فتاویٰ افریقہ، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ، نوریہ رضویہ، فیصل آباد۔
۵۵۔ فتاویٰ رضویہ، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ، رضا فاؤنڈیشن، لاہور۔
۵۶۔ وقار الفتاویٰ، علامہ مفتی وقار الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ، بزم وقار الدین گلستان مصطفی، کراچی۔
۵۷۔ فتاویٰ مجددیہ نعیمیہ، مفتی محمد جان نعیمی (شہید) رحمۃ اللہ علیہ، دار العلوم نعیمیہ، ملیر، کراچی، پاکستان۔
۵۸۔ امداد الاحکام، ظفر احمد عثانی، مکتبہ دار العلوم، کراچی۔
۵۹۔ فتاویٰ رشیدیہ، رشید احمد گنگوہی، دار الاساعت، کراچی۔
۶۰۔ مدارج النبوۃ (مترجم)، حضرت شیخ محقق حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ، مترجم علامہ غلام معین الدین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ، شبیر برادرز، لاہور۔
۶۱۔ الخصائص الکبریٰ، شیخ الامام ابی الفضل جلال الدین عبد الرحمن ابی بکر السیوطی

الشافعی رحمۃ اللہ علیہ، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان۔
۶۲۔ مدارج السالکین، محمد بن ابی بکر بن ایوب بن سعد شمس الدین ابن قیم الجوزیۃ (۷۵۱ھ)، دار الکتاب العربی، بیروت۔
۶۳۔ المواہب اللدنیۃ بالمنح المحمدیۃ، احمد بن محمد بن ابی بکر بن عبد الملک القسطلانی القتیبی المصری، المکتبۃ التوفیقیۃ، القاہرۃ، مصر۔
۶۴۔ المدخل لابن الحاج المالکی، ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن محمد العبدری المالکی، مکتبہ دار التراث، قاہرہ۔
۶۵۔ عمل الیوم واللیۃ، احمد بن محمد بن اسحاق بن الکتاب، دار احیاء التراث العربی، بیروت
۶۶۔ تاریخ المدینہ لابن عساکر، دار الفکر، بیروت۔
۶۷۔ الصواعق المحرقہ، نوری بک ڈپو، فیصل آباد۔
۶۸۔ نفحات الانس، حضرت مولانا عبد الرحمن جامی رحمۃ اللہ علیہ، مترجم: حضرت سید حافظ احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ، مالک ملک چنن الدین تاجر کتب پبلیشر کشمیری بازار، لاہور۔
۶۹۔ کتاب التعویزات معروف الداء والدواء، نواب محمد صدیق حسن خاں، اشاعت :ملک غلا محمد تاجر کتب کشمیری، لاہور۔
۷۰۔ تعویزات النبی صلی اللہ علیہ وسلم، پروفیسر ڈاکٹر صاحبزادہ فرید الدین قادری، قادری پبلیکیشنز، کراچی۔
۷۱۔ زاد المعاد، امام شمس الدین محمد بن ابی بکر بن قیم الجوزیۃ، دار الغد الجدید۔
۷۲۔ شفاء العلیل ترجمہ القول الجمیل، عالم ربانی حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ، ایچ۔ ایم سعید کمپنی، کراچی
۷۳۔ الطب النبوی صلی اللہ علیہ وسلم للذہبی، الحافظ ابی عبد اللہ محمد بن احمد الذہبی، دار احیاء

العلوم، بیروت۔
۷۴۔ حیاۃ الحیوان، علامہ محمد بن موسیٰ بن عیسیٰ کمال الدین دمیری رحمۃ اللہ علیہ، مکتبۃ الحسن، لاہور۔
۷۵۔ لسان العرب، الامام جمال الدین محمد بن مکرم ابن منظور الافریقی المصری، دار صادر، بیروت۔
۷۶۔ جامع فیروز اللغات اردو، الحاج مولوی فیروز الدین، فیروز سنز، کراچی۔

حضرت فخر المشائخ ابوالمکرم ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی مدظلہ العالی کے زیر نگرانی درگاہ عالیہ اشرفیہ میں ہونے والے

(ہفتہ واری وماہانہ روحانی تربیتی پروگرام)

۱۔ ہر جمعرات کو رات ۱۰ بجے ذکر حلقہ ہوتا ہے۔

۲۔ ہر جمعہ کو بعد نماز جمعہ ختم خواجگان ہوتا ہے اس کے بعد درود شریف کا ختم اور مختصر نعت خوانی ہوتی ہے۔

۳۔ ہر اتوار کو عصر تا مغرب روحانی تربیتی نشست ہوتی ہے۔

۴۔ ہر چاند کی پہلی جمعرات کو درگاہ شریف میں شب بیداری کا پروگرام ہوتا ہے۔ جس میں آیت کریمہ، اللہ الصمد اور درود شریف کا ختم ہوتا ہے پھر رات ۴ بجے ذکر حلقہ ہوتا ہے اور حضرت فخر المشائخ مدظلہ العالی اپنے مخصوص انداز میں دعا فرماتے ہیں۔

۵۔ ہر مہینے چاند کی ۱۳؍ تاریخ کو بعد نماز مغرب تا عشاء حضرت اشرف المشائخ ابو محمد شاہ سید احمد اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ کی ماہانہ فاتحہ اور محفل نعت ہوتی ہے۔

۶۔ ہر مہینے چاند کی ۱۷؍ تاریخ کو رات ۱۰ بجے سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت قطب ربانی ابو مخدوم شاہ سید محمد طاہر اشرف الاشرفی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی ماہانہ فاتحہ اور محفل سماع ہوتی ہے۔

۷۔ ہر مہینے کی ۲۷؍ تاریخ کو رات ۱۰ بجے بانئ سلسلہ اشرفیہ غوث العالم تارک السلطنت محبوب یزدانی حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کی ماہانہ فاتحہ اور محفل سماع ہوتی ہے۔

حضرت فخر المشائخ ابوالمکرم ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی مدظلہ العالی کے زیر نگرانی درگاہ عالیہ اشرفیہ میں ہونے والے
(سالانہ روحانی تربیتی پروگرام)

۱۔شب عاشورہ: ۹/ محرم الحرام کی رات شب بیداری ہوتی ہے۔

۲۔شب میلاد: ۱۱/ ربیع الاول کی رات کو حضور ﷺ کے میلاد کے سلسلے میں حضرت فخر المشائخ ڈاکٹر ابوالمکرم سید محمد اشرف جیلانی مدظلہ العالی خصوصی بیان فرماتے ہیں۔

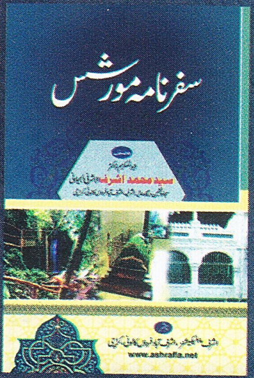
۳۔شب معراج: ۲۶/ رجب المرجب کی رات کو محفل نعت و بیان بسلسلہ شب معراج منعقد ہوتا ہے۔

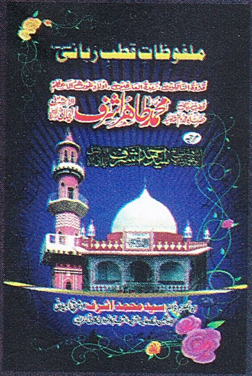
۴۔شب برأت: ۱۴/ شعبان المعظم کی رات روحانی اجتماع ذکر حلقہ اور خصوصی دعا ہوتی ہے۔

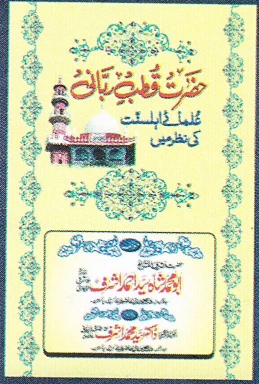
۵۔ختم قرآن: ۲۰/ رمضان المبارک کی رات کو تراویح میں ختم قرآن ہوتا ہے اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا یوم شہادت منایا جاتا ہے۔

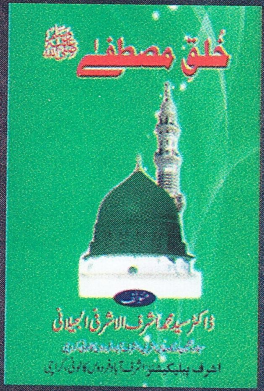
۶۔شب قدر: ۲۶/ رمضان المبارک کی رات میں شبینہ ہوتا ہے جس میں آخری پارے کی تلاوت حضرت فخر المشائخ مدظلہ العالی فرماتے ہیں اس کے بعد خصوصی دعا ہوتی ہے۔

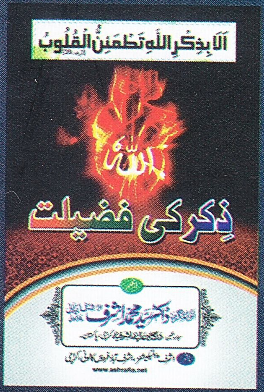
حضور فخر المشائخ کی دیگر تصنیفات

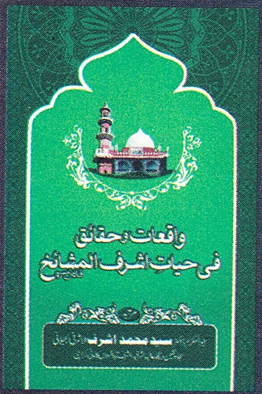












fb.com/syedmuhammadashrafjilani
youtube.com/@DargahAliyaAshrafia
www.ashrafia.net